

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول "کارکس پو انت" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس ناول میں غیر ملکی مہنت پاکیشی آکر بالکل ویسے ہی مشن مکمل کر کے واپس جانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں جسے عمران اور پاکیشیا سیکرت سروس دوسرے حمالک میں مشن مکمل کر کے والیں پاکیشیا بھی جاتی ہے اور دلپٹ بات یہ ہے کہ اس مشن کے آغاز میں ہی عمران اور پاکیشیا سیکرت سروس کو اس بارے میں علم ہو گیا تھا لیکن اس کے باوجود غیر ملکی مہنتوں نے اسی فیاضت، برق رفتاری اور اپنی بے داغ منصوبہ ہندی سے مشن مکمل کیا کہ محاور آئندہ یا لدھیانہ میں بھی اور پاکیشیا سیکرت سروس ان کے بھیجے جائی ہی رہ گئی۔ مجھے یقین ہے کہ اسے انداز میں لامحائیا یہ منفرد ناول آپ کو ہر لحاظ سے پسند آئے گا۔ لیکن ناول کے مطالعہ سے بھتے اپنے چند خلائق اور ان کے جواب بھی حسب روایت ملاحظ کر لیجئے۔

ٹھرٹگڑھ سے محمد مزمل صیفی لکھتے ہیں۔ آپ نے جاسوسی ادب میں جس طرح روحانیت پر ناول لکھتے ہیں وہ آپ کا ہی حصہ ہے۔ وردہ کوئی سوچ بھی نہیں سکتا کہ جاسوسی ادب میں بھی روحانیت پر اس قدر خوبصورت اور شاندار ناول لکھتے جائیتے ہیں۔ ایک قاری کا خط آپ نے چند باتوں میں شائع کیا ہے جس میں اس نے مشروہ دیا ہے کہ

اس ناول کے تجھے ہم "کارکس پو انت" اور پیش کردی جسے ہم۔ کبھی جم کی جزوی ہاگی مطابقت محس اتنا یقین ہو گی جس کے لئے پہنچنے صرف ہدیہ تھی تو نہ دیدار نہیں ہو گی۔

ناشران۔۔۔۔۔ اشرف قرشی
۔۔۔۔۔ یوسف قرشی
ترمیم۔۔۔۔۔ محمد بلال قرشی
طالع۔۔۔۔۔ پرست یار ڈپٹری نیشنل لاہور
قیمت۔۔۔۔۔ 80 روپے



بے حد پر نشان ایں۔ اسیہ ہے آپ اس پر ضرور توجہ دیں گے۔

محترم نژاد کت علی صاحب۔ خط لکھتے اور ناول پسند کرنے کا بے حد
ٹکری یہ۔ جہاں تک ناول کے کرداروں کا غیر شادی شدہ ہونا ہے تو
محترم۔ شادی واقعی ایک مقدس فریض ہے اور اس سے خاندان کو اس
بیشاد پرستی ہے یعنی اس کے ساتھ ساتھ شادی ایک بھاری اور مستحق
ذمہ داری بھی ہوتی ہے اور تکمیل و قوم کے لئے جو لوگ فیلڈ میں کام
کرتے ہیں اور دن رات اپنی جانیں تھیں پر، لئے ملکی سلامتی کے
لئے کام کرتے ہیں وہ شادی اس لئے نہیں کرتے کہ شادی کے بعد وہ یا
تو ذمہ داری نجماں سکیں گے یا پھر تکمیل و قوم کے لئے فیلڈ میں کام نہ
کر سکیں گے۔ شادی کے بعد انہیں بہر حال فیلڈ سے علیحدہ ہونا بڑے
لگے اس لئے یہ سب کردار جن کا آپ نے حوالہ دیا اس لئے آپ کو فیلڈ
میں کام کرتے نظر آتے ہیں کہ وہ غیر شادی شدہ ہیں اور یقین کریں
جس محس کی شادی ہوتی جائے گی وہ فیلڈ سے غائب ہوتا چلا جائے گا۔
جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ نوجوان قارئین ان کرداروں کی
وجہ سے شادی سے انکار کر دیتے ہیں تو یقیناً نوجوان قارئین اس لئے
انکار کرتے ہوں گے کہ شادی کے بعد انہیں بہر حال ناول پڑھنے کی
فیلڈ سے غائب ہونا بڑے گا اور وہ شاید ایسا نہیں چاہتے ہوں گے۔
البتہ آپ چوکر اپنے شہر کا نام لکھنا بھول گئے ہیں اس لئے کہا جاسکتا
ہے کہ آپ نے ابھی سے غائب ہونے کی حیاتی شروع کر دی ہے۔

اسیہ ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

آپ ناول لکھتا بند کر دیں کیونکہ آپ کے ناولوں کی وجہ سے نوجوان
نسل جماد ہو رہی ہے۔ یہ ان کی ڈاتی سوچ ہے۔ شاید اس نے صرف
محترم کرداروں کو سامنے رکھ کر یہ بات لکھ دی ہے۔ حالانکہ آپ جس
طرح بھروس کو کیفر کردار تک بہچاتے والے کرداروں کو اباگر
کرتے ہیں اور جس طرح آپ ناولوں میں غیرت ملی اور حب الوطنی
کے حق میں اور ماہوسی اور ناکالی کے خلاف مسلسل بدو جہد کا سبق
دیتے ہیں اس نے آپ کے ناولوں کو حقیقتاً زندہ جاوید کر دیا ہے۔
مجھے امید ہے آپ یہ سلسہ جاری رکھیں گے۔

محترم محمد مرسل حسین صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا
بے حد ٹکری یہ آپ نے جو کچھ سیرے بارے میں لکھا ہے میں آپ کے
اس نلوں پر آپ کا ڈاتی طور پر مشکور ہوں۔ انشا اللہ یہ سلسہ باری
رہے گا البتہ آپ سے بھی درخواست ہے کہ آپ بھی اپنی رائے سے
مجھے مطلع کرتے رہیں۔

شہر کا نام لکھنے بغیر نژاد کت علی لکھتے ہیں۔ آپ کے ناول بے حد پسند
ہیں البتہ آپ سے ایک شکایت ہے کہ آپ نے اب تک عمران سیریز
کے کسی کردار کی شادی نہیں کرانی چیز کہ سلیمان کی بھی ابھی تک
شادی نہیں ہو سکی۔ اس طرح صرف عمران اور پاکیشہ سیکرٹ
سروں بلکہ دوسرے کردار کمل فریڈی، کیپشن حمید، میجر رہود سب
کے سب کنوارے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے نوجوان قاری شادی
سے انکار کر دیتے ہیں اور ان کے والدین ان کے اس انکار کی وجہ سے

بھتیجی تحصیل احمد پور شرقيہ سے محمد شہزاد نذر لکھتے ہیں۔ آپ کے نادل کے نادل ہے جو پسند ہیں۔ اس لئے میں نے آپ کے تمام نادل کی کمی بار بڑھنے ہیں البتہ ایک شکامت بھی عمران سے ہے کہ جب بھی وہی اسے فون کرتا ہے تو وہ جواب میں اوت پنائگ پاسیں شروع کر دیتا ہے اسے یہ احساس نہیں ہوتا کہ اس کی اوت پنائگ باتوں کی وجہ سے وہ سرسے کے فون کا بیل سلسلہ بڑھ رہا ہوتا ہے۔ وہی تو عمران اپنی خدا ہر س آدمی ہے یعنی اس محاطے میں وہ کیوں غور نہیں کرتا۔ امید ہے آپ ضرور میری شکامت عمران تک بہنچا دیں گے۔

بھائیاں سے شیخ اللہ داد جیلانی قادری لکھتے ہیں۔ آپ کے نادل پڑھ کر میں آپ کی تعلیمی صالحیتوں کا دل سے قاش ہو گیا ہوں۔ عمران کے کردار کو آپ نے جس اندرا میں تکرار ہے وہ واقعی قابل داد ہے۔ اگر آپ کے پاس عمران جسی ڈگریاں نہیں ہیں تو کیا ہوا عمران سے فہانت میں آپ بہر حال آگے ہیں بکھریا تو خیال ہے کہ عمران سے یہ کے اصل ہمرو آپ ہیں۔ البتہ ایک شکامت بھی ہے کہ آپ جوانا، بوزف اور ناگیر یعنی توں سے بہت کام کام لیتے ہیں۔ بہتر ہے کہ انہیں باقاعدہ سیکرت سروس میں شامل کریا جائے۔ امید ہے آپ ضرور تو بڑوں گے۔

محترم شیخ اللہ داد جیلانی قادری صاحب۔ خط لکھتے اور تحریر میں پہنچ کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے مجھے فہانت میں عمران سے آگے توارد دیا ہے۔ تو محترم عمران تو سرے سے اپنے اندر فہانت کی موجودگی سے اکاری ہے۔ اس کا توہینی قول ہے کہ فہانت میں سب اس سے آگے ہیں۔ باقی رہی ڈگریاں تو اسی لئے تو وہ اپنی ڈگریاں دوہرائی رہتا ہے۔ تاکہ شاید ان ڈگریاں کی وجہ سے اس کی فہانت کا کوئی قائل ہو جائے۔ بھائیاں تک آپ کی شکامت کا تعلق ہے تو عمران خود سیکرت سروس کا صبر نہیں ہیں مکاہد ناگیر، بوزف اور جوانا کو کیسے سیکرت سروس میں شامل کر اسکتا ہے اور شاید عمران کے بغیر یہ تمنوں ہی سیکرت سروس میں شامل ہونے سے اکار کر دیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

محترم محمد شہزاد نذر صاحب۔ خط لکھتے اور نادل پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک آپ کی شکامت کا تعلق ہے تو واقعی آپ کی شکامت درست ہے۔ عمران کو اس کا احساس کرنا پڑھئے یعنی آپ نے یہ بھی تو دیکھا ہو گا کہ جب وہ سخینہ ہو کر بات کرتا ہے تو فون کرنے والے پر بیشان ہو جاتے ہیں اور پھر وہ عمران کی فیریت پر مچھتا شروع کر دیتے ہیں۔ اس طرح بات تو بہر حال دیں بھی جاتی ہے۔ اس کا ایک اور بھلو بھی ہے کہ موجودہ سخینگی، سے پناہ دباو اور حماۃ کے دور میں اگر عمران کے مذاق یا بقول آپ کے اوت پنائگ باتوں سے اگر کوئی بحد تھے وہیں بولی یافتہ ہے تو یقیناً ذکریوں کے بھاری بیل سے نفع کر دے فون کا بیل ادا کرنا زیادہ بہتر بھٹا ہو گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔



مران سیو ہیاں چڑھ کر جب اپنے فیٹ کے دروازے پر ہمچا تو
سید اختیار بخاری نکل پڑا کیونکہ دروازے کے باہر تقریباً دس گیارہ سال کا
ایک بچہ کھرا تھا۔ اس نے نیک اور شرست ہمیں ہوتی تھی۔ یہ دس سی
جگہ گرتے۔ بالوں میں کنگھا بھی کیا ہوا تھا یعنی سب سے حرمت انگریز
بیچ ہو گئی۔ مران کو نظر آئی تھی وہ اس کی آنکھوں پر موجود نظر کا چیخ تھا
اور چیخ کے شیطوں کی بیتیت بتا رہی تھی کہ چیخ کی نظر بے حد کمزور
ہے۔

سلام انکل۔ چیخ نے مران کو دیکھ کر بڑے مودود اندوز
میں سلام کیا۔

وَعَلَيْكُمُ الْسَّلَامُ۔ کون ہو تم ہمیں اور ہم کیوں کھڑے ہو۔
مران نے حرمت بھرے چیخ میں کہا۔
انکل سلمان کے پاس آیا تھا یعنی انکل موجود نہیں ہیں۔ ان کا

ملان سے نو یہ اقبال خان لکھتے ہیں۔ آپ کے نادول واقعی شاہکار
ہوتے ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی جس طرح اپنے ملک کے خلاف
ہونے والی سازشوں کے خلاف کام کرتے ہیں تو ان کی کارکردگی
خوبیلے اور جذبے دیکھ کر ان پر رشک آتا ہے۔ ہماری بھی خواہش ہے
کہ ہم بھی اپنے ملک کی اسی اندوز میں خدمت کر سکیں۔ اس نے آپ
سے گزارش ہے کہ آپ ہمیں بھی اپنے ملک کی سیکرت سروس میں
 شامل ہونے کا طریقہ کارہتا ہیں۔ ہم آپ کے احسان مند ہیں گے۔
محترم نو یہ اقبال خان صاحب۔ خط لکھنے اور نادول پسند کرنے کا
بے حد شکریہ۔ ملک کی خدمت کرنے کے لئے صرف سیکرت سروس
میں شمولیت ہی ضروری نہیں، ہوتی اور بھی ہے شمار طریقہ ہیں۔ آپ
ساتھی مل کر سہلی براہیوں کے خلاف کام کر سکتے ہیں۔ غریب،
محدودوں اور سبے اس افراد کی ہے لوث مدد کر سکتے ہیں۔ ولیے ایک
بات اور بھی قابل ذکر ہے کہ مران خود بھی تو سیکرت سروس میں
شامل نہیں ہے۔ اس کے باوجود یہوں آپ کے اس کا کردار قابل
رشک ہے۔ تو اس طرح آپ اپنے کردار کو بھی دوسروں کے نئے قابل
رشک بناسکتے ہیں۔ اسیوں ہے آپ آندہ بھی بدل لکھتے ہیں گے۔
اب ابلازت دیجئے

وَالسَّلَامُ
مَظْهَرُ كَلِيمٍ إِيمَانٍ

"دواںیں کہاں ہیں جو چہارے ابو کو بھگوانی ہیں۔"..... عمران
نے پوچھا۔
"دادی کے پاس ہیں۔"..... لارکے نے جواب دیا تو عمران ایک
پار پھر پوچھ پڑا۔
"دادی۔ کیا مطلب؟"..... عمران نے سچھنے والے لمحے میں
کہا۔
"ہمارے گھر میں ہماری ایک دادی ہے اور ایک میری بیٹی ہے
اور ایک میں۔ ابو بتاتے ہیں کہ میری ابی میرے پیڑا ہونے پر فوت
ہو گئی تھیں۔"..... سچھنے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک
ٹھویل سانس لیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو پچھے
خیال پوچھ پڑا۔
"ٹھایہ چہارے سلیمان انکل آئے ہیں۔"..... عمران نے کہا تو
کے کے پھرے پر اٹھیتھاں کے ہمایوں امبرتے۔
"اہ۔ افضل تم اور بہاں۔ طیریت۔"..... سلیمان نے عمران کو
لام کر کے افضل سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ افضل کو دیکھ کر ہی رکا
۔
"انکل۔ دادی آپ کو بیٹا رہی ہیں۔ دواںیں بھگوانی ہیں ابو کو۔"
سلیمان نے جواب دیا۔
"یکن دواںیں تو میں دوہر کو دے آیا تھا۔"..... سلیمان نے
ب دیا۔

تھار کر رہا ہوں لڑکے نے مودباش لیگے میں جواب دیا۔
iran نے خصوص بیگ سے چالی اٹھا کر دروازہ کھولا اور اندر داخل

- آؤ اندر آجائو۔ کیا نام ہے جھبڑا اور کیا کام ہے جسیں۔ - گران
نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

مشکلی اکٹل۔ میرا نام افضل ہے۔۔۔ لڑکے نے جواب دیا۔
بھروسہ افضل اور اب مجھے بتاؤ کہ تم کیوں سلمیان کا اختصار کر

رہے ہو۔ کیا کام ہے اس سے۔۔۔ عربان نے اسے رسمی پرسن کے
اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خود بھی وہ سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

ابو کو دو ایں نجوانی میں اور میں ایکجا ہیں مگر
نے وہی سے مجھ میں کہا تو عمران بے اختیار چوک پڑا۔
جس کو کہا تو عمران خیر بیک کر کوچھ۔

جہادے بوجہ جہادیں یا ... مرحوم شہید سعید احمدی کے عقیدے کے مطابق جی جہاد نہیں ہیں بلکہ ان کے ساتھ خداش قیامت آیا ہے۔ ان کو نہ میںگے لیکن بازو دھونٹ گا ہے۔ ... سچے نہیں قدر

دوسری نا ایں اور یہیں پڑھئے۔
نگو گیر نجی میں کہا۔
جادش۔ کس کار کا حادثہ ہوا ہے۔ عمران نے کہا۔

جی نہیں اٹھل۔ اب چھت پر کام کرو ہے تھے کہ آگر کئے ۔۔۔
نے جواب دیا۔

اوہ سکب ہوا ہے یہ خادڑ عمران نے لہا۔
تھی ایک مہینے تو ہو گیا ہو گا افضل نے جواب دیا۔

"دادری اماں کو کسی ہمسانے نے دوادی ہے اور کہا ہے کہ اگر یہ ایو کو دے دی جائے تو ایو کی نانگ کامنی نہ پڑے گی۔ اس لئے م نے مجھے کہا کہ میں جا کر اپ کو بلااؤں۔ پلیز انکل۔ وہ دو ایو دے دین تاکہ ایو کی نانگ نج جائے۔ افضل نے احتیاں لیں گے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پر بیان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں ابھی اسے ساقچہ پڑتا ہوں۔ میں یہ سامان رکھ آؤں۔" سلیمان نے اور واپس مزگیا۔

• جہارے ایو کس ہسپتال میں میں اور کس طرح حادث ہوا ہے۔

• سول ہسپتال میں ہیں۔ مجھے تو احتمال معلوم ہے کہ ایو چلتے سوگئے ہیں۔ ان کی دونوں نانگیں اور ایک پاڑو ٹوٹ گیا ہے۔

• ہمیڈ ارنے انہیں ہسپتال میں داخل کر دیا اور پھر کچھ دن تو وہ آتا ہا اور پھر آیا اور اب ڈاکٹر کہتے ہیں کہ ایو کی ایک نانگ کامنی ہو گی اور ایو ہمیڈ کے لئے نگزے ہو جائیں گے۔ افضل نے احتیاں افسردہ لمحے میں کہا۔

• اللہ تعالیٰ مہربانی کرے گا۔ اس کی رحمت سے ناسیہ نہیں ہوتا

• چلتے۔ تو تم ہیرے ساقچہ جلو۔" عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

• مگر وہ انکل سلیمان۔ وہ۔ مجھے نے قدرے بوسکھلانے ہوئے لمحے میں کہا۔

"وہ بھی آجائے گا۔ آؤ۔" عمران نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھا تو سلیمان بھی دہاں آگئا۔
"صاحب آپ کہاں جا رہے ہیں۔" سلیمان نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

• میں جہارے ساقچہ جاؤں گا۔ آؤ۔" عمران نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ سلیمان نے اشیات میں سر بلایا اور عمران کے پیچے پڑنے والے افضل کے سر برہا تھے پھر۔

• ہے مگر رو افضل۔ اللہ تعالیٰ مہربانی کرے گا۔" سلیمان نے کہا اور افضل نے اس طرح اشیات میں سر بلایا جسے اسے سلیمان کی بات پر مکمل یقین ہو۔

• تم نے مجھے بتایا ہی نہیں۔" عمران نے گیراج کا دروازہ کھلتے ہوئے کہا۔

• صاحب کیا بتاؤں۔ سلیمان تو ہر طرف ایسے ہی دکھ دو دکھ لیں۔ سلیمان نے اگر اس ان لیتے ہوئے کہا اور عمران نے اشیات میں سر بلایا۔ افضل بڑی حرمت بھری نظرؤں سے گیراج میں کھوئی تھے ماذل کی سپورٹس کار کو دیکھ رہا تھا۔ عمران نے کار پاہر نکالی اور پھر تھی اتر کر اس نے سائیکل سیست کا دروازہ کھولا اور افضل کو اندھیستھے کا اخبارہ کی۔

• مم۔ مم۔ مم۔ مگر۔ افضل نے قدرے بچھاتے ہوئے کہا۔

۔ یہ چہارے انکل کی کار ہے اس لئے چہاری کار ہوتی۔ یہ تھوڑے
ران نے سکراتے ہوئے کہا۔
۔ مم۔ میری کار۔ نہیں۔ میرے پاس تو کھلونا کار بھی نہیں ہے۔
چالی سے چلنے والی کار۔ یہ اتنی بڑی کار میری کیسے ہو سکتی ہے۔
انکل نے بچپناتے ہوئے کہا۔

۔ یہ تھوڑا فضل۔ وقت مت قائم کرو۔ سلیمان نے کہا تو
فضل جلدی سے سامنے سیست پر بیٹھ گیا۔ سلیمان نے دروازہ بند کیا
اور خود وہ عقیبی سیست پر بیٹھ گیا۔ عمران اس دوران گیراج کا پھانک
بند کر کے دوبارہ ڈرائیور نگ فیٹ سیست پر بیٹھ گیا۔
۔ کہاں ہے فضل کا گھر۔ عمران نے سلیمان سے مخاطب ہو
کر کہا۔

۔ سامنے والے گلے ہیں۔ آپ سامنے پوک سے دامیں باقاعدہ کار
موڑ لیں۔ پھر آجے مسجد کے پاس روک دیں۔ ہم جا کر دروازے سے
آؤں گا۔ سلیمان نے کہا تو عمران نے اہلات میں سریلا یا اور کار
آجے بڑھا دی۔ تھوڑی در بعد اس نے کار مسجد کے قریب لے جا کر
روک دی تو سلیمان بیچہ اڑا۔ فضل کار کا دروازہ کھولنے کی کوشش
کر رہا تھا لیکن اس سے دروازہ نہ کھل رہا تھا۔ عمران نے باقاعدہ حاکر
دروازہ کھول دیا۔

۔ ظکر یہ انکل۔ فضل نے کہا اور بیچہ اڑ کر وہ سلیمان کے
باچہ آجے ایک گلی کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے دروازہ بند کیا اور

ہونت بیچہ خاموش یہ تھا رہا۔ فضل کا یہ فتوہ اس کے ذہن پر کسی
تھوڑے کی طرح لگ رہا تھا کہ اس کے پاس تو کھلونا کار بھی نہیں
ہے۔ تھوڑی در بعد سلیمان افضل کے ساتھ واپس آیا تو اس کے باقاعدے
میں ایک شاپر تھا جس میں شاید دو اسیں تھیں۔

۔ چلیں صاحب۔ سول ہسپتال جاتا ہے۔ سلیمان نے اس
باد افضل کو اپنے ساتھ عقیبی سیست پر بختاتے ہوئے کہا اور عمران
نے اہلات میں سریلا تھے کہ آجے بڑھا دی۔ تھوڑی در بعد اس
نے کار سول ہسپتال کی تھوڑی مس پار انگل میں روک دی اور پھر وہ
فضل اور سلیمان کے ساتھ سول ہسپتال میں داخل ہو کر بختاتے
رہا۔ ایک یوں سے گزر کر وہ ایک بڑے سے ہال میں بہنچا تو وہاں ایک
کوئی پر ایک آدمی یعنی ہوا تھا۔ اس کے سینے تک کبل تھا۔ اس کی عمر
تو زیادہ نہ تھی لیکن اس کے بھرے پر جھریاں اس قدر تھیں جیسے وہ
سینکڑوں برس کا بوڑھا ہو۔ افضل دوڑتا ہوا اس کے پاس گیا اور اس
کے سینے پر سر رکھ دیا۔ اس آدمی نے ایک بڑے کبل سے تکالا اور
اچھائی جنت بھرے انداز میں افضل کے سر پر بھرنا شروع کر دیا۔

۔ السلام علیکم۔ عمران نے قریب جا کر کہا تو اس آدمی نے
بچنک کر عمران کی طرف دیکھا۔

۔ و علیکم السلام جاتا۔ میں محدث خواہ ہوں کہ آپ کے
استقبال کے لئے اٹھ نہیں سکتا۔ اس آدمی نے اچھائی محدث
بھرے بیچہ میں کہا۔

سارے مخاطرات کا علم نہیں۔ میں نہ شکایت کرنے والے کو باتا
ہوں اور نہ مجھے کسی دوسری بات کا علم ہے نیکن میری کسی نے نہ
کہی۔ میرے خلاف شہزادیں بھی مستبوط تھیں۔ اس نے مجھے چار
سال کی سزا دے دی گئی اور میں جیل چلا گیا۔ یہ افضل میں وقت
بیدا ہوا جب میں جیل میں تھا۔ اس کی پیدائش کے ساتھ ہی میری^{www.BooksPedia.com}
یادی بھی رفات پا گئی۔ میرے والد کی دو دعائیں تمیں جو کرانے پر
پڑھی ہوئی تھیں۔ ان سے کرایہ آتا ہوا اور میری والدہ میرے دو بیویوں
کو پالتی رہیں۔ جب میں شکایت کر باہر آیا تو میں نے توکری حاصل
کرنے کی بے حد کوشش کی یعنی بھونک میں سزا یافت تھا اس نے کسی
نے مجھے توکری نہ دی اور پھر مجھے ایک تعمیراتی ٹھیکانہ اور کے پاس
بطور کمپنی ہجور اکام کرنا پڑا۔ مزدوروں اور سماں کا حساب کتب
رکھنا اور اہمیں مزدوری وغیرہ باشنا میر اکام تھا۔ پھر حال ہمارا گزارہ
ہوتا رہا۔ ایک روز میں ایک نہ تعمیر چوت پر کھدا سماں کی فہرست
چیز کر رہا تھا کہ اس چوت کو سہارا دیتے والا ایک شہری نوٹ گیا اور
چوت نیچے آگئی۔ میں بھی نیچے گر گیا اور میری دونوں ٹانگیں اور
بیان بازو نوٹ گیا اور میں بے ہوش ہو گیا۔ مجھے ہوش آیا تو میں
بیان اسپتال میں تھا۔ ٹھیکانہ اور بھوڈ روز آتا رہا اور پھر اس نے بھی آنا
بند کر دیا۔ میری بڑی والدہ بے چاری بیان آتی رہیں پھر انہوں تھاں
نے سلیمان صاحب کی قشک میں فرشتہ بھگوا دیا۔ جب سے سلیمان
صاحب بیان آکر میری خبر گیری کر جاتے ہیں۔ اور دیت وغیرہ بھی

ابو۔ یہ سلیمان انکل کے صاحب ہیں۔ ان کے پاس ہے
بصورت اور چھتی ہوئی کار ہے اور انکل کچھے ہیں کہ یہ کار میری
افضل نے اچھائی مخصوصیت بھرے مجھے میں کہا تو افضل
کے ابو نے بے انحصار اکیل نہیں دیا۔

ان کی سہربانی ہے افضل۔ اچھے لوگ ابھی دنیا میں ناپید
نہیں ہوئے۔ ہم تو سلیمان صاحب کے احسان کبھی نہیں اتنا سکیں
گے۔ انہوں نے میری اہنوں سے بھی بڑھ کر خدمت کی ہے اور
جباب آپ نے بیان تشریف لا کر تو مجھے غریب یا ہے۔ افضل
کے ابو نے اچھائی تکرار اٹھے میں کہا۔

ایسی کوئی بات نہیں۔ آپ مجھے بتائیں کہ آپ کے ساتھ
سب کیسے ہوا۔ عمران نے کہا۔ بھونک دہاں کوئی کرسی وغیرہ نہ
تھی اس نے وہ سب کھوئے تھے۔

میرا نام قادر علی ہے۔ میں نے بی کام کیا ہوا ہے۔ میں عکر
تعمیرات میں سب اکاؤنٹنٹ ہر قی ہو گیا یعنی میری والدہ نے مجھے
نصحت کی تھی کہ میں کبھی حرام روزی نہ کلاں اس نے میں نے
ہمیشہ اس سے اجتناب کیا یعنی گلے میں اور سے نیچے نیک سب لوگ
اس میں بڑی طرح ملوث تھے۔ وہ سب مجھے سے بٹتے تھے اور مجھے اپنے
رواستہ کی رکاوٹ کھینچتے تھے۔ پھر انہوں نے مل کر ذرا سہ کھلاؤ اور مجھے ر
روشت سننی کا جھونا مقدمہ کر دیا۔ انہوں نے میری میری دراز میں
نوٹ رکھ دیتے اور مجھے پر چھاپ لگوادیا۔ میں لاکھ کہتا رہا کہ مجھے تو ان

بہچا دیتے ہیں کیونکہ سہماں تو اسیں کی گولی بھک نہیں ملتی۔ اب ڈاکٹر کہتے ہیں کہ میری داسیں نانگ کا زخم خراب ہوتا جا رہا ہے اس لئے یہ نانگ کا تناپڑے گی۔ قادر علی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

ابو۔ دادی اماں نے سلیمان انکل کے باقاعدہ دو بھیجی ہے۔ دادی اماں کا بنا ہے کہ آپ جب یہ دو کھالیں مگے تو آپ کی نانگ نہیں کئے گی۔ افضل نے بڑے معمصہ میت بھرے لجھے میں کہا۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو ورنہ میں تو جیتنے کی مر جاؤں گا۔ قادر علی نے کہا۔

سلیمان تم سہماں رکو۔ میں فون کر کے آہا ہوں۔ عمران نے کہا اور تیری سے دامن مزگایا۔ اس نے اسپتال کے جو حالات دیکھتے تھے اس سے اسے اہمایا۔ مایوسی ہوتی تھی۔ اسپتال میں صفائی نام کی کوئی چیز نہیں۔ ہر طرف گندگی کے ڈسیر نظر آ رہے تھے۔ ڈاکٹر اور نریں ڈھونے کے برادر تھیں۔ مرنیش بے چارے لاوارثوں کی طرح بڑے کر رہے تھے لیکن کوئی ان کا پرسان حال نہ تھا۔ عمران تیر تیر قدم اٹھاتا۔ اسپتال سے باہر آیا اور پھر اسپتال سے باہر موجود ایک پہلک فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جیب سے سکے نکال کر اس میں ڈالے اور پھر رسور اٹھا کر اس نے تیری سے نہر پر میں کرنے شروع کر دیتے۔

جنی صاحب۔۔۔ ایک مرد ان آواز سنائی دی۔

"سرسلطان سے بات کرو۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔" علی عمران نے اہمائی سنجیدہ لجھے میں کہا۔
"جنی صاحب۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گا۔"
"ہمچو۔ سلطان بول رہا ہوں۔" چند لمحوں بعد سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

علی عمران بول رہا ہوں سرسلطان۔ ان دونوں سکرٹری وزارت صحت کوں ہیں۔ علی عمران نے اہمائی سنجیدہ لجھے میں کہا۔
"سکرٹری وزارت صحت رانا تصور الحمد ہیں۔ کیوں۔ کیا بات ہے۔ تم اس قدر سنجیدہ کیوں ہو۔ خیریت ہے۔" سرسلطان نے اہمائی پر بیٹھاں سے لجھے میں کہا۔

میں سوں اسپتال سے بول رہا ہوں سہماں ایک مریض قادر علی کی عیادت کرنے آیا تھا لیکن سہماں کے حالات دیکھ کر میرا دل چاہتا ہے کہ اس سکرٹری وزارت صحت کو گولی سے لا اداوں۔ یہ خود تو شاندار وفاتر میں بنتھے رہتے ہیں جبکہ سہماں مریض لاوارثوں کے انداز میں بڑے کر رہتے رہتے ہیں۔ نہ کوئی دوامی ہے اور نہ کوئی ڈاکٹر اور نہ ہی کوئی انہیں املا کرتا ہے۔ ہر طرف گندگی کے ڈھم بڑے ہوئے ہیں۔ خدا کا قہر نازل نہیں ہو گا تو اور کیا ہو گا۔ ہم جو اس طرح اپنے فراں سے لاپرواہی برستے ہیں۔ عوام کے بیوں سے بڑی بڑی تجوہیں پہنچتے ہیں۔ بڑی بڑی گاڑیوں پر بڑھتے پہنچتے ہیں اور سہماں عوام کی حالت اس قدر ابتر ہے کہ کوئی انہیں پوچھنے والا نہیں

"جی ہاں..... عمران نے اسے خور سے دیکھتے ہوئے کہا۔
"کیا آپ پریش کسی ہے؟..... اس ادھیز مرآتی نے بڑے
ہمدردانے لگھے میں پوچھا۔
"جی ہاں۔ مگر آپ یہ سب کیوں پوچھ رہے ہیں؟..... عمران نے
حیرت بھرے لگھے میں کہا۔ اسے واقعی بھگ د آرہی تھی کہ یہ شخص
کیوں اس انداز میں ہمدردی جاتا ہے۔
"آپ مجھے اچھے صاحب حیثیت آدمی لگتے ہیں۔ آپ کیوں اپنے
مریض کو ہمہاں مروانے کے لئے آتے ہیں۔ آپ اپنے مریض کو
رحمت اسپتال میں داخل کرائیں۔ ہاں بہترین ڈاکٹر اور بہترین
ملحق ہے۔ میں ہاں اپنا آپریشن کراچکا ہوں ورنہ سول اسپتال کے
ڈاکٹروں نے تو مجھے قبر میں پہنچا دیا تھا۔ ویسے میرے وہ واقف بھی
ہیں۔ میں رعامت بھی کراؤں گا۔ آئیے میرے ساتھ۔ اپنے مریض
کی زندگی بچائیں۔..... اس آدمی نے کہا تو عمران نے بے اختیار
ایک طویل سانس لیا۔ اس کے بھرے پر اب حقیقی حیرت کے
ہاثرات امپھر آئے تھے۔
"آپ اور کس کس اسپتال سے آپریشن کرائیجے ہیں؟..... عمران
نے کہا۔

"میں آپ کی ہمدردی میں کہ رہا تھا جناب۔ آپ مجھے شکل،
صورت سے شریف آدمی لگ رہے ہیں جناب مگر آپ مجھ پر ہزار
رہے ہیں۔ میں تو صرف شکل کے لئے یہ سب کچھ کر رہا ہوں۔ آپ

ہے۔ آپ بھی ہمیں ہمہاں سول اسپتال میں اور راتا تھور احمد کو
بھی ساتھ لے آئیں ورنہ۔..... عمران نے واقعی اہتمامی جذباتی اور
غصیلے لگھے میں کہا۔

"میں جہاڑے جذبات کھھتا ہوں عمران بیٹھے۔ تم جو کچھ کہہ رہے
ہو وہ درست ہے۔ تھیک ہے۔ میں انہیں فون کر دھماکوں۔ ویسے
یہ دوں کے یہ راتا تھور احمد وہی ہیں جو پہلے دزادت صحت میں
سیکرٹری تھے اور جہاڑے والد کے ان سے خاندانی تعلقات ہیں اس
لنے تم پلیز ان کی بے حرمتی نہ کرو۔ بہر حال جیسے تم چلتے ہوں یہ
بھی ہو جائے گا۔..... سرسلطان نے منت بھرے لگھے میں کہا۔
"وہ جو بھی ہیں مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ آپ انہیں لے
کر جہاں ہمیں۔ ابھی اور اسی وقت۔..... عمران نے پہلے کی طرح
غصیلے لگھے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیدر کہ دیا۔ اسے
واقعی سول اسپتال کی حالت دیکھ کر اہتمامی دکھنچا تھا۔ وہ سوچ رہا
تھا کہ اگر ملک کے دارالحکومت میں سول اسپتال کا یہ حال ہے تو پھر
دور دراز کے علاقوں اور ہمہاتوں میں کیا حالت ہو گی۔ وہ اپنی
اسپتال کے اندر جانے کی بجائے وہیں میں گیٹ کے قریب جا کر
رک گیا۔ ابھی وہ کھوا ہی ہوا تھا کہ ایک ادھیز مرآتی اس کے
قریب آگیا۔

"آپ کا کوئی سریش ہے ہمہاں۔..... اس ادھیز مرآتی نے
مران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ابھی ایک صاحب بجھے کہ رہے تھے کہ میں اپنے مریض کو اس کے ذریعے کسی پرائیورٹی ہسپتال میں داخل کروں۔ وہاں بہترین علاج ہو گا۔ میں سمجھا کہ آپ بھی یہی دھندہ کرتے ہیں۔..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔
"نا ننس۔ نہ موقع دیکھتے ہو نہ وقت۔..... سلطان نے کہا
اور اس کے ساتھ ہی وہ ڈاکٹروں کی طرف بڑھ گئے۔
"میرا نام سلطان ہے اور میں وزارت خارجہ میں سکریٹری ہوں۔..... سلطان نے ادھیز مرڈا کنز کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔
"چ۔ جتاب۔ میرا نام ڈاکٹر اسلام ہے اور میں انچارج ہوں۔۔۔۔۔
میرے ساتھ موجود ڈاکٹر ڈیوٹی پر ہیں جتاب۔ آپ نے فون پر ہی حکم کر دیا ہوتا جتاب۔ آپ نے خود کیوں تکفیف فرمائی ہے۔..... ڈاکٹر اسلام کی حادث دیکھتے والی تھی۔

مجھے حکم تو ہیں دیا گیا تھا کہ میں سکریٹری صحت راتا تھوڑا احمد کو بھی ساتھ لے آؤں لیکن ان کی خوش قسمت ہے کہ وہ بیرون ملک درے بر گئے ہوئے ہیں۔ بہر حال میں نے اسٹنٹ سکریٹری محمد صادق صاحب کو حکم دے دیا ہے کہ وہ میان میتھی جائیں۔ سلطان نے کہا اور پر اس سے بھلے کہ مزید کوئی بات ہوئی ایک اور کار تیزی سے اندر داخل ہوئی اور سلطان کی کار کے عقب میں اگر کمری ہو جگی۔ کار میں سے ایک ادھیز مرڈا کنز تھا جسکے باقی نوجوان تھے۔ ان کی طرف بڑھتے رہا۔

وہ امریش کو کسی اچھے ہسپتال میں داخل کرائیں سمجھا کیا ہے۔
سوائے لیزیاں رکور گو کرنے کے۔..... اس آدمی نے کہا۔
"حیرت ہے کہ اب مریض بھی بچتے الگ گئے میں اس لک ہیں۔
انقلائی امتحان نجاتے کہاں لک ہیجھے ہا۔..... عمران نے ہونتے چلتے ہوئے کہا اور پھر اس سے بھلے کہ مزید کوئی بات ہوتی سے سلطان کی کار ہسپتال کے میں گیٹ میں داخل ہوئی اور تیزی سے عمران کی طرف بڑھتے گی۔ کار کے باہر پا کیشنا کا جھنڈا ہبرا تھا۔ کار میں کے قریب آگر دی اور سلطان دروازہ کھول کر نیچے اڑائے۔
اسی لمحے ہسپتال کے اندر سے چار ڈاکٹر تیزی سے باہر نکلے اور سلطان کی طرف بڑھتے گئے۔
"کہاں ہے تمہارا مریش۔..... سلطان نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ بھی شاید ان صاحب کی طرح۔ اوسے کہاں گیا۔ ابھی تو سمجھا موجود تھا۔..... عمران نے حیران ہو کر اور ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ آدمی شاید سرکاری اور جھنڈا ہبراتی کار کو عمران کے قریب آتے دیکھ کر غائب ہو گیا تھا۔
کس کی بات کر رہے ہو۔..... سلطان نے حیرت پھرے لیجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے ڈاکٹروں کے سلام کا ہواب دیا۔ ان میں سے ایک ادھیز مرڈا کنز تھا جسکے باقی نوجوان تھے۔ ان سب کے پیغمروں پر بریخانی ابھر آئی تھی۔

"سر۔ سیر امام محمد صادق ہے۔ آپ نے حکم دیا تھا اس لئے خاص ہو گیا ہوں سر۔ حکم فرمائیں۔ کیا کوئی ایر جس ہے۔ آنے والے نے ابھائی مودود باد لیجے میں کہا۔

"یہ علی عمران ہیں۔ پا کیشیا سکرت سروس کے چیف کے نام نہ صھوسی اور میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ چیف اگر چاہیں تو آپ اور مجھے تو کیا اپنے حکم سے صدر مملکت کو بھی استعفی دینے پر مجبور کر سکتے ہیں اور عمران نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں رانا حسرو صاحب کو ساقط لے کر بھاں پانچھوں اور خود اکر بھاں کے حالات دیکھوں کر بھاں کتنی گندگی ہے اور کس طرح مریضوں کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ سلطان نے ابھائی خلخت لیجے میں کہا۔

"اسٹنش سکرٹری صاحب۔ کیا آپ کی فیونی ہی ہے کہ آپ اپنے افس میں بینچ کر فانلوں کا پیٹ بھرتے رہیں۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ ملک کے مہماں لوں کی کیا حادث ہے۔ آپ کتنی پار بھاں آپکے ہیں۔ مہماں۔ عمران نے اس پار اسٹنش سکرٹری سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے لیجے میں حقیقی غصہ تھا۔

"جواب۔ ہم نے مہماں لوں کو بھرتنا نے کے لئے اور بھاں کے حالات کا کو اچھا کرنے کے لئے باقاعدہ پلاٹنگ کر لی ہے اور اندا۔ اللہ جلد ہی سب تھیک ہو جائے گا۔ ہم پوری کوشش کر رہے ہیں۔

جواب۔ محمد صادق نے بو کھلانے ہوئے لیجے میں جواب دیا۔

"آپ جسیے افسران کے پاس ہر وقت یہی جواب ہوتا ہے کہ

منصوبہ بنارہے ہیں۔ پلاٹنگ چید ہو رہی ہے یا بجٹ نہیں ہے۔ اہدا آرہی ہے۔ حالات بہتر ہو رہے ہیں لیکن احتاطیل مرصد گزیری کسی ایک شے کے بھی حالات آج تک تھیک نہیں ہوئے۔ آئیں میرے ساتھ اور دیکھیں کہ کیا حال ہے دار الحکومت کے اس اسپیال کا۔ عمران کا پھر تریز خلخت ہو گیا تھا۔

"جواب۔ میں انچارج ڈاکٹر کے خلاف ایکشن ہوں گا۔ آپ بے کفر ہیں۔ اسٹنش سکرٹری نے کہا۔

"انچارج ڈاکٹر کیا کرے گا۔ جب آپ بجٹ بھی نہیں دیں گے تو کیا وہ خود اپنی تجوہ میں سے مقابی کرائے گا یا ادویات فریب کر مریضوں کو دے گا۔ اس کی بجائے آپ کے خلاف کیوں نہ ایکشن یا جائے۔ کافی مرصد پہنچ بھی مجھے ایسی ہی حالات میں اس اسپیال میں آتا ہوا تھا اور میں نے اس وقت بھی سلطان اور اس دور کے سکرٹری وزارت صحت کو کال کر کے بھاں کے حالات بہتر کرنے کا کہا تھا۔ میرا خیال تھا کہ ایسا ہو گی ہو گا یعنی اب اکر میں نے جو کچھ دیکھا ہے اس سے ہمی خاہر ہوتا ہے کہ ایسا معرف و قتنی طور پر کیا جاتا ہے سبق طور پر نہیں۔ عمران نے اور زیادہ بھر کتے ہوئے کہا تو اسٹنش سکرٹری کا مہرجہ زردیز گیا۔ ڈاکٹروں کی حالت اس سے بھی بدتر تھی۔ اسٹنش سکرٹری نے بے اختیار سر بھکایا۔ اس نے اس پار عمران کی بات کا کوئی جواب دیا تھا۔

"عمران۔ تم نہیں مریض کو پسیل اسپیال میں مستقل کر دو۔

ہے اتنے کم وقت میں سوائے بھاگ دوز کے وہ اور کی کر سکتے تھے۔
واقعی بہانہ اُسی طرح ہے پناہ گزگی ہے۔ جیسی میں نے چھٹے
چھارے ساتھ دیکھی تھی۔ دری بیٹھے۔ میں تو سوچ بھی۔ عطا تمہارے
ستقل طور پر کچھ بھی نہیں کیا گیا۔ اس بار میں صدر صاحب سے
خصوصی طور پر بات کروں گا۔ سلطان نے اور اور دیکھتے
ہے۔ کہا۔ عمران ہوت چھپے خاموشی سے آگے بڑھا چلا جا رہا تھا کہ
پٹکٹے اپاٹک وہ ٹھنڈک کر دک گیا۔

کیا ہوا۔۔۔ اس کے ساتھ چلتے ہوئے سلطان نے دک کر
کہا اور عمران نے سر جھکتا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ اس نے سلطان کو
کوئی جواب نہ دیا تھا سجد لمحوں بعد وہ اس بیٹے کے پاس پہنچ گئے جہاں
 قادر علی یافتا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ سلیمان اور افضل موجود تھے۔
سلیمان نے بڑے موذباد انداز میں سلطان کو سلام کیا۔

یہ قادر علی ہے جب جس کے بارے میں آپ کو میں نے بتایا
تھا۔۔۔ عمران نے قادر علی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ قادر
علی کے ہمراہ پر بے پناہ حیرت نایاں تھی۔ اس نے یعنی پینے
سلطان اور سب کو بڑے موذباد انداز میں سلام کیا۔

قادر علی یہ سیکڑی رج بخود سب اپنے تو
ہوئے کہا اور پھر تھوڑی در بعد وہ سب اپنے تو
اسٹینٹ سیکڑی صحت محمد صادق صاحب ہیں اور یہ
عمران نے دیکھا کہ وہاں واقعی ایرضی میں کام ہو رہا تھا۔ کمبل اور
چادریں بدی جا رہی تھیں۔ نریں اور ڈاکڑا اس طرح بھاگ دوز اپ آپ کا علاج نہ صرف اعلیٰ ہوتا ہے پر وہاں بلکہ آپ جلد صحت یاب
رہے تھے جیسے اپنے میں موجود مریض دی آئی پی ہوں لیکن ظاہر بھی، وجہتیں گے۔۔۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

میں راتا تصورِ الحمد سے خوب بات کروں گا۔ میں صدر صاحب سے بھی
بات کروں گا اور پورے ملک کے اپناؤں کی حالت مستقل طور
پر بہتر بنانے کی کوشش کیتھا ہو گی۔ یہ ہم سب کا فرض ہے کہ بینے
ملک کے شہریوں کو مستقل سوادیات ہمیا کی جائیں۔ سلطان
نے عمران کا خصہ بہت دیکھ کر فوراً تیج پجاؤ کرنے کی کوشش کرتے
ہوئے کہا۔

میں صرف چند مریضوں کی بات نہیں کر رہا۔ سبھاں موجود ہر
مریض کے ساتھ بہتر اور اچھا سلوک ہوتا چلتے۔ میں ایک بخت مریض
دیکھوں گا۔ اگر ایک بینے میں اپناؤں کی حالت زاد مستقل طور پر
ورست نہ کی گئی تو پوری وزارت صحت کو بر معرفت ہوتا پڑے گا۔
تینے میرے ساتھ۔۔۔ عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

صادق صاحب۔۔۔ سیمیل فٹن جاری کر اک فریڈی کام شروع
کرائیں اور مستقل طور پر جاری رکھنے کی عملی منصوبہ بندی کریں
ورست عمران صاحب جو کچھ کہ رہے ہیں دیسا ابھی ہو سکتا ہے۔
سلطان نے اسٹینٹ سیکڑی سے مخاطب ہو کر کہا۔

میں سر۔۔۔ اسٹینٹ سیکڑی نے اثبات میں سربلاستے
ہوئے کہا اور پھر تھوڑی در بعد وہ سب اپنے تو
عمران نے دیکھا کہ وہاں واقعی ایرضی میں کام ہو رہا تھا۔ کمبل اور
چادریں بدی جا رہی تھیں۔ نریں اور ڈاکڑا اس طرح بھاگ دوز اپ آپ کا علاج نہ صرف اعلیٰ ہوتا ہے پر وہاں بلکہ آپ جلد صحت یاب

سرسلطان کی طرف بڑھ گیا جو اس کی وجہ سے رک گئے تھے۔ ڈاکٹر اسلام اور اسنٹن سیکرٹری ان کے ساتھ ہی تھے۔

”آپ آپس میں میں ڈاکٹر اسلام صاحب سے چد پاتیں کر کے بھی آپا ہوں۔..... عمران نے سرسلطان سے کہا اور سرسلطان سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔

”ڈاکٹر اسلام۔ آپ میرے ساتھ آئیں۔..... عمران نے ڈاکٹر اسلام سے مخاطب ہوا کہا۔

”تھی صاحب۔..... ڈاکٹر اسلام نے مود پاد لیجے میں کہا اور عمران اسے ساتھ لے کر واپس اس رہائی میں آیا جہاں سے ٹکر کو قادر علی کے پاس بیٹھ گئے تھے۔ دیباں بھائی کو عمران ایک اور دوڑ کی طرف مزیا اور پھر ایک بیڈ کے پاس بیٹھ کر رک گیا جہاں ایک ادھیر عمر مقای اوری لیٹا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور بہرہ زرد ڈاہوا تھا۔

”اس کا کیا رینا رہے۔..... عمران نے ڈاکٹر اسلام سے مخاطب ہوا

”..... سلیمان۔ تم بچھ گو ساتھ لے کر واپس جاؤ۔ میں آپا ہوں

”..... کراس مریٹس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”..... اس کی دادی کو بھی تسلی دینا۔ اب قادر علی صاحب جلد ہی تھیک ہو جائے۔

”..... اس کا ریکارڈ دیں بچھ۔..... ڈاکٹر اسلام نے دیباں موجود ایک

”..... بیڈی ڈاکٹر سے مخاطب ہوا کہا تو ”تیری سے ایک طرف گئی اور

”..... بعد کوں بعد وہ ایک فائل انھائے واپس آئی اور اس نے فائل ڈاکٹر

”..... تھی صاحب۔..... سلیمان نے جواب دیا۔

”..... افضل بیٹے۔ یہے قکر ہو۔ تمہارے ابو جلد تھیک ہو جائے۔ سلم کی طرف بڑھا دی۔

”..... جواب۔ اس آدمی کو تین روز ہو گئے ہیں جہاں آئے ہوئے ہیں۔

”..... اور جس روز یہ تھیک ہوں گے تمہاری دعوت ہو گئی اور اس

”..... کے ایک حادثے میں ”خی ہوا تھا۔ کار والے اسے دیباں بھائی کر

”..... بار افضل کے گال تھیت پاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی دو

”..... بچھ۔..... جواب۔ آپ کی سہ راتی ہے جواب۔..... قادر علی سے کچھ کہا دیجیا تو اس نے رک کر کہا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو تھی۔ لگے تھے۔

”..... آپ ہے قکر ہیں قادر علی صاحب۔..... صرف آپ کا علاج ہو گا۔ بلکہ آپ کی وجہ سے دیباں موجود تمام مریضوں کی حالت بھی بہتر ہو جائے گی۔ ڈاکٹر اسلام صاحب۔ آپ نے قادر علی صاحب کے علاج میں کوئی کسر نہیں چھوڑتی۔..... سرسلطان نے ڈاکٹر اسلام سے کہا۔

”..... میں سر۔..... ڈاکٹر اسلام نے جواب دیا۔

”..... آپس میں بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔..... سرسلطان نے مزتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر اسلام نے اپنے ساتھی ڈاکٹروں سے آئتے سے کچھ کہا اور پھر سرسلطان کے بیچھے چل بڑا۔

”..... سلیمان۔ تم بچھ گو ساتھ لے کر واپس جاؤ۔ میں آپا ہوں

”..... اس کی دادی کو بھی تسلی دینا۔ اب قادر علی صاحب جلد ہی تھیک ہو جائے۔

”..... کس کفر بھائیں گے اور پھر ان کے لئے بہتر روزگار کا بھی پیدا ہوئے۔

”..... ڈاکٹر سے مخاطب ہوا کہا تو ”تیری سے ایک طرف گئی اور

”..... ہجہ کوں بعد وہ ایک فائل انھائے واپس آئی اور اس نے فائل ڈاکٹر

”..... سلیمان نے جواب دیا۔

"بڑے صاحب پڑھنے گئے ہیں....." ڈاکٹر اسلام نے کہا۔
"ہاں۔ میں نے انہیں بھجو دیا ہے اور ساقِ ہی یہ بھی کہ دیا ہے
کہ وہ بھاں کے کسی ڈاکٹر کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیں گے۔"
عمران نے کہا۔

"آپ کا ہے حد شکریہ جتاب۔ ہم اپنی طرف سے تو کوشش
کرتے ہیں مگر بھاں دو سائل انتہے نہیں کہ اسے بہتر کیا جائے۔"
ڈاکٹر اسلام نے مطمئن لجھے ہیں کہا۔
"دو سائل تو آپ کو بھیا ہو جائیں گے ڈاکٹر اسلام۔ یہیں آپ نے
ان دو سائل کو نمائش نہیں ہونے دیتا درد پر آپ بھاں بھی حساب ہو
سکتا ہے۔" عمران نے خلک لجھے ہیں کہا۔
"تھی آپ ہے فکر نہیں۔ ایسا نہیں ہو گا۔" ڈاکٹر اسلام نے
خوب دیکھا۔

"آپ ہیاں کیا سامان لٹلا ہے اس آدمی کی جیب سے۔" عمران
نے کہا تو ڈاکٹر اسلام نے باہم میں موجود ایک شاپر تھس کا منہ بندھا
ہوا تھا اور جس پر باقاعدہ سیل گئی ہوئی تھی عمران کی طرف بڑھا دیا۔
ٹھاپر پہنچنے سے گھر اور وادہ نمبر سرخ مار کر سے واضح طور پر لکھا ہوا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ میں خود خیال رکھوں گا۔" عمران نے کہا اور اس کے ساقِ ہی اس
سرسلطان نے کہا اور پھر وہ اسٹنٹ سیکرٹری کو ساقِ ہی لے کر آفر
نے شاپر کھولا اور اسے میں برپلاٹ دیا۔ شاپر میں سے ایک پر س، ایک
سے باہر ملے گئے جبکہ عمران ایک سائینٹ پر موجود کری پر بیٹھ گیا کی رنگ میں دوچاریاں اور ہوتل گرینڈ کا ایک نوکن خلک
تمہارا ایک رہمال اور ایک پاک ڈائری فلی۔ عمران نے پرس اٹھا

چلے گئے۔ یہ سب سے بے ہوش ہے۔ اس کے سر پر بھت اُنی
ہے۔ ڈاکٹر اسلام نے روپرٹ دیکھ کر بتاتے ہوئے کہا۔
"اس کے بھاں میں سے کیا نکلا ہے۔" عمران نے پوچھا۔
"چچ سچ سچی دہ تو سٹور کپر کے روکارڈ میں ہو گا۔ آپ اُس میں
تشریف رکھیں میں معلوم کر کے وہیں حاضر ہو جاتا ہوں۔" ڈاکٹر
اسلم نے کہا۔

"جو سامان بھی ہو وہ وہیں آفس میں لے آئیں۔" عمران نے
کہا اور والیں راہداری کی طرف مزدگی۔ تھوڑی در بعد وہ آفس میں بیٹھ
گیا۔ سرسلطان اور اسٹنٹ سیکرٹری وہاں موجود تھے۔

"آپ کا ہے حد شکریہ جتاب۔ آپ ہے ملک آپ تشریف لے
جائیں اور ہاں صادق صاحب میری ایک بات یاد رکھیں۔ ایک بیٹھنے
کے اندر اندر بھاں حالات احتیاطی بہتر لظر آنے چاہیں اور استقل
ٹوپ پر ایسا ہونا چاہیے اور آپ نے کسی ڈاکٹر کے خلاف کوئی ایکشن
نہیں لیتا۔" عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے جتاب۔ جسے آپ کہیں۔" اسٹنٹ سیکرٹری
ٹھاپر پہنچنے سے گھر اور وادہ نمبر سرخ مار کر سے واضح طور پر لکھا ہوا تھا۔
نے کہا۔

- تشریف رکھیں گا۔

- آئیے صادق صاحب:

سرسلطان نے کہا اور پھر وہ اسٹنٹ سیکرٹری کو ساقِ ہی لے کر آفر

نے شاپر کھولا اور اسے میں برپلاٹ دیا۔ شاپر میں سے ایک پر س، ایک

سے باہر ملے گئے جبکہ عمران ایک سائینٹ پر موجود کری پر بیٹھ گیا کی رنگ میں دوچاریاں اور ہوتل گرینڈ کا ایک نوکن خلک

تمہارا ایک رہمال اور ایک پاک ڈائری فلی۔ عمران نے پرس اٹھا

"ہو لازمیں۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"بیخُر گریٹ ہوئیں بول رہا ہوں۔..... رابط قائم ہوتے ہی ایک
مردانہ آواز سنائی دی۔

"اشفاقِ الحمد صاحب میں علی عمران بول رہا ہوں۔..... عمران نے
کہا کیونکہ وہ بیخُر اشفاقِ الحمد سے اچھی طرح واقف تھا اور بیخُر بھی
اسے بخوبی جانتا تھا۔

"اوہ۔ عمران صاحب آپ۔..... دوسری طرف سے چونک کر
پوچھا گیا۔

"آپ کے ہوئیں کا کمرہ نمبر دو سو بارہ دوسری منزل کس کے نام
بک ہے اور مزید کیا تفصیلات ہیں۔..... عمران نے کہا۔

"ہو یہ کہیں۔..... میں معلوم کر کے بتاتا ہوں۔..... دوسری طرف
سے کہا گیا اور پھر تمہری درجک خاصی طاری رہی۔

"اہلے عمران صاحب۔ کیا آپ لائیں ہیں۔..... تمہری درجہ بعد

اشفاقِ الحمد کی آواز سنائی دی۔

"یہ۔..... عمران نے تختہ سا جواب دیا۔ اس کا دل تو ہفت
چالا تھا کہ وہ اس فترے کا کوئی مزاحیہ جواب دے یہیں وہ ڈاکڑا سلم
کے سامنے سنبھیا ہی رہتا جانتا تھا اس نے اس نے صرف لس کہنے پر
ہی اکھتا کیا تھا۔

"کہہ نمبر دو سو بارہ بیہڑا بار کس کے نام بک ہے۔ یہ کہہ آج
سے آخر روز بھیٹے بک ہوا یہیں گذشت پار روز سے مسلسل بند

کر کھلا تو اس کے ہوئے بھیت گئے کیونکہ پرس میں سوالہ دیتیں
وہ بیٹگ کارڈ اور دو تھب شدہ کاغذوں کے اور کچھ د تھا۔ عمران بخوبی
کہ پرس میں موجود قسم کا لیلی گئی ہے یہیں وہ خاصو ش رہا کیونکہ ظاہر
ہے کسی نے اس بات کو سلیم ہی نہیں کرتا تھا۔ عمران نے پرس
میں موجود کارڈ اور کاغذ کا لیلی گئی ہے یہیں وہیں پرس میں رکھ کر ڈائری
نام اور پتہ موجود تھا۔ اس نے انہیں واپس پرس میں رکھ کر ڈائری
نامی اور اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ ڈائری پر بھی فیاض راحت کا نام
موجود تھا۔ اس نے ڈائری رکھی اور سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور
انھا کر اس نے انکو اڑی کے نمبر میں کر دیتے۔ اسی لمحے ایک ملازم
ڑے انھائے اندر داخل ہوا جس میں کافی کے دو کپ رکھے ہوئے
تھے۔ اس نے ایک کپ عمران کے سامنے اور دوسرا ڈاکڑا سلم کے
سامنے رکھا اور خاصیتی سے واپس چلا گیا۔

"انکو اڑی پلیٹ۔..... رابط قائم ہوتے ہی ایک ایک نوافی آواز سنائی

وی۔

"ہوئیں گریٹ کا نمبر دیں۔..... عمران نے کہا تو دوسری طرف
سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آئنے پر ان
نے انکو اڑی آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر میں کرنے شروع کر دیتے۔

"گریٹ ہوئی۔..... رابط قائم ہوتے ہی ایک ایک نوافی آواز سنائی

وی۔

"بیخُر سے بات کرائیں۔..... عمران نے سرد لمحے میں کہا۔

شروع کر دیتے۔
 ۔ پیشہل ہسپتال۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نوافی آواز سنائی دی۔
 ۔ ڈاکٹر صدیقی سے بات کرتیں۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔
 عمران نے کہا۔
 ۔ میں سرہ بولنا کریں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
 ۔ ہمیں۔ ڈاکٹر صدیقی بول رہا ہوں۔ چند لمحوں بعد ڈاکٹر صدیقی کی آواز سنائی دی۔
 ۔ ڈاکٹر صدیقی میں علی عمران بول رہا ہوں سول ہسپتال سے۔
 ۔ جہاں ایک مریض داخل ہے جس کے سر پر جوٹ لگی ہے اور وہ سلسلہ ہے ہوش ہے۔ آپ ایک بولنس بھجوادیں تاکہ وہ اسے پیشہل ہسپتال لے جاسکے۔ آپ نے اسے ہوش میں لے آئے کی کوشش کرنی ہے۔ باقی باتیں دیں اگر ہوں گی۔ عمران نے کہا۔
 ۔ اس آدمی کے بارے میں تفصیلات۔ ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔
 ۔ آپ ایک بولنس بھجوادیں۔ میں جہاں خود موجود ہوں۔ عمران نے کہا۔
 ۔ نحکیک ہے۔ میں ابھی بھجوادتا ہوں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
 ۔ نحکری۔ عمران نے کہا اور رسیدور کہ دیا۔

ہے۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
 ۔ رہڑہ بار کسن کے بارے میں کیا تفصیل ہے۔ عمران نے ہونٹ پہنچاتے ہوئے پوچھا۔
 ۔ رہڑہ بار کسن کا رسم کا باشندہ ہے اور سیاحت کی غرض سے پاکیش آیا ہوا ہے۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
 ۔ اس کے کافذات تو آپ کے پاس موجود ہوں گے۔ عمران نے کہا۔
 ۔ جی ہاں۔ غرور ہوں گے۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
 ۔ او کے۔ میں آدمی ہونٹ بھج رہا ہوں۔ وہ سیر نام لے گا۔ آپ اسے یہ کافذات دے دیں۔ عمران نے کہا۔
 ۔ ان کی تقول کراکر تو دی جا سکتی ہیں عمران صاحب۔ اصل تو نہیں دیتے جاسکتے۔ وہ تو قانون کے مطابق کمرہ خالی ہونے تک ریکارڈ میں رہیں گے اور پھر اس آدمی کو واپس کر دیتے جائیں گے۔ نتیجے نے جواب دیا۔
 ۔ نحکیک ہے۔ تقول دے دیں۔ عمران نے کہا۔
 ۔ جی بہتر۔ میں کاؤنٹر کہہ دیتا ہوں۔ آپ کا نام جو صاحب آکر لیں گے انہیں تقول ہیسا کر دی جائیں گی۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
 ۔ او کے نحکری۔ عمران نے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے کریپل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر میں کرنے

۔ ذکرِ اسلام۔ سپھلِ ہسپاں کی ایجو لینس ابھی تھی جائے گی۔
آپ باہر کلوادیں کہہ جسے ہی آئنے ہمیں اطلاع دی جائے اور اس
مریض کو جو بے اوش ہے آپ نے اس ایجو لینس پر بھوٹا ہے۔ آپ
پلیز بدایات دے دیں۔ اس کے بعد قادر علی کے سلسلے میں بات ہو
گی۔ میران نے کہا۔

”جی ہمتر۔ میں اس کی ڈچارج سلپ بناؤتا ہوں۔۔۔۔۔ ذکرِ
اسلم نے کہا اور اٹھ کر جیزی سے کرے سے باہر نکل گیا تو عمران نے
ایک پار پھر ڈائزی اخہانی اور اسے کھول کر پڑھنا شروع کر دیا۔ پھر
اس نے سب سامان کو دوبارہ شاپر میں ڈالا اور شاپر اس نے ایک
طرف رکھ دیا۔ اس کے پھرے پر گہری سوچ کے آثارات نمایاں ہو
گئے تھے۔

کرے کا دروازہ کھلا تو آفس نیبل کے تیچھے بیٹھے ہونے لئے قادر
سمارت جسم کے نوجوان نے جو نک کر رکھا۔ اس نے اگھے
نیل رنگ کا سوٹ پہننا، واتھا اور سرخ رنگ کے بڑے بڑے بھولوں
والي ناتی لگا رکھی تھی۔

”اوه گوریا تم۔ آؤ۔ تم نے اپنے آئنے کی کوتی اطلاع بھی نہیں
دی۔۔۔۔۔ نوجوان نے دروازے سے اندر داخل ہوتی ہوئی نوجوان
اور خوبصورت لڑکی کو دیکھتے ہوئے سکرا کر کہا۔ لڑکی نے ایسا تھی
شوخ رنگ کا سکرت مہن رکھا تھا۔ اس کے بال بولنے کو کے
انداز میں تراشے ہوئے تھے۔ البتہ بالوں کا رنگ ہمارگئی تھا جس کی
 وجہ سے اس کی خوبصورتی میں مزید اضافہ ہو گیا تھا۔ اس کے ایک
بات تھیں بیگ تھا۔

”میں آج ہی پہنچی ہوں فریکی اور سب سے بیٹھے چہارے آفس آپی

تحم۔ اس نے بڑے مواد از میں ایک ایک جام ان دونوں کے سامنے رکھا اور خالی ترے اٹھائے وابس چلی گئی تو ان دونوں نے جام اٹھائے اور منہ سے نکلتے۔

” تم سنا تو فری۔ کیا ہو ہا ہے آج کل۔ گوریا نے ایک گھونٹ لے کر جام کو وابس میں پر رکھتے ہوئے کہا۔

” ایک بڑا کام ہو رہا ہے۔ اس کی فائل دیکھ رہا تھا۔ فری۔ کے کہا۔

” بڑا کام۔ کیا مطلب۔ گوریا نے ہیر ان ہو کر کہا۔

” اپنیا کا ایک حکم ہے پاکیشی۔ وہاں کا مشن ہے۔ فری۔ کے کہا۔

” اپنیا کا حکم۔ وہاں کیا بڑا کام ہو سکتا ہے۔ پسندیدہ مکونوں میں بڑا کام کیسے ہیں اور سکتا ہے۔ کیا کہہ رہے ہے۔ گوریا کے لئے میں میں میں

” ہے پناہ حضرت تھی۔ جہارا کبھی کسی سیکرت ہبھنسی سے نکلا ہوا ہے۔ فری۔ کے کہا۔

” وہاں۔ مٹانو نے ایک مشن ایکریبا کی پہنچن ہبھنسی کے خلاف حکمل کیا تھا۔ کیوں۔ گوریا نے کہا۔

” یہ کام اس نے بڑا ہے کہ اس کام میں پاکیشی سیکرت سروس مداخلت کر سکتی ہے اور پاکیشی سیکرت سروس کا نام ایسا ہے کہ بڑی بڑی بین الاقوامی تھیں۔ سیکرت ہبھنسیاں یہ نام

ہوں۔ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور میز کی دوسری طرف موجود کسی پر بیٹھ گئی۔ بیگ اس نے سامنے میز پر رکھ دیا۔ اس نوجوان نے پاچ بڑھا کر ایک کام کا رسیدر اٹھایا اور کے بعد بیگ کے نمبر پر میں کر کے اس نے کسی کو شراب لانے کا ارزد دیا اور رسیدر رکھ دیا۔

” سناؤ کہیا رہا تمہارا ایڈ و نپر۔ نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

” شاندار۔ دو بڑی تھیں مقابلے پر تھیں۔ زبردست مقابلہ ہوا۔ آفر کا رسیدر کا سیاہی سناٹو کو ہی تھی۔ لڑکی جسے گوریا کہا گیا تھا۔

” نے بڑے ناز بھرے انداز میں مسکراتے ہوئے اور قدرے فخریہ لجھ میں کہا۔

” خاہر ہے ملی بھی چاہئے تھی۔ سناٹو کا مقابلہ ہر ایک کے لئے کام روگ تو نہیں ہے۔ ہے چارہ فری کی آج حکم مقابلہ نہیں کر سکتا تو دوسرا کوئی کیا کرے گا۔ فری۔ کے کہا اور لڑکی بڑی سترنم تو اس میں کھلا کر بہش پڑی۔

” تم میں تو مقابلے کی جس ہی نہیں ہے۔ فوراً اختیار بھیجئے دیتے ہو۔ کاش کبھی مقابلے پر اترتے تو تھیں ہیں چلتا کہ سناٹو کیا کرتی ہے۔ گوریا نے ہستے ہوئے کہا تو فری کیے اختیار ہس پڑا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس نے ترے اٹھائی ہوئی تھی جس میں شراب سے بھرے دو جام موجود

ستے ہی کاپنے لگ جاتی ہیں۔ فریکی نے کہا تو گوریا بے اختیار
ہٹزیہ انداز میں پس پڑی۔

”جمباری ہمیں ڈرامہ کرنے والی عادت تو مجھے پسند ہے کہ ہر بات
میں ڈرامہ پیدا کر دیتے ہو۔ اب بھلا پاکیشیانی سکلت سروں سے
دیباکی ٹھکنیں اور سکلت ہجھیں کا نہیں گی۔ واقعی یہ اس صدی کا
سب سے بڑا الطیف ہے۔ گوریا نے کہا تو فریکی بے اختیار سکرا
دیا۔

” یہ واقعی طیف ہے لیکن اس طیف نے بڑے بڑے بھجنوں کی
گرد نیں جوادی ہیں۔ ویسے اگر تم کہوتے میں چیف سے بات کر کے یہ
کسیں جھیں دلوادوں۔ فریکی نے سکراتے ہوئے کہا۔
” کیوں۔ کیا تم بھی اس سے خوفزدہ ہو۔ گوریا نے جران ہو
کر کہا۔

” میں اگر خوفزدہ ہوتا تو چیف یہ کام میرے سپرد کیوں کرتا لیکن
میں بہر حال حقیقت پسند ہوں۔ فریکی نے جواب دیا۔

” اگر یہ مذاق ہے تو مجھے بہر حال یہ مذاق پسند نہیں آیا۔ گوریا
نے من بنتاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جام الاحرار
اس سے آخری گھونٹ لیا اور پھر میں نہ موجود نہ باکس میں سے ایک
لٹوٹاں کر اس نے جڑی نفاست سے من ساف کیا اور پھر نٹو کو
سائین پر بڑی ہوئی تو کری میں ڈال دیا۔
” یہ فائل دیکھو۔ ابھی میں نے اسے پورا نہیں بڑھایا لیکن تم اسے

سرسری طور پر دیکھ لو۔ پھر بات ہو گی۔ فریکی نے کہا اور سلسلے
رکھی ہوئی فائل اس نے اٹھا کر گوریا کے سامنے رکھ دی۔

” کیا ہے اس فائل میں۔ گوریا نے جران ہوئے ہوئے کہا۔
” پاکیشیاں سکلت سروں اور خاص طور پر اس کے لئے کام کرنے
والے ایک سخنے نوجوان ملی عمران کے بارے میں معلومات ہیں
اس میں اور یہ فائل ایک دیباکی سپیشل ہجھی سے ملگوانی گئی
ہے۔ فریکی نے کہا۔

” سپیشل ہجھی سے۔ پھر تو واقعی اسے پڑھنا پڑے گا۔ گوریا
نے دلچسپی لیتھے ہوئے کہا اور فائل کھول کر اسے پڑھا شروع کر دیا۔
جسے جسے وہ فائل پڑھتی بارہی تھی اس کے پہرے پر حیرت کے
تاثرات ابھر رہے تھے۔

” اوه۔ حیرت انگریز۔ یہ تو ابھائی حیرت انگریز لوگ ہیں۔ دری
سرخ۔ کافی در بعد اس نے فائل بند کرنے ہوئے کہا تو فریکی
بے اختیار پس پڑا۔

” اب بولو۔ ہذا کام ہے یا نہیں۔ فریکی نے کہا۔
” لیکن کام کیا ہے۔ یہ تو تم نے بتایا ہی نہیں۔ گوریا نے
کہا۔

” کام تو بے حد سادہ سا ہے۔ پاکیشیاں ایک جدید انداز کا لڑاکا
طیارہ شوگران کی مدد سے حیار کر رہا ہے۔ اس طیارے کا نام انہوں
نے شاہین رکھا ہے۔ اس طیارے میں اور تو خوبیاں ہوں گی لیکن

ایک خاص خوبی ہے کہ اس طبقے میں ایک اپہاآل نصب کیا گئی۔ والا میراں جہاہ ہونے کی بجائے صرف پے اٹھ ہو جائے اور دیوار ہاہے بھی میں سے الی ریز لفکی ہیں جو اسے ہر قسم کے میراں سے محظوظ رکھتی ہیں اور یہ ریز ایک ضروری سچ میں ہر وقت کام کرنے کی ہیں جب کوئی میراں یا کوئی جاہ کن ریز اس سچ میں بھی آج ٹکڑ لجاجا ہیں تو خود تخدید ہے اٹھ ہو جاتی ہیں۔ ہم نے اس آٹے کو حاصل کرنا ہے تاکہ اس سے ان ریز کی اصل ماہیت کو چیک کیا جائے۔ اس آٹے کا کوڈ نام کارکس ہے اور ان ریز کو بھی کارکس ریز کہا جاتا ہے۔ فری کی نے ہوب دیتے ہوئے کہا۔

..... یہیں بھر تو دسری سپر پاور زیگی اس میں دلپتی لے رہی ہوں گوریا نے مت بنتے ہوئے کہا۔

..... یہ آٹل اس شاخین طیارے میں نصب ہے یا کسی بیداری میں اس پر کام ہو رہا ہے۔ گوریا نے کہا۔

..... نہیں۔ ابھی تک کسی کو اس بارے میں معلوم نہیں ہے۔ ایک کارکس جیار کیا گیا ہے اور اسے شاخین طیارے میں نصب کیا گی اس کے بارے میں اس طرح معلوم ہوا ہے کہ ہمارا ایک کر دیا گیا ہے۔ اس کی تحریاتی پروازیں کی جا رہی ہیں۔ اس کے بعد اسٹ ٹو گران میں ایک ایسے سائس دان سے ملا جو اس پر کام کرتا چھا۔ اس سے اسے اس بارے میں معلومات حاصل ہوئیں اور اسی جانے کا۔ فری کی نے کہا۔

..... تو پر اس وقت اسے حاصل کیا جائے جب یہ فائل ہو جائے۔ بھر کی ابھی تو اس پر تحریات ہو رہے ہیں۔ گوریا نے مت بنتے ہوئے ٹکرے ٹکرے لجے میں کہا۔

..... نہ پر کام پا کیشیائی سائس دان کر رہے ہیں۔ ٹو گران کے ہمارے سائس دان ان ریز کی اصلیت جانتا چاہتے ہیں کیونکہ اس دان اس آٹے کی جیادی میں ان کی مدد کر رہے ہیں۔ اصل جو کام ان ریز سے لیا جا رہا ہے وہ سائنسی طور پر ناممکن ہے۔ الی ریز ورنہ کی ماہیت ہے۔ الی ریز ورنہ کی نہیں۔ فری کی نے کہا تو گوریا نے جو فضائیں پھیل بھی جائیں اور جال بھی بنادیں اور پھر اس سچ میں طبل سائس یا۔

۔ یہکن کیا باقی معلومات بھی اس سائنس دان سے ملی ہے

گوریانے پوچھا۔

”معلومات فروخت کرتا ہے اس نے اس آدمی کو بہر حال یہ معلوم نہیں۔ اس کا کوئی تعلق اس شجھے سے نہیں ہے جس میں ہو گا کہ اس کی حاصل کردہ معلومات ڈاں تک مجھے بھی سلسلہ پر کام ہو رہا ہے اور پھر یہ کسی کو معلوم نہیں ہے کہ یہ معلوم..... ذر کی نے کہا۔ یہار نزدی میں چیار کی گئی ہیں اور کی جا رہی ہیں۔ یہ معلومات تم نے اس مشن پر کام کرنے کے لئے کوئی پلان تو بنایا ہو گا۔ ہماری ہمکنی کے ایک آدمی نے پاکیشی میں کام کر کے حاصل کیا ہے کہا۔

ہیں یہکن اب ایک حریت انگیز بات سامنے آئی ہے کہ وہ آدمی اپنے ۱۱ بھی تو میں فائل پڑھ رہا تھا۔ بہر حال پلان تو بناتا ہی ہو گا۔ غائب ہو گیا ہے۔ اس سے دھی کوئی رابطہ ہو رہا ہے اور نہ دیں۔ تم کیوں پوچھ رہی ہیں۔ ذر کی نے سکراتے ہوئے کہا۔ رابطہ کر رہا ہے حالانکہ اس نے اپنا کام مکمل کر دیا تھا اور اب م۔ اس نے کہ میں چہارے ساتھ اس مشن پر کام کرنا چاہتی اس نے واپس آتا تھا۔ ذر کی نے کہا۔ ۔ مجھے اس میں دلچسپی پیدا ہو گئی ہے۔ گوریانے کہا۔

”تو پھر وہ کہاں گیا۔ گوریانے حریت پھرے لئے مجھے میں لکھنے لگیں جس نے مشن مجھے دیا ہے اس نے جیسی میرے تحت یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ وہ تینھا پاکیشی سکرٹ سروس کے رہنا ہو گا۔ ذر کی نے سکراتے ہوئے کہا۔

لگ گیا ہو گا اور ظاہر ہے اگر اسماں ہوا ہے تو پھر سکرٹ سروس مجھے معلوم ہے کہ تم مجھے سے ہڑے اور زیادہ اچھے مجھٹ ہو اور بھی معلوم ہو چکا ہو گا کہ اس نے کیا معلومات بھیان میتوانی ہیں۔ میں چہارے کارناٹے میں اسٹال ہیں اور پھر مجھے تو دیئے ہیں اب اس طیارے کی کوئی نگرانی کی جا رہی ہو گی۔ ذر کی میں مانعیتی میں کام کر کے خوشی ہوتی ہے اس نے میں چیار سنبھیہ لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ گوریانے جواب دیا۔

”کیا وہ آدمی چہارے سکھن کا تھا۔ گوریانے پوچھا۔ مجھے معلوم ہے کہ تم کیوں یہ باتیں کر رہی ہو تاکہ میں چیف نہیں۔ میرے سکش تو کیا اس کا سرے سے اس ۶ بجی تک کہ جہیں اجازت دلوادوں یہکن گوریانہ اصل سکرٹ یہ ہے کہ کوئی تعلق نہ تھا۔ ہماری ہمکنی کے تحت ایک ملجمہ شعبہ ہے۔ گروپ کو میں ساتھ نہیں لے جاسکتا اور تم اپنے گروپ کے ریسرچ سیل کہا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ ایک پرانی صورت اور اس نہیں کہ سکتی اس نے میرا خیال ہے کہ تم اس خیال کو ترک ذر کی نے اس بار سنبھیہ لمحے میں کہا۔

۔ میں صرف جہیں است کرتا چاہتی ہوں اور بس اس سے بے کفر نہ ہو۔ میں ہمارے گرڈ پ کے ساتھ کام کروں گی۔ اپنی بات پر بند تھی۔
 ”اوے۔ جیسے ہماری مرضی۔ اب ظاہر ہے میں جہیں نار نہیں کر سکتا۔ فری کی نئے ہستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ اس نے رسیور انحصاری اور نہر پریس کرنے شروع کر دیتے۔ لاڈڑکانہ بن جی پریس کر دینا۔ گوریا نے کہا تو فری اجابت میں سر ہلاتے ہوئے لاڈڑکانہ بن جی پریس کر دیا۔ طرف سے ٹھنٹی بجھنے کی آواز ستائی دینے لگی اور پھر رسیور انحصاری پیس۔ ایک ہماری اور پاوقاری آواز ستائی دی۔ فری کی بول رہا ہوں چیف۔ فری کی نئے قدرے مونے کے ساتھ میں کہا۔

”کیا وہ اپنا گرڈ پ ساتھ لے جانا چاہتی ہے۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
 ”نہیں چیف۔ اس طرح بھن اور کنٹیوریشن پیدا ہو سکتا ہے اس لئے میں نے اسے جبلت ہی کہ دیا ہے کہ وہ اکیلی سیرے ساتھ کام کر سکتی ہے اور وہ اس پر رضاہد ہے۔ فری کی نئے کہا۔
 ”تم چلتے ہو کہ اسے علیحدہ عمران کے ساتھ ایچ کر دے۔ چیف نے کہا۔
 ”میں باس اور ایسا بھی اس وقت ہو گا جب عمران سامنے آیا اور مجھے یقین ہے کہ گوریا اسے بہر حال آسانی سے ڈیل کر لے گی اور ہم اٹھیناں سے اپنا مشتمل کر لیں گے۔ فری کی نئے کہا۔
 ”نہیں۔ عمران کے بارے میں مزید معلومات میں نے حاصل کر لیا ہے۔ ہمارتوں سے کسی صورت ڈیل نہیں ہو سکتا بلکہ وہ انہیں اپنے حق میں استعمال کر دیتا ہے اس لئے تم نے کسی بھی صورت گوریا کو اس کے ساتھ ایچ نہیں کرنا وردہ ہے۔ گوریا کے ذریعے جیسی بھی نیس کر لے گا اور مشتمل ناکام رہے گا۔ تم نے بہر حال مشتمل چیف۔ گوریا سیرے آفس میں موجود ہے۔ میں نے کا دکس رہ مشتمل و سکس کیا ہے۔ اس کا اصرار ہے کہ وہ میرے کوں دھلاک کرنا پڑے۔ گوریا اگر کام کرنا چاہتی ہے تو مجھے خوشی اس مشتمل پر کام کرے گی اور میرا خیال ہے کہ وہ اس علی جس سے مجھے سب سے زیادہ فریا جاہا ہے زیادہ اچھی کام کر سکتی ہے اس نے آپ اسے اجازت دے دیں کہ وہ میرے کے ساتھ اس مشتمل پر کام کرے۔ فری کی نئے کہا۔
 ”مجھے اس صورت میں زیادہ اٹھینا رہے گا اس نے میری طرف سے اجازت ہے۔ البتہ میں صرف کامیابی کی خبر سننا چاہتا ہوں۔ چیف

نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔
”وری گذ۔ اب لطف آئے گا کام کرنے کا۔..... گوریا نے

اچھائی سرت بھرے لجھے میں کہا۔
”میرا خیال ہے کہ اب ہمیں اس سلسلے میں کوئی لا تھج عمل نہ

کر سکتا چاہئے تاکہ فوری طور پر اس پر کام کا آغاز کر سکیں۔..... فریکی

نے کہا۔

”کام تم زیادہ ہستہ انداز میں کر سکتے ہو اور بہر حال انجام تھا
ہواں لئے تم پلان بناؤ میں اس دوران لپٹنے سکھن کے کچھ کام نہ
ہوں۔ اس کے بعد میں نے وہاں جانے کی یاری بھی کرنی ہے۔ مجھے

www.HooksPK.com

اطلاع دے دیتا۔..... گوریا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”ارے ارے۔ یہ تو ہماؤ کہ رات کو کہاں ملاقات ہو گی۔۔۔ فریکی
نے کہا۔

”خوس کری پر بینے گی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر
ر سیور انخیا اور نیبر دائل کرنے شروع کر دیتے۔ اس کے ہمراہ پر

صلوم ہے کہ تم میری غیر حاضری میں لپٹنے کم رجح ہی محدود ہے
جاتے ہو اس لئے بے قکروہ۔ میش پر جانے سے پہلے ہم بھروسہ تفریخ

کریں گے۔..... گوریا نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی
وہ اٹھ کھوی ہوئی۔

”وری گذ۔ یہ ہوتی ناس ہات۔..... فریکی نے بہتے ہوئے کہا
”پہلی ہسپتال کے مقابلے سن کر بلیک زردو بھی یونگ بیان اس کے

اور گوریا مسکراتی ہوتی مڑی اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ چلی۔ ہمراہ پر بے اختیار تشویش کے آثار ابھرتے تھے۔
”ڈاکٹر صدیقی سے بات کرائیں۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔

صدیقی نے جو نک کر کہا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر نون آنے پر اس نے دوبارہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دی۔

"راتا ہاؤس" رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ہو زف کی آواز سنائی دی۔

علیٰ عمران بول رہا ہوں ہو زف۔ تم جوانا کو ساقے لے کر پہنچن اسپتال جاؤ۔ وہاں ایک مریض کو میں نے داخل کرایا تھا۔ تم نے ڈاکٹر صدیقی سے ملتا ہے۔ وہ اسے تمہارے خواں کر دیں گے۔ وہ منظوک آدمی ہے اس نے خیال رکھنا کہ کہیں وہ فرار نہ ہو جائے اور دوسری بات یہ کہ میں نے اس سے تفصیلی پوچھ گئے کرنی ہے اس نے اسے یہ سچ سلامت راتا ہاؤس پہنچنا چاہتا ہے۔ عمران

اسے دہاں بے ہوش نہ کر دیا جائے باس اور پھر راتا ہاؤس لے آیا جائے۔ ہو زف نے کہا۔

"نہیں۔ جیلے ہی دامنی بحث کی وجہ سے وہ بے ہوش رہا ہے۔ اب اگر اسے دوبارہ ہے ہوش کیا گیا تو وہ فتحم بھی ہو سکتا ہے۔"

عمران نے کہا۔

"میں باس" دوسری طرف سے کہا گیا۔

اے راتا ہاؤس لا کر جیلے اس کامکی اپ واش کرنا اور پھر اسے بلیک رو ہم میں راڑی میں جکو کر گئے داش مزل اطلاع دتا۔ عمران

نے کہا۔

عمران نے کہا۔

"میں سر، ہولا کریں" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہمچل۔ ڈاکٹر صدیقی بول رہا ہوں" بحمد اللہ بعد ڈاکٹر صدیقی کی آواز سنائی دی۔

سولہ سپتال سے جو مریض لایا گیا تھا اس کی کیا پوزیشن ہے ڈاکٹر صدیقی" عمران نے کہا۔

"وہ ہوش میں آگیا ہے عمران صاحب۔ وہاں سولہ سپتال میں اس پر سرے سے کوئی توجہ ہی نہیں کی گئی تھی اور اگر ایک روز

مزید وہ وہاں رہ جاتا تو بینچنا ہلاک ہو جاتا اس نے مجھے اس پر کافی محنت کرنا پڑی ہے لیکن بہر حال وہ ہوش میں آگیا ہے۔ ڈاکٹر صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا اس سے پوچھ گئی جا سکتی ہے۔" عمران نے پوچھا۔

"تی ہاں۔ اس کے سرپر جو ہوت آگئی تھی جس کی وجہ سے خون رگ کے اندر بخمد ہو گیا تھا۔ اب وہ نصیک ہے۔ ویسے جسمانی طور پر وہ کمودر ہے۔ ڈاکٹر صدیقی نے جواب دیا۔

"میں ہو زف اور جوانا کو بیچھ رہا ہوں۔ وہ اسے لپٹے ساقے لے جائیں گے لیکن جب تک ہو زف اور جوانا۔" ہمیں آپ نے اس کی خصوصی طور پر حقافت کرنی ہے کہ وہ فرار نہ ہو جائے۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بلت ہے۔ نصیک ہے۔ میں خیال رکھوں گا۔" ڈاکٹر

"میں بس۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھا اور پھر ٹرانسیور اپنی طرف کھلا کر اس نے اس پر نائگر کی فریکنی اپنے بھت کی اور پھر اس کا بین آن کر دیا۔

"احلی ہیلو۔ علی عمران کا لگ۔ اور وہ۔۔۔ عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"نائگر انڈنگ یہ بس۔۔۔ اور وہ۔۔۔ تھوڑی در بعد نائگر کی واوا سنائی دی۔۔۔

"نائگر۔۔۔ ہوٹل گستاخا۔۔۔ اس کے کاظمیر جب تم میرا نام لو گے تو جمیں ایک سیاح مرد بارکس کے کاظفات کی تقول دی جائیں گی۔۔۔ اس کے صلاہ تم نے اس کے کمرہ نمبر دو سارہ دوسری منزل کو کھول کر اس میں موجود اس کے سامان اور اس کے کمرے کی تفصیلی تکشی لے کر سامان اور کاظفات کی تقول فلیٹ پر سلیمان کو پہنچائیں۔۔۔ اور وہ۔۔۔ عمران نے تیر لگھ جس کہا۔

"میں بس۔۔۔ اور وہ۔۔۔ نائگر نے ہواب دیا۔

"اور ایضاً۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹرانسیور اپنے کاظف کر کے اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر داں کرنے شروع کر دیئے۔۔۔

"سلیمان بول رہا ہوں۔۔۔ رابط قائم ہوتے ہی سلیمان کی اواز سنائی دی۔۔۔

"مران بول رہا ہوں سلیمان۔۔۔ نائگر کچھ سامان اور کاظفات جمیں دے جائے گا۔۔۔ تم نے وہ دھون کر کے تجھے داش میز فون

کرتا ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

"می صاحب۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔۔۔

"ارے ارسے۔۔۔ لکھ دیدم۔۔۔ دم د کشیدم۔۔۔ میرا مطلب ہے کہ بہت سچنے پہنچنے ہوئے ہو۔۔۔ چائے۔۔۔ کافی۔۔۔ حالانکہ احترام جمیں ہمار رہنے ہو گیا ہے یعنی جمیں آج لمح یہ مسلم نہیں ہو سکا کہ داش کا کاروبار بیٹھ جائے یا کافی کے نہیں چلتا۔۔۔ عمران نے بلیک زرد کی طرف دیکھ کر سکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کی سخنیوں کی دیکھ کر میں سوچ رہا تھا کہ اب آپ واقعی بڑھے ہوئے جا رہے ہیں۔۔۔ بلیک زرد نے پہنچنے ہوئے کہا۔

"بڑھا ہوئا تو ایک طرف زندہ رہنے کو بھی بھی نہیں چاہتا۔۔۔ ہم لوگ دنیا بھر سے لکھ د قوم کی خاطر لڑتے ہو رہے ہیں یعنی یہاں بارے لکھ کے عوام کی حالت یہ ہے کہ انہیں مرنے کے لئے بھی صاف سفری بجھ نہیں ملتی۔۔۔ عمران نے ایک بار پھر سخنیوں ہوئے ہوئے کہا۔

"سول ہسپتال۔۔۔ یعنی آپ نے کال تو پہنچل ہسپتال میں ڈاکٹر صدیقی کو کی تھی۔۔۔ البتہ آپ نے یہ ضرور کہا تھا کہ آپ نے کوئی مریض سول ہسپتال سے پہنچل ہسپتال بھجوایا تھا اور اس کے بعد آپ کی پدایت۔۔۔ کیا کوئی یا کہیں شروع ہو گیا ہے۔۔۔ بلیک زرد نے کہا۔

”شروع تو نہیں ہو؛ البتہ شروع ہو سکتا ہے اور اگر تم نے فوری طور پر چائے نہ پالی تو فرم بھی ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو بلکب زردو بے اختیار پڑا۔

”چائے آپ پی لیجئے یاں جیلے مجھے تفصیل بتائیں کہ یہ مریض کون ہے اور وہ سیاح کون ہے اور آپ کیسے سول ہسپتال بیٹھ گئے۔۔۔۔۔ بلکب زردو نے کہا تو عمران نے مجھے افضل کی آمد سے لے کر اب تک کی پوری تفصیل بتا دی۔

”یہن آپ کو اس آدمی پر ٹھک کیسے پڑا۔۔۔۔۔ وہ تو ہے ہوش پڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔ بلکب زردو نے حیرت برہے مجھے میں کہا۔

”وہ مقامی میک اپ میں تھا۔ میں نے تھوڑتے ہوئے جب اسے دیکھا تو مجھے فوراً مسلم ہو گیا کہ وہ میک اپ میں ہے اس لئے میں نے اس کا سامان ملگوایا تو اس میں چالیاں موجود تھیں جن کے ساتھ ہوش گزینڈ کا نوک منسلک تھا۔ اس پر کمرہ نیز دوسرا پارہ دوسری منزل درج تھا۔ باقی تفصیلات ہوں گے مجھ سے مسلم ہوئیں۔۔۔۔۔ شخص بتوں سول ہسپتال کے ڈاکٹر کے تین چار روز بھلے وہاں لایا گیا تھا۔ کسی کار سے نکلا کر وہ گرا اور سر پر چوت آئے کی وجہ سے بے ہوش ہو گیا۔ جب سے ہوش میں نہ آیا تھا۔ اس کا میک اپ بے حد ماہرات تھا اس نے کوئی اسے بہجان نہ سکا۔ بہر حال اب وہ ہوش میں آ گیا ہے اس نے اب مزید تفصیلات وہ خود بتائے گا۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور بلکب زردو اب میں سرملاتا ہو اٹھ کھوا ہوا۔

”مجب اتفاق ہے کہ آپ سول ہسپتال گئے اور وہاں آپ نے اس آدمی کو دیکھ لیا۔۔۔۔۔ بلکب زردو نے کہا۔

”ہاں۔۔۔ قورٹ کو جب کوئی کام مستحکم ہو تو خود خدا یہی اتفاقات پیدا ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور بلکب زردو سرملاتا ہوا کہن کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔ تھوڑی در بعد وہ چائے کی دو چالیاں اٹھائے داپس آیا۔۔۔۔۔ اس نے ایک چالی عمران کے سامنے رکھی اور دوسری چالی اٹھائے دو اپنی کرسی کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔

”کیا تم نے کوئی جادو کی چیزیں حاصل کر لی ہے کہ غالباً چالیوں کے اور ٹکاتے ہو اور چائے چیار ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔ عمران نے چائے کی چالی اٹھائے ہوئے کہا اور بلکب زردو بے اختیار پڑا۔

”جادو کی فلاں کس کہ دیں جس میں طویل عرصے تک چائے گرم رہتی ہے۔۔۔۔۔ میں ایک بی بار چائے بناؤ کر فلاں کس بھر لیتا ہوں۔۔۔۔۔ بلکب زردو نے سکرتے ہوئے کہا۔

”مطلب ہے کہ تم چالیاں پیتے کی وجہے فلاں کس پیتے ہو۔۔۔۔۔ اگر ماں بی کو تپ پل جائے تو وہ شاید جہاری فاتح خوانی کا اینداہ انس ازد دے دیں۔۔۔۔۔ عمران نے سکرتے ہوئے کہا اور بلکب زردو بے اختیار پڑا۔

”اس قادر عملی کا آپ نے کیا کیا جس کے لئے آپ سول ہسپتال گئے تھے۔۔۔۔۔ بلکب زردو نے پوچھا۔

”اس کا علاج دیں ہو رہا ہے اور میری ڈاکٹر سے بات ہوئی ہے۔۔۔۔۔

عابر ہے پر بیان ہوتا اس لئے میں نے اسے فلٹ پر پہنچانے کا کہا تھا۔..... میران نے کہا تو بلکہ زرد کے ہمراہ پر شرمندگی کے آلات ابھر آئے۔

۔ آپ کا دین واقعی کمیوز ہے۔ ہر ہنڈو پور فراہم سوچ دیتا ہے۔
بلیک زونے شرمندہ سے بچے میں کہا۔

۱۰۔ اماں بی کی جو حیاں بڑا کام دکھاتی ہیں ورنہ یہ کچیوں تر سوائے گیم
کھیلنے کے اور کسی کھم نہ آتا۔ میران نے مسکراتے ہوئے کہا اور
پلکیں زیر و ایک بار پھر بخش پڑا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی نج اٹھی تو
میران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔
۱۱۔ ایک مشتو۔ میران نے مخصوص لمحے میں کہا۔

..... جو زف بول رہا ہوں راتا پاؤں سے ۔۔۔ باس بھاں موجود ہوں
..... دوسرا طرف سے جو زف کی آواز سنائی دی ۔۔۔

- عمران بول رہا ہوں جو زف۔ کیا لے آتے ہو اس آدی کو۔

مران نے اس بار اپنے اصل لمحے میں کہا۔

ایک ہی طرفی سے وہ یہم بے ہوس ہو یا سہماں لا رہم ہے اس کے میک اپ واش کیا ہے۔ وہ یورپی خواہ ہے۔ میں نے اسے راذز میں جکڑ دیا ہے۔ جوانا ہباں موجود ہے۔ جو زف نے روٹ دیتے ہوئے کہا۔

۰ تم جوانا کو ارث کر کے میرے فلیٹ پر جاؤ۔ وہاں ناسیکر کچھ

انشاء اللہ اس کی چانگ بھی نہیں کاملاً بڑے گی اور وہ جلدی حدود سے بھی ہو جائے گا۔ اس کے بعد اس کی مطابقت کے بارے میں کسی سے کہون گا۔ عمران نے کہا اور یلیک زردو نے انبیات میں سرہ دیا۔ کافی درجک وہ اپنی طرح کی یادیں کرتے رہے کہ اچانک سائیں پر بڑے ہوئے قون کی معنی نج اخنی تو عمران نے باقی بڑھا کر رسید اٹھا۔

..... عمران نے دسیور اٹھا کر مخصوص لمحے میں کہا۔

سیمان بول رہا ہوں۔ صاحب ہیں ہیں۔ دوسری طرف
سیمان کی آواز سناتی دی۔

” عمران بول رہا ہوں سلیمان ”..... عمران نے اس بار لہتے اصل لمحے میں کما۔

”صاحب۔ نائیگر ایمی ایک بڑی کسی اور ایک لفاظ کا لفظات

۱۰۔ بھی انہیں اپنے پاس رکھو۔ میں جو زف کو بھیجنوں گا۔ ” تم سے کوئے لیا ہے۔ اب اسے لہاں چکانا ہے۔۔۔ سکیمان یہ نہیں۔

سما۔ بلکہ زیر دنے کا۔
تازگا میں اپنے طبق سے تازگا گھم گانے کا۔

سامان اور کاٹفات سلیمان کو دے گیا ہے وہ لے آؤ۔ میں بھی راتا
باؤں پتھر بھاہوں عمران نے کہا۔
”میں ماسڑ جوانانے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی
سمنی بند کی اور پھر ایک انگلی کو نیزے کی طرح سیدھا کر کے ”
”میں اس آدمی سے مل لوں عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور
بلیک زردو بھی سرپلائی ہوا اٹھ کھرا ہوا۔ تمہری در بعد عمران کی کار
دانش منزل سے قفل کر تیزی سے راتا ہاؤس کی طرف بڑھی جلی جاہری
تمی اور پھر تمہری در بعد عمران بلیک روم میں داخل ہوا تو سامنے
کری پر ایک یورپی ٹرین آدمی راڈ میں بلکہ ہوا موجود تھا۔ جو زوف
سماں پیٹھے عمران کے فلیٹ پر گیا ہوا تھا اس نے جوانا اکیلا اس آدمی
کے ساتھ بلیک روم میں موجود تھا۔
”جہارا نام کیا ہے عمران نے اس آدمی کے سامنے کہا۔
”بیٹھتے ہوئے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔
”تم کون ہو اور تم لوگوں نے اٹھے کیوں اس انداز میں بلکہ رکھا
ہے اس آدمی نے عمران کے سوال کا جواب دینے کی بجائے کہہ نہیں
سوال کر دیا۔
”جوانا عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا جو اس کی
دہان کے کاٹفات کے مطابق تم کام من ٹلاد ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ
دہان بھی تم سیک اپ میں تھے اور جہارے سماں سے جو کاٹفات
”میں ماسڑ جوانانے کہا۔
”اس کی دائیں انکھ بائیں انکھ سے چھٹی ہے اس نے دائیں انکھ
اصل ہبھرہ سامنے آیا ہے اس سے تم اتنا ڈاٹ ٹرین کھائی دیتے ہو اور جس
لماہر انداز میں تم نے میک اپ کر کر کھا تھا اس سے سلومن ہوتا

”دیکھنا چاہتا ہوں عمران نے سرد لمحے میں کہا۔
”میں ماسڑ جوانانے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی
سمنی بند کی اور پھر ایک انگلی کو نیزے کی طرح سیدھا کر کے ”
”جارحانہ انداز میں اس آدمی کی طرف بڑھتے گا۔
”رک جاؤ بیٹا ہوں رک جاؤ یقوت اس آدمی نے
بڑیافی انداز میں بچھتے ہوئے کہا۔
”میں ماسڑ جوانانے اس آدمی کی کرسی کے ساتھ کھوئے
ہوئے ہوئے کہا۔

”تمہیں یہ تو سلومن ہو گیا ہے کہ جہارا سماں آدمی کا سیک اپ
صف کیا جا چکا ہے اس نے کوئی فرضی نام بتانے کی ضرورت نہیں
ہے اس آدمی نے سوال کا جواب دینے کی بجائے اس نے
سوال کر دیا۔
”جوانا عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا جو اس کی
دہان کے کاٹفات کے مطابق تم کام من ٹلاد ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ
دہان بھی تم سیک اپ میں تھے اور جہارے سماں سے جو کاٹفات
”میں ماسڑ جوانانے کہا۔
”اس کی دائیں انکھ بائیں انکھ سے چھٹی ہے اس نے دائیں انکھ
اصل ہبھرہ سامنے آیا ہے اس سے تم اتنا ڈاٹ ٹرین کھائی دیتے ہو اور جس

ریکارڈ آفس میں ریکارڈ کپر ہے تو میں اس سے ملا۔ میں نے اس سے مطلوب معلومات فریڈنے کے لئے اسے رقم کی آفری تو وہ جیار ہو گیا دوں کہ ہوٹل میں موجود جہار برف کیسی بھی سہاں پتھر ہے اور یہ بھی ہسپتال میں دانٹلے کے وقت جہاری جیب سے جو ڈائری اور پرس یہیں ہے، فوتاً فوتاً مجھ سے رقیں وصول کرتا رہا یہیں ہیں میری مطلوبہ برآمد ہوا تھا اس کی جینگ میں بچٹلی کر چکا ہوں۔ میں نے یہ سے مطلوبات مجھے دیتا تھا بلکہ اور اور کے بھانے کر کے تھا رہا میں کچھ جیسیں اس سے بچٹلے بتا دیا ہے کہ ہمیں تم جھوٹ بول کر اپنی انکو پر میں بھکر گیا کہ وہ مجھے یہ قوف بتا رہا ہے تو میں نے اس کے میک د ختم کرائی ہے اور یہ بھی سن لو کہ انکھ کے بعد جہار سے جسم کا ایک اپ میں خود ریکارڈ روم جا کر معلومات حاصل کرنے کا پروگرام بنایا۔ ایک عضو بھی کانا جا سکتا ہے اس نے اسے ایک علیحدہ بھائش گاہ پر بلایا۔ دہاں میں نے اسے تو ہو سکتا ہے کہ جیسیں زندہ چھوڑ دیا جائے۔ عمران نے تفصیل ہے اوش کیا اور اس کا میک اپ کر کے اس کا باب ہے۔ اس کے سے بات کرتے ہوئے کہا تو اس آدی کے ہھرے پر حریت کے بعد میں اس کے آفس رہانے کے لئے اس کا کوئی کے بخوبی پر ہونچا یہیں جڑک کر اس کرتے ہوئے اپاٹک ایک کار سے نکل اگلا۔ اس کے بعد ہڑات ابھر آتے۔

..... پھر انہم جیکب ہے اور میرا تحقیق اتنا ڈا سے ہے۔ میں دہاں کی وجہ سے ہوش آیا تو میں ہسپتال میں تھا۔ جیکب نے تفصیل بتاتے ایک خفیہ ہو معلومات حاصل کر کے دوسروں کو فروخت کرتی ہے، ہونے کہا۔ رکن ہوں۔ اس خفیہ کو ریبریج سیل کیا جاتا ہے۔ اس آدنی اس رسما اس رسما پوچھا۔ عمران نے کہا۔

..... تم سہاں کسی مشن پر آئے تھے اور کیا کیا کرتے رہے ہو اور اتنا ڈا کے دار الحکومت گوام میں شارپونس پلائز کی جو تمی مزمل راحت فیاض کون ہے جس کے میک اپ میں تم حادثے کا فکر پر ہے۔ جیکب نے جواب دیا۔ کون دہاں کا انچارج ہے۔ عمران نے پوچھا۔ ہونے تھے۔ عمران نے کہا۔ مجھے سہاں اس نے بھیجا گی تھا تاکہ پاکیشیا کے شاہین نائی طیاروں کے بارے میں معلومات حاصل کروں۔ راحت فیاض کے میغز رائٹر ٹیلسن۔ جیکب نے جواب دیا۔ اس کا فون نہیں بتا اور فون کر کے وہ سب کچھ کنفرم کراؤ جو تم بارے میں مجھے سہاں آکر معلوم ہوا کہ وہ ایئر فورس کے سازل نے بتایا ہے۔ عمران نے کہا۔

"یہ تو خفیہ دھنہ ہے۔ وہ کس طرح کنفرم کرے گا۔ وہ تو مجھے سے ملتے ہیں۔ اس کی تحریک کی نیزے کی طرح اس کی دلائیں آنکھ میں گھستی چلی گئی تھی اور جوانا نے جھٹکے سے انکھی بارہ پیچی تو جیکب نے بے اختصار جھٹکے ہوئے اپنا سر اور ہر اور اس کی گردن ڈھلنی چلی گئی۔ وہ تکلیف کی شدت سے بے ہوش ہو چکا تھا۔ جوانا نے خون میں تحریک ہوتی اپنی انکھی جیکب کے بیاس سے صاف کرنا شروع کر دی۔

"اسے ہوش میں لے آؤ۔ عمران نے کہا تو جوانا نے اس کے پیچے پر اپنی طرف سے بہت بڑے انداز میں تمپر بارے شروع کر دیتے ہیں خود بہاں جا کر رہتا۔ فون پر وہ اس طرح کی معلومات میں آگیا تو جوانا پیچے پڑ کر کھوا ہو گیا۔ جیکب کی دلائیں آنکھ سے خون بہرہ کر اس کی اس کا مطلب ہے کہ میں جوانا کو حکم دے دوں کہ جہاڑا اگر دن بھی کہاں تکلیف کی شدت سے خون کبوتر کی آنکھ جزوی کر دے۔"..... عمران نے مراتے ہوئے کہا۔

"میں درست کہ رہا ہوں۔ بالکل درست کہ رہا ہوں۔"..... جیکب نے یقین کرو۔"..... جیکب نے گھمیا۔ ہوئے ہجھے میں کہا۔

"آخری بار کہ رہا ہوں کہ میا دو درد۔"..... عمران نے مراتے ہوئے کہا۔

"میں کہہ رہا ہوں۔ بالکل کہہ رہا ہوں۔"..... جیکب نے کہا۔

"جو جوانا۔ حکم کی تحریک کر دو۔"..... عمران نے سرد ہجھے میں کہا۔

"جو جوانا خیبر لے آؤ۔ یہ خاص اترتیبت یافت آدمی ہے۔"..... عمران نے کہا تو جوانا سر ہلاتا ہوا تیری سے مڑا اور دوار میں موجود ایک

الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے بلیک روم کا دروازہ کھلا اور جو زفہ کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مڑی ہوئی انگلی کا ٹکہ اس کی پیشانی اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بریف کمیں اور کافی دفعہ ہوتی ہوئی بکری کی طرح راڑھ میں بی پھر کئے لگ گیا۔ اس کا بہرہ تکفی کی شدت سے بڑی لقاڈ تھا۔

“ابنیں بیہاں رکھ دو..... عمران نے جو زفہ سے کیا اور جو زفہ طرح سُکھ ہو رہا تھا۔

”بُولُو۔ سب کچھ بیٹاً دو۔..... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

”بریف کمیں اور کافی دفعہ سائیڈ مینیر رکھ دیا۔

”م۔ م۔ میں تھا کہہ رہا ہوں۔ میں تھا کہہ رہا ہوں۔ میں تھا کہہ رہا ہوں۔

”جیکب مسلسل جیجہ رہا تھا لیکن عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ جلد لھوں کے من سے رک رک کر نکلا تو عمران نے دوسرا ضرب لگا دی اور بعد جو اتنا نے ایک تیر دھار خیڑا کر عمران کے ہاتھ میں دے دیا تو اس بار جیکب کے من سے ایسی تھیں نکیں جیسے اس کے جسم میں

عمران انھا اور اس نے خود ہی پلاسٹک کی کرسی انھا کر جیکب کی راہ موبہار دو جپر کسی نے خاردار کو زد امداد دیا ہو۔

والی کرسی کے قریب لے جا کر اسے رکھا اور پھر دوبارہ اس پر بیٹھ۔

”بیتاً۔ سب کچھ بیٹاً۔..... عمران نے غراتے ہوئے کہا یعنی

”گی۔ اس کے ساتھ ہی اس کا خیڑا والا ہاتھ تپڑی سے ٹھوکنا اور بلیک جیکب مسلسل جھٹکا ہوا تو عمران نے تیسرا ضرب لگا دی اور اس

روم ایک بار پھر جیکب کی دل دوڑیجھ سے گونج انھا لیکن ابھی اس کی ضرب کے بعد جیکب کی حالت بیکث بدل گئی۔ اس کا جسم تموزا سا

جیجھ فرم ہی۔ ہوتی تھی کہ عمران کا بازو ایک بار پھر گھومنا اور کو ڈھیلاؤ گیا۔ اس کی اکتوپی آنکھ کا ڈھیلاؤ اور کو ہو گیا اور اس کے

جیکب کی سے بہن جیخون سے گونج انھا۔ اس کے دونوں نیچے آئیں مہرے پر پہنچنے آئیں اس کی طرح بیٹھنے لگا۔

”سے زیادہ کٹ پچھے تھے۔ عمران نے خون آلوو خیڑا وہیں جو اتا کو۔ ”میکانام ہے جھارا۔..... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

”طرف بڑھا دیا۔ جیکب ایک بار پھر بے ہوش ہو چکا تھا۔ اس بار ”جانسن۔ میرا نام جانسن ہے۔..... جیکب کے من سے ایسی آواز

عمران نے ایک ہاتھ سے اس کی شرت کا کار پکدا اور دوسرے ہاتھ انگلی میسیہ وہ بلا سوری طور پر بول رہا ہو۔

”کس تھیم سے جھارا تعلق ہے اور کس ملک سے۔..... عمران

سے اس کے ہمراہ پر تمہارا نام شروع کر دیتے۔ تیسرا تھیم نے پوچھا۔

”جیکب جھٹکا ہوا ہوش میں آئی۔

”انداز کی تھیم ریمرق سیل سے میرا تعلق ہے۔..... جانسن نے

الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے بلیک روم کا دروازہ کھلا اور جو زفہ کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مڑی ہوئی انگلی کا ٹکہ اس کی پیشانی اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بریف کمیں اور کافی دفعہ ہوتی ہوئی بکری کی طرح راڑھ میں بی پھر کئے لگ گیا۔ اس کا بہرہ تکفی کی شدت سے بڑی لقاڈ تھا۔

”ابنیں بیہاں رکھ دو۔..... عمران نے جو زفہ سے کیا اور جو زفہ نے بریف کمیں اور کافی دفعہ سائیڈ مینیر رکھ دیا۔

”م۔ م۔ میں تھا کہہ رہا ہوں۔ میں تھا کہہ رہا ہوں۔ میں تھا کہہ رہا ہوں۔

”جیکب مسلسل جیجہ رہا تھا لیکن عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ جلد لھوں کے من سے رک رک کر نکلا تو عمران نے دوسرا ضرب لگا دی اور بعد جو اتنا نے ایک تیر دھار خیڑا کر عمران کے ہاتھ میں دے دیا تو اس بار جیکب کے من سے ایسی تھیں نکیں جیسے اس کے جسم میں

عمران انھا اور اس نے خود ہی پلاسٹک کی کرسی انھا کر جیکب کی راہ موبہار دو جپر کسی نے خاردار کو زد امداد دیا ہو۔

والی کرسی کے قریب لے جا کر اسے رکھا اور پھر دوبارہ اس پر بیٹھ۔

”بیتاً۔ سب کچھ بیٹاً۔..... عمران نے غراتے ہوئے کہا یعنی

”گی۔ اس کے ساتھ ہی اس کا خیڑا والا ہاتھ تپڑی سے ٹھوکنا اور بلیک جیکب مسلسل جھٹکا ہوا تو عمران نے تیسرا ضرب لگا دی اور اس

روم ایک بار پھر جیکب کی دل دوڑیجھ سے گونج انھا لیکن ابھی اس کی ضرب بدل گئی۔ اس کا جسم تموزا سا

جیجھ فرم ہی۔ ہوتی تھی کہ عمران کا بازو ایک بار پھر گھومنا اور کو ڈھیلاؤ گیا۔ اس کی اکتوپی آنکھ کا ڈھیلاؤ اور کو ہو گیا اور اس کے

جیکب کی سے بہن جیخون سے گونج انھا۔ اس کے دونوں نیچے آئیں مہرے پر پہنچنے آئیں اس کی طرح بیٹھنے لگا۔

”سے زیادہ کٹ پچھے تھے۔ عمران نے خون آلوو خیڑا وہیں جو اتا کو۔ ”میکانام ہے جھارا۔..... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

”طرف بڑھا دیا۔ جیکب ایک بار پھر بے ہوش ہو چکا تھا۔ اس بار ”جانسن۔ میرا نام جانسن ہے۔..... جیکب کے من سے ایسی آواز

عمران نے ایک ہاتھ سے اس کی شرت کا کار پکدا اور دوسرے ہاتھ انگلی میسیہ وہ بلا سوری طور پر بول رہا ہو۔

”کس تھیم سے جھارا تعلق ہے اور کس ملک سے۔..... عمران

سے اس کے ہمراہ پر تمہارا نام شروع کر دیتے۔ تیسرا تھیم نے پوچھا۔

”جیکب جھٹکا ہوا ہوش میں آئی۔

”انداز کی تھیم ریمرق سیل سے میرا تعلق ہے۔..... جانسن نے

ہواب دیا۔ وہ اب اس انداز میں ہواب دے رہا تھا جیسے وہ جانش کے لئے جا رہا تھا کہ سڑک کر اس کرتے ہوئے ایک کار سے نکلا کر میں آگیا ہو۔

گر گیا اور مجھے اپستال میں ہوش آیا۔..... جانش نے ہواب دیا۔

ریسرچ سیل منظیم کیا کرتی ہے اور کس کے تحت ہے۔ عمران۔ ریسرچ سیل کا آفس یا ہائی کوارٹر کہاں ہے۔..... عمران نے

لئے پوچھا۔

ریسرچ سیل معلومات حاصل کرتی ہے اور پھر آگئے بھگوا دیتی۔ "برج پلازہ ڈائیسٹری ہاؤس پر مارکینگ ریسرچ ائپریائز کے نام ہے۔ یہ دراصل سرکاری ہے جنہیں جانش کے تحت ہے لیکن اسے بھاگھا سے اس کا پیغماں را برت ہے۔..... جانش نے ہواب دیا۔

پرائیویٹ منظیم کہا جاتا ہے۔..... جانش نے کہا۔ "فون نمبر بتاؤ۔..... عمران نے پوچھا تو جانش نے فون نمبر بتا

- تم پاک کیشا کیوس آئے تھے اور تم نے اب بھک کیا کیا ہے۔..... دیا تو عمران اٹھ کھرا ہوا۔

عمران نے پوچھا۔ "اس کو گوئی مار کر اس کی لاش بر قبیلی میں ڈال دو۔

- مجھے شاہین طیاروں کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنے کے لئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بیر و فی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

لئے بھیجا گیا تھا۔ میں نے ہمارا ایئر ڈیٹیشن آفس کے ریکارڈ کیمپنی میں باش۔ اس کے سامان کا کیا کرنا ہے۔..... ہوڑ نے پوچھا۔

راحت فیاض سے رابطہ کیا۔ اس نے مجھ سے مختلف اوقات میں ۱۰۰۰ سے بھی صاف کر دو۔ اب اسے چیک کرنے میں وقت غائب

رکھیں وصول کیں لیکن معلومات مہیا کیں تو میں نے اسے ہلاک کرنے کی فرودت نہیں ہے۔..... عمران نے کہا اور تیزیز قدم اٹھا کر دیا اور اس کے سیک اپ میں خود ایئر ڈیٹیشن کے ریکارڈ روم میں بلیک روم سے باہر آگیا۔ قحوی در بعد اس کی کار تیزی سے دوبارہ

بیٹھ گیا۔ وہاں سے میں نے معلوم کیا کہ شاہین طیاروں کو کاگاری، واقعی مسئلہ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔

ایئر پورٹ پر بوجو کو فوج کے تحت ہے چھپا کر رکھا گیا ہے اور وہاں آئے۔ کیا رہا عمران صاحب۔..... عمران کے آپریشن روم میں پہنچتے ہی

کی تحریاتی پروڈاکسی ہو رہی ہیں اور انہیں خطیہ رکھنے کی وجہ کار کس سلام دعا کے بعد بلیک زر دنے جو سس بھرے مجھے میں کہا اور

سنت پر مبنی آئے ہے جسے چھپایا جانا مقصود ہے۔ میں نے وہاں سے اُنکے سامنے جانش نے معلوم ہونے والی تفصیلات دوہرائیں۔

ایک کوئی سروس کے ذریعے یہ تمام معلومات ریسرچ سیل کو بھجو۔ اوه۔ اس کا مطلب ہے کہ کار کس نہ کو حاصل کرنے کے لئے

وہ اور پھر میں کوئی سروس کے آفس سے لفڑ کر بیکسی میں بیٹھنے کام ہو رہا ہے۔..... بلیک زر دنے پوچک کر کہا تو عمران چونکہ

پڑا۔

کو کر کے سامنے رکھ دی۔

”کیا مطلب۔ کیا جسیں کارکس ریز کے بارے میں علم ہے۔“ واقعی قدرت جب مد کرتی ہے تو اسے ہی بہانے بن جاتے ہیں نے یہ نام بھلی بار سا ہے۔..... عمران نے حیرت بھرے۔ اگر میں قادر علی کے لئے سول اسپتال نہ جاتا اور میری نظر میں کہا۔

”عن پر شہزادی تو مجھے معلوم ہی نہ ہو سنا تھا اور محاولات مکمل کر آج سے تقریباً چھ ماہ پہلے وزارت دفاع کی طرف سے چیف لٹنے جاتے۔“..... عمران نے کہا اور بلیک زرو نے اشیات میں سرہلا

نام ایک تھے کام کے بارے میں روپورٹ بھگوانی گئی تھی جس پر یاد ہے۔..... عمران نے رسیور انحصاری اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”کارکس ریز کا ذکر تھا۔ میں نے وہ روپورٹ پڑھی تھی اس نے یہ پی اے نو سکریٹری وزارت خارجہ۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی میرے ذہن میں رہ گیا تھا۔ بلیک زرو نے کہا۔

”دوسرا طرف سے سرسلطان کے پی اے کی آواز سنائی ہی۔“..... یہکن تم نے وہ روپورٹ مجھے نہیں دی۔..... عمران نے کہا۔ ”علی عمران بول رہا ہوں۔ سرسلطان سے بات کرائیں۔“..... عمران

”آپ ان دنوں ملک سے باہر تھے۔ اس کے بعد آپ نے لاہور سے سنبھیوں مجھے میں کہا۔

کارخہ ہی نہیں کیا۔..... بلیک زرو نے جواب دیا۔

”ہاں۔“..... واقعی میری کوئی ہی بھائی ہے حالانکہ احکامات بھی میں۔..... ”احلی۔“ سلطان بول رہا ہوں۔..... جس کوں بعد سرسلطان کی صدر صاحب کے ذریعے دلوانے تھے کہ ملک میں ایسے قائم فارمولاں اخراجی دی۔

پڑھنے والی دلیرخ کے بارے میں روپورٹ بھگوانی جائیں جن پر یاد ہے۔..... عمران بول رہا ہوں جتاب۔ ایزڑیقنس ہینے کو اڑ کے

تلخ ملکی سلامتی سے ہو۔ وہ روپورٹ لے آؤ۔..... عمران نے کہا۔ ”ہاڑو ڈروم میں ایک آدمی راحت فیاض کام کرتا ہے۔ اس کے سیک

بلیک زرو سرہلاتا ہو انحصاری اور لایبری کی طرف بوصتا جلا گیا۔ تمون پیس میں ایک غیر ملکی بیکھٹ ہمارے ہاتھ آیا ہے۔ آپ ذرا معلوم کر

در بعد وہ دوائیں آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک قائل تھی۔ اس کے مجھے ہاتھیں کہ اس راحت فیاض کا کیا ہوا ہے۔ کیا وہ ذوبونی پر

قابل عمران کو دے دی اور خود وہ میز کی دوسری طرف موجود اور وہ درد ہے یا اسے ہلاک کر دیا گیا ہے۔..... عمران نے سنبھیوں مجھے

کری پر بیٹھ گیا۔ عمران نے قائل کھوئی اور اسے پڑھنے میں مصروف ہیں کہا۔

”ہو گیا۔“..... تھوڑی در بعد اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے قائل۔ ”تم کہاں موجود ہو۔“..... سرسلطان نے سنبھیوں مجھے میں کہا۔

"میں دانش منزل میں ہوں۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔
کیا کوئی اچھائی سیر پیش مسئلہ ہے جو تم اس قدر سمجھیہ ہو۔۔۔۔۔
طرح خود کشی کا مطلب ہوا خود کو سمجھنے والا۔۔۔ خود کو عام سلسلے سے اور
الحاکر لے جانے والا۔۔۔ دوسرے لفظوں میں خودی کو بلند کرنے والا۔۔۔
وہ شرتو بہر حال آپ نے سنا ہی، ہو گا کہ خودی کو اس قدر بلند کریں
چلے ہے کہ نہدا خود بندے سے بوجھے کہ اس کی رضا کیا ہے۔۔۔ اب آپ

خود بیانیں کر کیا یہ گھر اور زبردست فلسفہ نہیں ہے۔۔۔۔۔ عمران کی
زبان روشن ہو گئی۔۔۔۔۔

"تم سے تو ہمدردی کرنا بھی عذاب ہے اور نہ کرتا بھی عذاب
سمجھیہ لمحے میں کہا تو سلسلتے یہ مخاہوا بلیک زرد سے اختیار سکرا دی
وہ کچھ گی تھا کہ عمران اب آہست آہست پڑھی سے اتر رہا ہے۔۔۔۔۔
کیا مطلب۔۔۔۔۔ کیا کو اس ہے۔۔۔۔۔ سرسلطان نے مھملے لے لیا۔۔۔۔۔ وہ حیود رکھ کر دیا۔۔۔۔۔

کہا۔۔۔۔۔ "ابھی تو میں نے ایک شہری سنایا ہے۔۔۔۔۔ ابھی تو قومی شاعر کے
جناب۔۔۔۔۔ تو بہت گہر افسوس ہے۔۔۔۔۔ ہمارے ملک کے قومی شاعر پورے فلسفے پر بحث ہوئی تھی۔۔۔۔۔ عمران نے رسید رکھتے ہوئے
اس فلسفے کی وجہ سے تو ساری دنیا میں مشہور ہیں۔۔۔۔۔ عمران۔۔۔۔۔
کہا تو بلیک زرد سے اختیار پڑا۔۔۔۔۔

"سرسلطان درست کہتے ہیں کہ آپ سے تو ہمدردی کرنا بھی
مسئلہ ہے کہ جہار ادامغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ خواہ جواہ اور
فول بولے ملے جا رہے ہو۔۔۔۔۔ سرسلطان نے اچھائی بھلانے ہوئے
گھٹکھٹ کرتے رہے پھر فون کی سمعنی نیچ انٹی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر
لیجے میں کہا۔۔۔۔۔

"جناب۔۔۔۔۔ وہ دکشی تو آپ نے سنا ہوا ہے۔۔۔۔۔ دود فارسی زبان میں
دوہیں کو کہتے ہیں اور کشی کا مطلب کہنچنا۔۔۔۔۔ یعنی دھوان سمجھنے
"ایکسلو۔۔۔۔۔ عمران نے مخصوص لمحے میں کہا۔۔۔۔۔

و والا۔۔۔۔۔ سرکشی یعنی سر کھینچنے والا۔۔۔۔۔ مطلب ہے سر انھا کر چلتے والا۔۔۔۔۔
کیا کوئی اچھائی سیر پیش مسئلہ ہے جو تم اس قدر سمجھیہ ہو۔۔۔۔۔
طرح خود کشی کا مطلب ہوا خود کو سمجھنے والا۔۔۔ خود کو عام سلسلے سے اور
الحاکر لے جانے والا۔۔۔۔۔ دوسرے لفظوں میں خودی کو بلند کرنے والا۔۔۔۔۔
وہ شرتو بہر حال آپ نے سنا ہی، ہو گا کہ خودی کو اس قدر بلند کریں
چلے ہے کہ نہدا خود بندے سے بوجھے کہ اس کی رضا کیا ہے۔۔۔ اب آپ

خود بیانیں کر کیا یہ گھر اور زبردست فلسفہ نہیں ہے۔۔۔۔۔ عمران کی
زبان روشن ہو گئی۔۔۔۔۔

"تم سے تو ہمدردی کرنا بھی عذاب ہے اور نہ کرتا بھی عذاب
سمجھیہ لمحے میں کہا تو سلسلتے یہ مخاہوا بلیک زرد سے اختیار سکرا دی
وہ کچھ گی تھا کہ عمران اب آہست آہست پڑھی سے اتر رہا ہے۔۔۔۔۔
کیا مطلب۔۔۔۔۔ کیا کو اس ہے۔۔۔۔۔ سرسلطان نے مھملے لے لیا۔۔۔۔۔ وہ حیود رکھ کر دیا۔۔۔۔۔

کہا۔۔۔۔۔ "ابھی تو میں نے ایک شہری سنایا ہے۔۔۔۔۔ ابھی تو قومی شاعر کے
جناب۔۔۔۔۔ تو بہت گہر افسوس ہے۔۔۔۔۔ ہمارے ملک کے قومی شاعر پورے فلسفے پر بحث ہوئی تھی۔۔۔۔۔ عمران نے رسید رکھتے ہوئے
اس فلسفے کی وجہ سے تو ساری دنیا میں مشہور ہیں۔۔۔۔۔ عمران۔۔۔۔۔
کہا تو بلیک زرد سے اختیار پڑا۔۔۔۔۔

"سرسلطان درست کہتے ہیں کہ آپ سے تو ہمدردی کرنا بھی
مسئلہ ہے کہ جہار ادامغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ خواہ جواہ اور
فول بولے ملے جا رہے ہو۔۔۔۔۔ سرسلطان نے اچھائی بھلانے ہوئے
گھٹکھٹ کرتے رہے پھر فون کی سمعنی نیچ انٹی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر
لیجے میں کہا۔۔۔۔۔

"جناب۔۔۔۔۔ وہ دکشی تو آپ نے سنا ہوا ہے۔۔۔۔۔ دود فارسی زبان میں
دوہیں کو کہتے ہیں اور کشی کا مطلب کہنچنا۔۔۔۔۔ یعنی دھوان سمجھنے
"ایکسلو۔۔۔۔۔ عمران نے مخصوص لمحے میں کہا۔۔۔۔۔

”سلطان بول رہا ہوں۔ عمران بھاں موجود ہو گا۔..... دوسرے طرف سے سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

”مران تو ایک کونے میں بینا و جودا اور عدم وجود کے گھر فلسفے پر خود کر رہا ہے جتاب کہ یہ سارا فساد اس وجود کا ہے۔ مطلقاً

ہے کہ اگر مران نہ ہوتا تو کیا ہوتا۔ ہمارے ایک مشہور شاعر کہا ہے کہ مجھے اس ہونے نے ذوبایا ہے اگر میں نہ ہوتا تو کیا ہوتا۔ مران نے جواب دیا۔

”تم پر آج شاعری اور فلسفے کا محبت کیوں سوار ہو گیا ہے۔ سرسلطان نے قدرے مخلائے ہونے لچھے میں کہا۔

”جتاب۔ آپ کے اس قول کے خلاف کہ آپ فلسفے اور شاعری کو بہوت قرار دے رہے ہیں ساری دنیا کے شاعر اور فلاسفہ تنگاں پر پا کر بیٹھ گئے کی وجہ سے بے ہوش ہو گیا اور کار والوں نے اسے سال عکھڑا ہیں۔..... مران نے کہا۔

”بشرطیکہ کہ تم اگر چاہو تو۔ بہر حال میں نے معلوم کر دیا ہے۔

”راحت فیاض کی لاش اس کی بہانش گاہ سے ملی ہے۔ اس کا ہجرہ کا راہداری سے گزرتے ہوئے اس پر میری لکڑبڑی تو میں نے دیکھا کر

کر دیا گیا ہے۔ وہ ان دفون اکیلا رہتا تھا۔ اس نے یہوی کو طلاق دے دی تھی اور اس کا کوئی پچھہ تھا۔ پوں کا میال ہے کہ ایسا

اپنے اس کی وجہ سے انتقامی طور پر کیا ہے لیکن اب اس کی یہوی کے رشتہ داروں نے انتقامی طور پر کیا ہے کہ اس کا میک

چہاری بات کے بعد تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ کسی غیر ملکی سازش کے تحت ہوا ہے۔..... سرسلطان نے کہا۔

”ہاں۔ آپ اس کی بے چاری یہوی کے رشتہ داروں کی پوں میں

”سے جان پکا جیتھے۔ یہ مسئلہ دوسرا ہے۔..... عمران نے کہا۔ ”ظاہر ہے اب اسی ہی ہو گا ورنہ پوں کی تو انہیں زبردستی مجرم بنا کر چھوڑے گی لیکن سلسلہ کیا ہے۔ کیا سازش ہو رہی ہے۔

”مران نے کہا۔ ”خابین طیاروں میں کار کس سنبھر میں جو آل فٹ کیا گیا ہے اس سلسلے میں انداز کے جاؤں معلومات حاصل کر رہے تھے اور انہوں نے اس کے لئے راحت فیاض کو استعمال کیا۔ راحت فیاض نے ان سے رقم تو لے لیں لیکن انہیں ان کی مطلوب معلومات ہمیاں کیں سرسلطان نے قدرے مخلائے ہونے لچھے میں کہا۔

”جتاب۔ آپ کے اس قول کے خلاف کہ آپ فلسفے اور شاعری کو بہوت قرار دے رہے ہیں ساری دنیا کے شاعر اور فلاسفہ تنگاں پر پا کر بیٹھ گئے کی وجہ سے بے ہوش ہو گیا اور کار والوں نے اسے سال عکھڑا ہیں۔..... مران نے کہا۔

”بشرطیکہ کہ تم اگر چاہو تو۔ بہر حال میں نے معلوم کر دیا ہے۔

”راحت فیاض کی لاش اس کی بہانش گاہ سے ملی ہے۔ اس کا ہجرہ کا راہداری سے گزرتے ہوئے اس پر میری لکڑبڑی تو میں نے دیکھا کر کر دیا گیا ہے۔ وہ ان دفون اکیلا رہتا تھا۔ اس نے یہوی کو طلاق دے دی تھی اور اس کا کوئی پچھہ تھا۔ پوں کا میال ہے کہ ایسا

اپنے اس کی وجہ سے انتقامی طور پر کیا ہے لیکن اب اس کی یہوی کے رشتہ داروں نے انتقامی طور پر کیا ہے کہ اس کا میک

چہاری بات کے بعد تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ کسی غیر ملکی سازش کے تحت ہوا ہے۔..... سرسلطان نے کہا۔

”اوہ۔ یہ بات ہے۔ اللہ تعالیٰ کا واقعی پاکیش پر خصوصی کرم ہے

کہ وہ اس کے دشمنوں کو اس طرح قابل کر دتا ہے۔ لیکن اب کیا کرتا ہے۔۔۔۔۔ سرسلطان نے کہا۔
۔۔۔۔۔ شایدیں ٹیارے کی مخصوصی حفاظت کرنی ہے اور کیا کرنا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
۔۔۔۔۔ وہ تو ہماری ہو گئی لیکن تم اس سلسلے میں کچھ نہ کرو گے۔۔۔۔۔ سرسلطان نے کہا۔
۔۔۔۔۔ میں بھی کچھ نہ کچھ تو کروں گا۔۔۔۔۔ اب قابل ہے اس اہم ترین محاذیں پہنچے تو نہیں ہٹ سکتا۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
۔۔۔۔۔ نجیک ہے۔۔۔۔۔ تم خود اس محاذ پر کام کرو۔۔۔۔۔ واقعی ملکی وقار کا اہم مسئلہ ہے۔۔۔۔۔ سرسلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔
۔۔۔۔۔ عمران صاحب۔ آپ نے اس سلسلے میں کیا سوچا ہے۔۔۔۔۔ بلکہ زور نے کہا۔

۔۔۔۔۔ لیکن یہ سلوکات ملیں گی کہاں سے۔۔۔۔۔ بلکہ زور نے کہا۔
۔۔۔۔۔ کوشش کرنے سے سب کچھ مل سکتا ہے۔۔۔۔۔ تم وہ عمرو یار کی زنبیل کچھ دو۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلکہ زور نے بھی سے اختیار پڑا۔۔۔۔۔ اس نے میری کوہا تو اس طرف بڑھا دی۔۔۔۔۔ اس ڈاہری میں بندوں والی خصیم ڈاہری اٹھا کر عمران کی طرف بڑھا دی۔۔۔۔۔ اس ڈاہری میں نام، سپتہ اور فون نمبر و درج تھے اور عمران نے اسے عمرو یار کی زنبیل اس لئے کہا تھا کہ اس میں سے ہمیشہ اسے اپنے مطلب کی سلوکات مل جائیا کرتی تھیں۔۔۔۔۔ عمران نے ڈاہری کھوئی اور اس کی درج گردانی شروع کر دی۔۔۔۔۔ وہ کافی درج کو درج گردانی کرتا رہا۔۔۔۔۔ پھر اس نے ڈاہری کو میرپور کھا اور رسپور اٹھا کر انکو ڈاہری کے نمبر ڈاک کرنے شروع کر دی۔۔۔۔۔
۔۔۔۔۔ انکو ڈاہری پلیز۔۔۔۔۔ رابطہ ٹائم ہوتے ہی ایک نوافی آواز سنائی دی۔۔۔۔۔
۔۔۔۔۔ پاکیشیا سے اندازا کا رابطہ نمبر اور اس کے دارالحکومت گوام کا رابطہ نمبر بتا دیں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
۔۔۔۔۔ ہو لا کریں۔۔۔۔۔ دوسرا طرف سے کہا گیا۔
۔۔۔۔۔ ایجل۔۔۔۔۔ کیا آپ لائن پر ہیں۔۔۔۔۔ جو لوگوں کی خاموشی کے بعد ہوں گی ورد اب ہم اس آئے کی حفاظت اس طرح تو نہیں کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔ کہ دہاں ایسٹ بورڈ پر پہرہ دیتے رہیں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو بلکہ گوام کے رابطہ نمبر بتا دیتے گئے۔۔۔۔۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر نون زور نے انجات میں سرطا دیا۔

بیوی شیشیا کو بچا کر جہارے حوالے کرنے والا کون تھا۔..... عمران
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اوہ۔ اوہ پرنس۔ اوہ۔ آپ۔ ادھ۔ آئی ایم سو ری۔ رٹلی دری سو ری۔ آپ نے اس قدر طویل عرصے بعد کال کیا ہے کہ میں واقعی بھول گیا تھا۔ اوہ۔ آپ فرمائیں۔ آپ کا احسان تو شاید میں اور نیکیا قیامت بھک نہ اتار سکیں گے۔۔۔۔۔ اس پار سارہ نے اہتمانی پوکھلانے ہوئے لجے میں کہا۔

میں نے کسی احسان جتنے کے لئے جیسی یا بات یاد نہیں
دلائی۔ صرف تمہاری یادداشت وابس لانے کے لئے یا بات کرنا پڑی
ہے مجھے۔ ویسے ٹیکسیا کی یادداشت یقیناً تم سے ہبڑا ہو گی اس لئے
اس کا قونٹ نہیں بنا دتا کہ میں اسے بتاؤں کہ ساروں نے مجھے چھانٹے
سے الکار کر دیا ہے اور مجھے تھیں ہے کہ اگر اب بھک جہارے سربر
مجھے باں باقی رہ گئے ہیں تو وہ بھی صاف ہو جائیں گے۔..... عمران
نے کہا تو دوسرا طرف سے سارے بے اخیار پش پڑا۔

آپ درست کہ رہے ہیں۔ فریضیا کو واقعی اگر معلوم ہو جائے

۔ پرنس آف ڈھپ بول رہا ہوں پال لیشیا سے عمران سے کہ میں نے آپ کو نہیں پہچانا تو بال تو بال وہ سیری کھوئی ہی توڑ کردا۔ بکر دکھ دے گا۔ ہر حال میں نے سوری کہہ دیا ہے۔ امید ہے آپ پرنس آف ڈھپ۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ آپ کون سیئری مذہرات واقعی قبول کر لیں گے۔ سارہ نے کہا۔ میں ۔۔۔ دسری طرف سے حیرت بھرے لئے میں کہا گیا۔ ۔۔۔ اوکے۔۔۔ نریشیا کی خاطر تمہیں معاف کرتا ہی پڑے گا۔ آخر تم تو تمہیں یاد دلانا پڑے گا کہ لائگ میں سینٹریکٹ سے تمہاری اس خوبصورت اور خوب سیرت خاتون کے خواہ نادر ہو۔۔۔ اور

آنے پر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیتے۔

- انکو اوری پلیز..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نوائی آواز سنائی دی۔ لیکن اخاذین تمہارے لئے بلکہ زرد کھٹکیا کہ عمران نے گوام کی انکو اوری، کوکا، کسائے۔

”فرن کلب کا نمبر دے دیں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو دوسرا طرف سے نمبر ہاتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور نون آئے پر ایک بار پھر تجزی سے نمبر دائل کرنے شروع کر دیتے۔

..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

سادھر سے بات کرائیں۔ میں پاکیشی سے پرنٹ اف ڈسپ بوالہ ہاں ہوں۔..... عمران نے کہا۔

- پا کیشیا سے۔ اودہ۔ ہولناکریں۔ دسری طرف سے جو نکل کر بکھار گیا۔

۱۰ میلو سارٹر بول رہا ہوں پھند گھوں بعد ایک مردانہ آواز

ساتھی دی۔

- پرس تھے ذمہ بول رہا ہوں یا لکھیا سے عربانے کے

۔ پرس اف ڈھپ۔ کیا مطلب۔ میں کھا نہیں۔ آپ کون
میں۔ دوسری طرف سے جوت بھرے مجھے میں کہا گیا۔
تو جھینیں یاد دلانا پڑے گا کہ الٹگ میں سینٹنکٹس سے جہاری

بات ہے کہ یہ چاری ٹریباکی قسمت میں تم بھی لکھے گئے ہے:-
دہلی سے پاکیشیا کے لئے روانہ ہوئے ہیں۔ ان کی سہاں چینگ کی جا
سکتی ہے..... بلیک زدنے کا۔

میران سے بہا و دوسری سرک میں درج رہے ہیں۔ اب سینکڑوں ہزاروں افراد
چلا۔ پاکیشیا اور انداز کے درمیان اب سینکڑوں ہزاروں افراد
سفر تو نہ کرتے ہوں گے لیکن یہ ضروری تو نہیں کہ وہ محنت دیاں
آتے واقعہ تریسا کے ہاتھوں مجھے پڑوانا پڑتے ہیں۔ بہر حال آپ

کی مرضی..... سارٹر نے بنتے ہوئے کہا۔

• میری مریضی کے کیا ہوتا ہے۔ سب چچے تریسا اپنی مریضی سے بچتے ہیں سرطاں دیتا۔ پھر ادھے سینئے بعد گمراں نے ایک بار پھر گا۔ میں نے تو تمہیں اس لئے کال کیا ہے کہ تم کسی زمانے میں انہا ساروڑ کو کال کیا۔

کی سرکاری بھجتی ڈاں میں رہے ہو۔ کیا اب بھی اس سے جھارے پرنس۔ میں نے معلومات حاصل کی میں۔ آپ فون نمبر توٹ کر لیا۔ اس نمبر پر آپ کا رابطہ ایک آدمی اتحوفنی سے ہو گا۔ اسے آپ تمہارے نام کہا۔

لختتے ہیں۔..... عمران سے لہا۔ میلان اس بیرونی پر و راجہ ایت ادی اسی سے ہوا۔ اسے اپ اور۔ نہیں پنس۔ اس بات کو تو طویل عرصہ گور چکا ہے۔ میرا حوالہ دے کر بات کریں گے تو جو کچھ دہ جاتا ہو گا وہ آپ کو

اب تو سر اکوئی بایط نہیں رہا اس وجہ سے۔ لیکن آپ کو اس سے غرور بنا دے گا لیکن وہ معلومات کی قیمت وصول کرتا ہے۔ وہ جو کوئی کام بھر سائیت پر میں اور کوشش تو کر سکتا ہوں۔ ساری قیمت بھی کہ آپ ہمیں اور پر تجھے اعلان دے دیں۔ میر، ادا

کیا کام پڑیا ہے۔ بے بائیں۔ میں وہ اور سدا، وہیں۔ میرے پر بھی ہر ہیں۔ پر بھی اسدن دے دیں۔ میں ادا نے جو بے خلوص بھرے لجے میں کہا۔
کروں گا..... سارثرنے کہا۔

مجھے اطلاع ملی ہے کہ ڈاکس پاکیشیا کے کسی دفاعی رواز کے
حصوں کے لئے لجٹت ماں لجٹت بھیج رہی ہے۔ میں چاہتا تھا کہ وہ بھلے تو جھارے اس فرن کلب میں الوبال کرتے تھے۔ عمران

اس سلسلے میں کوئی کنفرمیشن مل جائے ہرگز نہ کہا۔
تھے کہا تو سارے رہے اختیار پس پڑا۔

دیوارہ فون کریں وہ سری طرف سے کہا گیا۔

بات ہے کہ جے چاری ٹریباکی قسم میں تم بھی لکھے گے تھے۔

عمران نے کہا تو دوسری طرف سے سارہ بے اختیار حملہ کر جس
— ۱۷ —

۱۔ آپ واقعی نریسا کے ہاتھوں مجھے پڑوانا چاہتے ہیں۔ بہر حال آپ

کی مریضی..... سارٹ نے ہستے ہوئے کہا۔
مریضی سے کیا ہوتا ہے۔ سب کچھ ٹریسیا کی مریضی سے ہے۔

گا۔ میں نے تو تمہیں اس لئے کال کیا ہے کہ تم کسی دانے میں اتنا
کوئی سمجھنے نہیں کیا۔

کی سر کارہ اپنی ڈاں میں رہے ہو۔ لیا بھی اس سے مہارے
حشرتیں ہیں۔ عمران نے کہا۔

اوہ۔ نہیں پرنس۔ اس بات کو تو طویل عرصہ گور جکا ہے۔
تھیں اک کرنٹ لٹھنے والا تھیں۔ سے۔ تھیں آپ کو اس عرصہ

اب تو میرا لوئی مابطہ ہیں بھاوس ہمیں سے۔ یعنی اپنے دوسرے
کیا کام پڑ گیا ہے۔ مجھے بتائیں۔ میں کوشش تو کر سکتا ہوں۔ ساروں

نے پڑے خلوص بھرے لئے میں کہا۔
”محمد اعظم علیا، سے کہ ڈاکن ماکشنا کے کسی دفاعی رواز کے

مجھے اطلاع ہی ہے کہ وہن پاکیشیاں سے یہ رہائی
حصول کے لئے پہنچت پاکیشیاں بیج رہی ہے۔ میں چاہتا تھا

اس سلسلے میں کوئی کنفرمیشن مل جائے۔ عمران نے کہا۔
”اوہ۔ ہم تجھے وقت دیں۔ آپ ایسا کریں کہ نصف ٹھیکنے بھوٹ

سارٹر کے ہتائے ہوئے فون نمبر رابطہ نہروں کے بعد ڈائل کرنے شروع کر دیتے۔

لکب کے پتے پر رقم بھجوادے گا جس پر سارٹر نے حای بھری اور عمران نے اطمینان بھرے انداز میں رسیور رکھ دیا۔ پھر دو گھنٹوں کے بعد اس نے دوبارہ انھوں سے رابطہ قائم کیا۔

”مسزپرنس۔ صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ ڈائس کا چیف لیکٹھٹ فریکی اور اس کی گرل فریڈنڈ گوریا ہو ایک دوسرے سیشن سالانہ کی انجام جاتے ہیں۔ دو روز قبل روادہ ہوئے ہیں۔ اس سے زیادہ معلومات نہیں مل سکیں اور مل سکتی ہیں۔ انھوں نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا فریکی اور گوریا کے خلوں یا ان کے قدو مقامت کے بارے میں کوئی تفصیل مل سکتی ہے۔“ عمران نے کہا۔

”نہیں۔ ان سے براہ راست بھار کوئی رابطہ نہیں ہے اور دلب اسے کہا۔

”صرف دو گھنٹے۔ لیکن یہ میں بتاؤں کہ تفصیلات نہیں۔“ انھوں نے جواب دیا۔

”کیا یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ کس فلاٹ سے پاکیشی کے نئے روادہ ہوئے ہیں۔ اس فلانٹ کا نمبر اور انداز سے اس کی روائی کا کہا۔

”اوکے۔ آپ دس ہزار ڈالر سارٹر سے وصول کر سکتے ہیں۔“ وقت اور کیا یہ دونوں لپٹے اصل ناموں سے روادہ ہوئے ہیں یا نہیں۔“ عمران نے کہا۔

”اسے فون کر دتا ہوں۔“ عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ وہ مجھے فون کر دے گا تو میں کام شروع کر دیں۔“ پان۔ یہ معلوم ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ آپ اوسے گھنٹے بعد

چا۔“ انھوں نے جواب دیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور نوچر کال کریں۔“ انھوں نے کہا اور رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے آنے پر ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیتے۔ اس نے سارٹر رسیور رکھ دیا۔

”انھوں بول رہا ہوں۔“ ایک سردی آواز سنائی دی۔

”پاکیشی سے پرنس آف ڈھپ بول رہا ہوں۔ آپ کا فون نے مجھے فرنگ لکب کے سارٹر نے دیا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”اوہ بان۔ فرمائیے۔ کیا پوچھنا چاہتے ہیں آپ۔“ دوسری طرف سے اسی طرح سرد لمحے میں جواب دیا گیا تو عمران نے وہی بات دوہراؤ کی جو اس سے ہٹلے اس نے سارٹر سے پوچھی تھی۔

”دوس ہزار اندازین ڈالر دیں تو اس سلطے میں معلومات حاصل کر جاسکتی ہیں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”کتنا وقت صرف ہو گا معلومات حاصل کرنے میں۔“ عمران نے کہا۔

”نہیں۔ ان سے براہ راست بھار کوئی رابطہ نہیں ہے اور دلب اسے کہا۔

”صرف دو گھنٹے۔ لیکن یہ میں بتاؤں کہ تفصیلات نہیں۔“ انھوں نے جواب دیا۔

”کیا یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ کس فلاٹ سے پاکیشی کے نئے روادہ ہوئے ہیں۔ اس فلانٹ کا نمبر اور انداز سے اس کی روائی کا کہا۔

”اوکے۔ آپ دس ہزار ڈالر سارٹر سے وصول کر سکتے ہیں۔“ وقت اور کیا یہ دونوں لپٹے اصل ناموں سے روادہ ہوئے ہیں یا نہیں۔“ عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ وہ مجھے فون کر دے گا تو میں کام شروع کر دیں۔“ پان۔ یہ معلوم ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ آپ اوسے گھنٹے بعد

چا۔“ انھوں نے جواب دیا اور نوچر کال کریں۔“ انھوں نے کہا اور رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے آنے پر ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیتے۔ اس نے سارٹر رسیور رکھ دیا۔

۰ اس کا مطلب ہے کہ مشن کا آغاز ہو چکا ہے۔... بلیک زید
لے کہا۔
۱۰ ہاں۔ اتفاق ہے کہ جانس کو حادث اس وقت میش آیا جب " مسلمات انداز رانسٹر کر چکا تھا۔ بہر حال فری کی اور گوریا اب جادوگر
تو نہیں ہیں کہ جہاں پہنچتے ہیں سہماں ایز پورٹ پر ان کے کاظفات کے بارے
میں تفصیل کیسے ہیں موجود ہو گی اور ان کے پاسورنوں پر ان کی
تعارف بھی موجود ہوں گی۔ صدر سے کہو کہ وہ ایز پورٹ سے ان
ان کے نام اور دوسری مسلمات مل گئی ہیں۔... عمران نے کہا اور
بلیک زرد نے ایجادت میں سرپلا دیا۔ پھر آدھے گھنٹے بعد اس نے
دوبارہ انحرافی سے رابطہ قائم کیا۔

- مسٹر پرنی۔ وہ دو روز قبل گوام سے روان ہونے ہیں اپنے
بادے میں تفصیلات نوٹ کر لو۔ عمران نے خصوص لمحے میں
اصل ناموں سے۔... انحرافی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہی اور پھر فلاست کے بارے میں تفصیلات بتا کر اس نے رسیور کو
دیا اور پھر اس نے ایک طرف پڑا ہوا رانسٹر اپنی طرف کھکایا اور
اس پر تائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اسے آن گر دیا۔
۱۱ ایلو ہللو۔ علی عمران کا لانگ۔ اور۔... عمران نے بار بار کال
دیتے ہوئے کہا۔
۱۲ میں پاس۔ نائیگر ایڈج نگ یو۔ اور۔... تموزی در بعد تائیگر
نے کال ایڈل کرتے ہوئے کہا۔
۱۳ جو یا بول رہی ہوں۔... دوسری طرف سے جو یا کی آواز سنائی
پا کیشیا پہنچتے ہیں۔ انہوں نے لازماں سہماں انداز سے متعلق کسی گروپ
کی خدمات حاصل کی ہوں گی تاکہ بہائش گاہ، کاریں اور اسلخ وغیرہ
ایمسٹو۔... عمران نے خصوص لمحے میں کہا۔

حاصل کر سکیں۔ تم ایسے گروپس کے بارے میں معلومات حاصل کرو اور پھر ان دونوں کے بارے میں معلومات حاصل کر کے اطلاع دو۔ اور..... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
”سُنْ بَاسٌ—أَوْرَ“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران اور ابتدائیں کہ کر راضی سے اتفاق کر دیا۔

”میرا خیال ہے کہ ہمیں ان کی تلاش کے ساتھ ساتھ اس پورٹ پر بھی پہنچنگ کرتی چاہئے جہاں شاہین طیارے موجود ہیں کیونکہ انہوں نے بہر حال دیں کام کرتا ہے۔..... بلیک زیر وہ پہا۔

”ہاں۔ جہاری بات درست ہے یہن ان اس بارے میں سرسلطان ایک کمرے میں بنتے ہوئے تھے۔ ان دونوں نے ایک یعنی سیک کے ذریعے وزارت وقار سے بات کرتا ہو گی درد عام حالات میں قابل کیا ہوا تھا۔ ان کے پاس کافیات بھی ایک بیساکی کے تھے۔ کافیات کی کو دہاں جانے کی بھی اجازت نہ ہو گی۔..... عمران نے کہا اور کی دو سے دو ایک بیساکی ایک یوں سور کی میں بڑھاتے تھے اور ان کافیات کی رو سے ان کے نام راست اور فیضی تھے۔ وہ گوام سے براہ راست پاکیشیا کے لئے روانہ ہوئے تھے یہن راستے میں ہی ذرا پھر تو دونوں دہاں سے ایک بیساکیا چلے گئے۔ الفیہ فریکی کے ساتھی جن کی تھوڑا چار تھی سیدھے پاکیشیا چلے گئے تھے تاکہ دہاں جا کر ابتدائی اتفاقات کر سکیں۔ ان دونوں کا ارادہ تو گوام سے براہ راست پاکیشیا جانے کا تھا یہن راستے میں گوریانے ذر کی کو مشورہ دیا کہ انہیں براہ راست نہیں جانا چاہئے اور نہ ہی لہنے اصل ناموں سے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس انہا سے آئے والے تاجر

مسافروں کوچک کر رہی ہو اور اس طرح وہ ابھاہی میں نگرانی کے دیا۔
 جبکہ میں بھنس سکتے ہیں۔ البتہ ان کے ساتھی جو بھلے ہی ایکریں
 میک اپ میں تھے ان کے برآ راست جانے سے کوئی فرق نہیں،
 اور گوریا کی یہ بات فریکی کی بھی سمجھیں آگئی تھی اس لئے وہ دونوں
 راستے میں ہی ڈر اپ ہو گئے اور پھر ایک اور فلاٹ سے وہ ایک
 پہنچ ہجھاں ایک خاص ہجھسی کے ذریعے انہوں نے رامز اور فلان
 کے کلفات حاصل کئے اور ہجھاں ایسے اختلافات کئے کہ اگر ان
 کلفات کی جیتنگ کی جائے تو وہ اصل تباہت ہوں اور پھر وہ ایک
 سے پاکیشاہی میتھے۔ ان کے ساتھیوں نے بھلے ہی ایک مقامی انازوں
 سے دو علیحدہ رہائش گاہوں کا بندوبست کر لیا تھا جن میں سے ایک
 رہائش گاہ میں وہ دونوں اس وقت موجود تھے جبکہ فریکی کے سامنے
 علیحدہ رہائش گاہ میں موجود تھے۔
 اب ہم نے کیا کرنا ہے۔ گوریا نے کہا۔
 مشکل کرننا ہے اور کیا کرنا ہے۔ فریکی نے مسکراتے
 ہوئے کہا۔
 یعنی اس کے لئے کیا پلان بنایا ہے تم نے۔ گوریا
 مسکراتے ہوئے کہا۔
 ہمیں صرف اُنے کا نام معلوم ہے اور اس اُنے کے پارے میں
 تفصیلات کا علم نہیں ہے۔ ہجھاں کے خاظنی اختلافات کے پارے
 میں علم نہیں ہے۔ ایسی صورت میں کیا پلان بنایا جا سکتا ہے۔
 فریکی نے کہا تو اس بار گوریا بے اختیار تھس پڑی۔
 ہم نے ہجھاں رین کرنا ہے اور پھر ان میں سے ایک میارے سے
 کارکس رنداں اتار کر واپس گوام ہمچنان ہے۔ فریکی نے جوں
 اُنے کا کمل وقوع دیکھ کر اسیں تاکہ پلان بنایا جاسکے۔ گوریا

کیا مطلب۔ کیا تم مجھ سے مذاق کر رہے ہو یا جھارا ذہن بھاں
 پاکیشاہی آپ وہاں آکر ماڈف ہو گیا ہے۔ گوریا نے من
 بناتے ہوئے کہا۔

اُرے اُرے سے۔ کیا ہوار اس میں استغضض کرنے کی کیا بات
 ہے۔ فریکی نے چونکہ کر حیرت بھرے مجھے میں کہا۔
 غصے کی بات تو ہے کہ تم نے ایسے جواب دیا ہے جسے تم مجھ
 سے بھی اپنا پلان چھپانا چاہئتے ہو۔ اس کی وجہ۔ کیا جھارا خیال ہے
 کہ میں قابلِ اعتماد نہیں ہوں۔ گوریا کا غصہ اور بڑھ گیا تو
 فریکی بے اختیار کسلکھا کر تھس پڑا۔

تم واقعی غصے میں اور زیادہ خوبصورت ہو جاتی ہو اس لئے میرا
 میں پاہتا ہے کہ کبھی کبھی جسمیوں شدنشیہ ہر دلائل۔ ویسے ایک بات

ہے اس کے لئے کوئی پلان نہیں بنایا اس لئے ل پلان اور
 وقت بنایا جاتا ہے جب سروضی حالات معلوم ہوں۔ اب دیکھو۔
 ہمیں صرف اُنے کا نام معلوم ہے اور اس اُنے کے پارے میں
 تفصیلات کا علم نہیں ہے۔ ہجھاں کے خاظنی اختلافات کے پارے
 میں علم نہیں ہے۔ ایسی صورت میں کیا پلان بنایا جا سکتا ہے۔

فریکی نے کہا تو اس بار گوریا بے اختیار تھس پڑی۔
 ہم نے ہجھاں رین کرنا ہے اور پھر ان میں سے ایک میارے سے
 اُنے کا کمل وقوع دیکھ کر اسیں تاکہ پلان بنایا جاسکے۔ گوریا

لے کہا۔ جیکب کے ذمے میں نے یہ کام لگادیا ہے۔ وہ ایسے محالات

تین بے حد ہو شیار ہے اس لئے جلد ہی اس کی طرف سے تمام تاؤڑ سانی دی تو فری کے ساتھ ساتھ گوریا بھی بے انتیار اچھل پڑی مسلمات مل جائیں گی۔ ہمارا وہاں جاتانی المال درست نہیں ہوا بلکہ ان کے تصور میں بھی ہے تھا کہ چیف اس طرح اچانک انہیں کوئی لازماً وہاں سیکرت سروس نے لگرانی کے احتیاط سخت انتظامات پال کرے گا۔ بنونکے فری کے اتنا دوسرا نام بتایا تھا اس نے چیف کے ہونے ہوئے ہوں گے۔ فری کے کہا۔

میرا خیال ہے کہ تم اس پاکیشیا سیکرت سروس سے کچھ زیادہ نام کی، بھائے وہ صرف چیف کا فقط استعمال کرتا تھا۔ یہ مر گوہب ہو گئے ہو۔ گوریا نے سہ بناتے ہوئے کہا۔ ادا آپ۔ آپ نے کہے کہے میرا فون نہر مسلم کیا ہے۔ فری کی میں حقائق کو حقائق ہی سمجھتا ہوں گوریا اس نے مجھے مسلم نے جیت بھرے لجے میں کہا۔

ہے کہ یہ مشن بظاہر جتنا آسان نظر آتا ہے احتیاطی مسئلہ ثابت ہو۔ جیکب کو میں نے کہا ہو اتحاد کہ وہ وہاں پہنچنے ہی تفصیلات مجھے گا۔ بہر حال پر ایشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ معاشر یقیناً جلد ہی فیکس کرو دے۔ اس طرح جبارے پارے میں پوری تفصیلات مجھے کلپنر ہو جائے گا۔ فری کے سخن حسب زیاد۔ چیف نے جواب دیتے ہوئے ہوئے کہا۔

یعنی کہ جیکب مٹکوں نہیں ہو جائے گا۔ گوریا نے کہا۔ ادا آچھا۔ یہ بات ہے۔ فری کے کہا۔ جیکب اہانتی کیجھ دار آؤ ہے۔ وہ برآہ راست وہاں نہیں۔ کیا تم اپنے ساتھ زرد فون لے آئے ہو۔ گرام نے کہا۔ جائے گا۔ اس کے نئے لازماً کوئی نہ کوئی زدید لکاش کرے گا۔ ہاں۔ فری کے سخن حسب زیاد۔ تو اسے ان کر دو۔ دوسرا طرف سے کہا گیا اور اس کے معنی نہ اٹھی۔

یہ یقیناً جیکب کی طرف سے اطلاع ہو گی۔ فری کے نے کہا۔ فون بڑھ گیا جس میں میں کا بیگ موجود تھا۔ اور رسیور انحالیا۔ ساتھ ہی اس نے لاڈاڑ کا ہٹن بھی پریس کر دیا۔ کوئی خاص بات ہو گئی ہے کہ چیف زرد فون پر کال کرنا چاہتا ہیں۔ راسٹ بول رہا ہوں۔ فری کے نے خالصاً ایک بھی لمحہ نہیں۔ گوریا نے کہا۔

"ہاں..... ذریکی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بھی بھائی..... چیف نے کہا۔
میں سے سیاہ رنگ کا ایک فون نکلا اور اسے لا کر وہ دوبارہ کری۔ "اجتنانی حیرت انگیز بات ہے چیف کہ یہ لوگ اتنی بحدی اتنی
بیخی گیا۔ اس نے اس کا یہیں اوپر کیا اور پھر اسے آن کر دیا۔ دوست معلومات تک پہنچ گئے ہیں۔ ہم راستے میں ڈرپ ہو کر
فون خاص بیڑی سے کام کرتا تھا اور اس کا روایتہ ایک سیٹلائز۔ انگریزیاں جلے گئے اور پھر وہاں سے انگریزیں سیک اپ میں اور
ڈریجے تھا اس نے اس کی کال کو نہیں کیا جاسکتا تھا اور ہی..... انگریزیں کافیات میں بھاں پہنچ ہیں دوست تو ہم شاید ایمپروورٹ پر ہی
پڑھنے والی بات جیت کی جا سکتی تھی۔ صیہی ہی ذریکی نے اسے دھرنے جاتے۔ لیکن یہ سب کیسے ہوا۔ انہوں نے ہمارے بارے
کی گھسنی پہنچ کی آواز سنائی دیتے تھی۔ ذریکی نے اس کے لاؤڈر کا ڈیمی کیے معلومات حاصل کر لیں۔ ذریکی نے اجتنانی حیرت
پریس کیا اور پھر فون آن کر دیا۔

"چیف کا لائگ" دوسری طرف سے گرام کی آواز سنائی دی۔ "ہماں ایک شخص انتحوفی رہتا ہے۔ اس نے مخبری کا یہت ورک
میں چیف۔ میں ذریکی بول رہا ہوں" ذریکی نے جو گرام کیا ہوا ہے لیکن وہ اجتنانی اہم لوگوں کے لئے کام کرتا ہے۔
عمران کا ایک دوست گواہ میں ہے جس کا نام سارنہ ہے۔ وہ انتحوفی دیا۔

"سن۔ مجھے اطلاع ملی۔ ہے کپڑکشیا۔ کب کو نہ، اف د سب۔" ہمیں گھبک ہے۔ عمران نے اس سارنہ سے بات کی اور اس سے پوچھا
پاں ہمارے اور گوریا کے بارے میں معلومات پہنچ یعنی ہیں کہ ڈاں میں اس کے تعلقات ہیں یا نہیں۔ کیا وہ ڈاں کے بارے
دونوں گواہ سے پاکیشیا گئے ہو۔ جس فلاں سے تم گئے تھے اس میں معلومات حاصل کر سکتا ہے۔ سارنہ کسی زمانے میں ڈاں میں
 تمام تفصیلات بھی پرنس اف ڈھپ تک بہنچا دی گئی ہیں اور کام کرنا ہاہے لیکن سارنہ نے صورت کر لی۔ البتہ اس نے انتحوفی
جلتے ہو کہ پرنس اف ڈھپ کون ہے۔ چیف نے کہا۔ "کاچ پتا دیا۔ انتحوفی نے اس سے رقم وصول کر کے یہ معلومات اسے
لیں چیف۔ یہ علی عمران کا کوڈ نام ہے۔ ذریکی نے کہا۔ "ہمیا کر دیں کہ ذریکی اور گوریا دونوں جو ڈاں کے اہم مجھت ہیں
ہاں۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارا خیال درست تھا کہ ریس ایکٹیو گئے ہیں۔ اس سے زیادہ اسے معلوم نہیں ہو سکا۔ البتہ اس
سیل کا آدمی پاکیشیا سیکر سروس کے ہاتھ لگ گیا ہے اور شاید اسے اس فلاں کی تفصیلات بھی اسے ہمیا کر دیں جس پر تم دونوں
یہ معلوم تھا کہ اس کی حاصل کردہ معلومات ڈاں تک پہنچائی گئی۔ مجھے یہ اطلاع مل گئی تو میں نے انتحوفی کو ہمیں کو اڑا نہ ہوا یا

اوہ پھر اسے اس راز کو آؤت کرنے کے جرم میں گولی مار دی گئی ہے۔
لیکن بہر حال تمہارے بارے میں اطلاع عمران تھک پہنچ پہنچ ہے اسی لئے میں نے تمہیں کال کیا ہے کہ اب پاکشیا سیکٹ سروس پوری طرح انہی توڑ کی نئے رسور اتحادیا۔
وقت سے تمہیں تکاٹ کرے گی اور ان طیاروں کی حفاظت بھی دراسٹریول مہا ہوں۔ فری کی نئے اپنا دوسرا نام بتاتے ہوئے
کرے گی کیونکہ انہیں ایک لحاظ سے اصل مشن کا بھی علم ہو چکا ہے۔
اور اس بات کا علم بھی ہو چکا ہے کہ اس مشن کی تحریک کے لئے آئندہ
پاکشیا مکنپے ہو۔ چیف گرامن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہ۔
آپ بے تحریک چیف۔ عمران کو ہم سے نکلا کر معلوم ہے۔
لیکن۔ کیا روز وٹ ہے۔۔۔ فری کی نئے کہا۔
جائے گا کہ تہجیت دراصل کے کہتے ہیں۔ دیسے وہ ہمیں تکاٹ بھی ہے۔
باص۔ میں نے اس ایئر پورٹ پر کام کرنے والے ایک آدمی کا
کر لے گا۔۔۔ فری کی نے بڑے باعثداد لیجے میں کہا۔
پاکشیا سیکٹ سروس اجتماعی تیز رفتاری سے کام کرتی ہے۔۔۔
لئے تم نے بھی اجتماعی تیزی سے کام کرتا ہے۔۔۔ چیف گرامن۔۔۔
وہ چال کے ایک مشہور تکب جاڑ میں گوارتا ہے۔ آج سنٹے ہے۔
لیں چیز۔ میں سمجھتا ہوں۔۔۔ فری کی نے جواب دیا۔۔۔ اس لئے وہ لازماً رات کو جاڑ تکب پہنچتا گا۔۔۔ میں نے جاڑ تکب کا ایک
دوسری طرف سے اوکے کہ کر رابط ختم کر دیا گیا اور فری کی نے بھوپل کیا ہے۔۔۔ وہ اوپن کلب کے عقب میں ایک
خانہ ہے جہاں جاڑ تکب کا عقیبی دروازہ ہے۔۔۔ اس لگی میں ایک پھوٹھا سا
خون آف کر کے میز برکھ دیا۔۔۔
کمال ہے۔۔۔ میں سوچ بھی شکتی تھی کہ یہ لوگ اس قدر بڑا ہے۔۔۔ اس مکان پر تکالا گا ہو اتحاد۔۔۔ میں نے اس تالے کو کھول
اس قدر درست سلوحت حاصل کر لیں گے۔۔۔ گوریانے جیسے ہیں۔۔۔ اس مکان پر تکالا گا ہو اتحاد۔۔۔ میں اس
بھرے بھیجے میں کہا۔
پاکشیا سیکٹ سروس یا اس عمران کو یونی خطرناک نہیں۔۔۔ کوہاں لے آؤں گا بھر اس سے اذاء اور طیارے کے بارے
پوری تفصیل سلوٹ کر لیں اور اگر ہو سکے تو آج رات ہی ہم

مش مکمل کر لیں۔..... جیکب نے کہا۔
 ”یکن فوری طور پر اگر ایسا ہو، تو سکا اور کل وہ ذیوفی پر دھکنا۔“ تھیک ہے بس۔ میں اس بات کا بھی خیال رکھوں گا۔“ جیکب تو معاملات غرب بھی ہو سکتے ہیں۔..... ذیر کی نے کہا۔“ کہا اور ذیر کی نے اس کے کہہ کر رسید رکھ دیا۔
 ”میں جیکب کروں گا کہ اگر اس آدمی کا قدو قامست میرے جسمیا ہو۔“
 ”میر آپ جسمیا کہیں۔..... جیکب نے کہا۔“
 ”کیا یہ آدمی دولت و حکوم کر کے کام کر سکے گا۔“..... ذیر کی نے کہا۔“ ہو سکتا ہے کہ کل میں اس کی بندگی اُسے پر مل چکی جاؤں۔ میر مش مسافی سے مکمل ہو جائے گا۔..... ذیر کی نے کہا۔
 ”فوري طور پر تو معلوم نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ اس سے بات۔“ نہیں۔ وہاں ہر لمحاتا سے بڑی سخت جیگانگ ہو رہی ہو گئی اور تم سکتی ہے۔ یکن پاس میرا خیال ہے کہ اسجا ہوا اقدام یہ شخص نہیں۔ ہر حال شان لوگوں کی مقابی زبان بول سکتے ہو اور نہ ان جسمیا چہ سکتا۔ یہ کام بہر حال ہمیں خود ہی کرتا ہو گا البتہ اس سے معلوم ہوتا سکتا ہو اس نے اس قسم کی حماقت نہ کرنا۔ ہمیں معلومات مل سکتی ہیں۔..... جیکب نے کہا۔
 ”اوے۔ تھیک ہے۔ ہم وہاں پہنچ جائیں گے۔..... ذیر کی نے کہا۔“ اسی کرنے سے ہمیں اتنا موقع نہیں مل سکتا کہ ہم آپ اتار کر کہا۔
 ”اوے۔ تھیک ہے۔ آپ وہاں پہنچ جائیں گے۔..... ذیر کی نے کہا۔“ اسی کے باقاعدہ ریڈ کریں گے۔..... گوریانے کہا۔
 ”رات دس بجے سے جبکے آپ وہاں پہنچ جائیں۔ مکان کا روشنی مل کر دیا جائے گا اس لئے ہمیں شایدین طیارہ انداز کرنا ہو گا اور آپ کو سکلا ہوا طلتے گا۔ میں نے مکان کا جائزہ یا ہے۔ اس میں سے کسی ایسے ملک یادو دروازے کے کسی متروک ایز پورٹ پر اتارنا خاصہ بھی موجود ہے جہاں اس شخص سے تفصیل سے پوچھ گئے ہو گا کہ ہمیں آپ اتارنے کے بعد وہاں سے فرار ہونے کا موقع مل سکے گی۔..... جیکب نے ہواب دیئے ہوئے کہا۔
 ”اوے۔ ہم پہنچ جائیں گے یکن تم خیال رکھنا اس آدمی کی نظر میں سرطا دیا۔..... ذیر کی نے کہا۔“
 ”شہری ہو۔..... ذیر کی نے کہا۔“
 ”تلرانی۔ کیا مطلب بس۔..... دوسرا طرف سے پوچھ کر جیرت بھرے لمحے میں پوچھا گیا تو ذیر کی نے اسے چیف کی طرف

بیتے میں مسحولی سی بھکپاٹ کا سطہ بہرہ بھی نہ کرتے تھے۔ اس کے ساقتے ساتھ اہمیتی بر قراری سے کام کرتے تھے۔ ہمیں وجد تھی کہ دو گرگروپ کار رعب اور دید پر ان دونوں دارالحکومت کی تیز زمین دنیا میں لپٹتے پورے عروج پر تھا۔ دو گرگروپ کو تیز زمین دنیا میں تھوڑا رہ ہوئے، مگی زیادہ عرصہ دو گرگروپ اتحاد و اتناڈیں خدا، تھا اور اس نے اتناڈا سے آر پا کیشیاں دو گرگروپ کے نام سے ایک گلک ٹیانا ہا اور محکمہ

نائیگر نے دروازہ کھولا اور آفس میں داخل ہو گیا۔ آفس خالی اور اہتاں شاند ار انداز میں سجا ہوا تھا۔ سامنے ہی آفس پیلی کے گو شروع شروع میں روگرنے نائیگر کو بھی آفر کی تھی کہ وہ اس ایک دریانے قد اور فتح بال جیسے نیم کا مالک اُدی یعنی ہزار قدم اس کے سر بر بال خار واد تاروں کے پچھے جیسے تھے۔ پھر بھاری کرشت تھا۔ حنگ پیشانی اور تیر اور چکر ار انگھوں کا مالک یہ تو روگر تھا۔ ماسنر روگر۔ جسے دار الحکومت کی زند زمین دیتا میں اس کے کب طلاق جاتا تھا یا نایاب مقام حاصل تھا۔ وہ ایک خاص گروپ کا چیف تھا جسے زمین دیتا میں روگر گروپ کہا جاتا تھا۔ یہ گروپ خود ہرم کرنے بجائے بڑے بڑے ہرام پیش گروپیں سے حصہ وصول کیا کرتا تھا۔ لمحجت پاکیشیا اور ہے بیس یا آٹھ ہیں اور وہ ایسے گروپیں سے ان کے کسی بھی دوسرے گروپ سے ان کی مقابلت کی کرتا تھا۔ اس پیارے میں معلومات حاصل کرے جن کا تعقیل اتنا ہے ہو اور جو گروپ کے افراد اہتاں سناؤ۔ خطرناک اور لا اونی بھروسی میں پانچیں بھائیں گاہیں، کاریں اور اسلو ہیسا کر سکتے ہوں تو نائیگر نے کچھے جاتے تھے۔ وہ ایک آدی تو کیا پورے شہر کو میرانگوں سے جسب سے بچتے روگر سے ملنے کا فیصلہ کیا۔ کیونکہ اسے یقین تھا کہ اگر

ان بھنوں نے روگر سے رابطہ نہ بھی کیا ہو گا جب بھی روگر ہی
سے کیا تعلق..... روگر نے جریان ہوتے ہوئے کہا۔
آسانی سے ان کے بارے میں معلومات حاصل کر لے گا۔
”جیسیں حکومت تو ہے کہ میں فری لاونس اند ایم کام کرتا ہوں۔
اکیپ پارٹی نے کام دیا ہے اس نے پوچھ رہا ہوں۔..... نائگر نے
جواب دیا۔
”کیا کام ہے۔..... روگر نے کہا۔
”بچتے ہو میں نے پوچھا ہے وہ بتاؤ۔ اس کے بعد میں جیسیں
تفصیل بتاؤ گا۔..... نائگر نے کہا۔
”بچتے تو نہیں آیا۔ بچتے میں نے فون پر اپنی آمد کی اطلاع دی
ہیں۔ میرا کسی سرکاری بھنسی سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ تم
بیرے بارے میں سب کچھ بدلتے ہو۔..... روگر نے کہا۔
”وہ بھی اچانک ہی ہے درست بچتے تو جیسیں بلوایا بھی جائے تو
”مہماں اتنا ڈاکے کون کون سے اپنے گروپ ہو سکتے ہیں جو اناڑا
جیسیں آتے آتے کئی دن لگ جاتے تھے۔..... روگر نے سکریٹری سے آئندہ والے سرکاری بھنوں کو بہانش گاہیں اور اسلک و فیروزہ میرا کر
ہوئے کہا اور پھر وہ اپنی جہازی سائز کی کرسی پر بیٹھ گیا۔ نائگر میرا سکین۔..... نائگر نے کہا۔
”تم کمل کر بات کرو نائگر۔ مجھے اس طرح کے انزوں و دینے کی
اس وقت جیسیں بھی سے کام ہوتا تھا۔ اب مجھے تم سے کام دیتے نہیں ہے۔..... اس بار روگر نے قرے خٹکیں سے مجھے میں
ہے۔..... نائگر نے سکراتے ہوئے کہا تو روگر نے اختیار اس سے جواب دیتے ہوئے کہا تو نائگر نے اختیار سکردا یا۔
”اچھا۔ کیا کام ہے بیتا۔..... روگر نے پشتے ہوئے کہا۔
”مجھے خصہ دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم اگر روگر ہو تو میرا
بچتے یہ بتاؤ کہ جہاد کوئی تعلق اتنا ڈاکے کسی سرکاری بھنسی۔..... نام نائگر ہے اور میرے بارے میں بھی تم اچھی طرح بدلتے ہو کہ
تو نہیں ہے۔..... نائگر نے کہا تو روگر نے اختیار پہنچ پڑا۔ اسکو مجھے کون کون سی عادت پہنچے اور کون کون سی نہیں۔..... نائگر کا
کہا۔
”سرکاری بھنسی سے۔ کیا مطلب۔ جہاد کسی سرکاری بھنسی۔..... تم کمل کر بات کیوں نہیں کرتے۔ جہیلیاں کیوں جھووارہ

ہو۔..... روگرنے کہا۔

" ایاذ اکی سرکاری بھنسی داں کے دو مجنت جن میں ایک نائیگر نے تفصیل سے اسے مختار ہونے کہا۔
عورت ہے اس کا نام گوریا ہے اور ایک مرد ہے جس کا نام فریکا ہے۔ ہاں۔ جہادی بیات درست ہے۔ مجھے اس بارے میں معلوم ہے پاکیش آرہے ہیں یا آجکھے ہیں۔ وہ بیان کوئی بڑا مشن لے کر آتے ہیں ہے کیونکہ میرا بھی ایسے لوگوں سے واسطہ نہیں پڑتا۔ لیکن اب ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ان کا گروپ بھی ان کے ساتھ ہو۔ بہر حال تم چلتے کیا ہو۔ ہم سے تو کسی نے کوئی رابطہ نہیں کیا اور نہ میں انہیں بیان رہائش گاہیں۔ اسلکے اور کاریں وغیرہ چاہتے ہوں گی اس قسم کے کام کرتا ہوں۔ روگرنے کہا۔
مجھے یہ کام دیا گیا ہے کہ میں ان کے بارے میں معلومات حاصل۔ مجھے معلوم ہے یہاں بہر حال تمہیں ایسے گروپ کا پتہ ضرور ہو کروں۔ نائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" یہ مجنت لوگ زر زمین دیا سے کیوں رابطہ کریں گے۔ معلومات ہمیا کر دو۔ نائیگر نے کہا۔
کے پاس ہے اندازہ رقم ہوتی ہے۔ وہ کسی بھی اسٹیٹ بھنسی کے۔ اور نہیں نائیگر۔ سوری۔ میں اس طرح کے گھیا کام نہیں ذریعہ رہائش گاہیں حاصل کر سکتے ہیں۔ روگرنے کہا تو نائیگر فرماتا۔ روگرنے من بتاتے ہوئے ہوئے ہو اپ دیا۔
بے اختیار پڑا۔

" اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ جہارا کوئی تعلق کسی سرکاری بھیگرنے کہا۔
بھنسی سے نہیں ہے ورد تمہیں معلوم ہوتا کہ عام کاروباری اسٹیٹ۔ نہیں۔ مجھے اس بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے اس لئے میں بھنسیاں غیر ملکیوں کے کاغذات کی تخلیق پریکارڈیں رکھتی ہیں بھی جہارا کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ روگرنے اور جن غیر ملکیوں کو وہ رہائش گاہیں مہیا کرتے ہیں ان کے بارے میں ہواب دیتے ہوئے کہا۔
میں پولیس یا انتظامی افسران کو باقاعدہ پورت میگھاتے ہیں۔ البتہ۔ اوکے۔ تھیک ہے۔ پھر اجازت۔ نائیگر نے انجھتے ہوئے صورت میں جو لوگ بیان کوئی خفیہ میشن ملک کے خلاف کھینچتا اور روگرنے پتھے پتھے سریلا دیا تو نائیگر تیز تیز قدم المحتاط افس سے کرنے آتے ہیں وہ ان لوگوں سے کہیے رابطہ کر سکتے ہیں۔ ظاہر ہے ہم آیا یہاں افس کی رابطہ اسی سے تکرر کر دے سیزیمیوں کے پاس پہنچ کر انہوں نے ایسے لوگوں سے کام لیتا ہے جن تک پولیس یا ایسے گلہ۔ اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا سوبائل فون بھیا اولہ کالا

اور اس کا بیٹن آن کر کے اس نے اسے کان سے لگایا۔ بھر دے اور انداز میں سیز میوں کے پاس کمرا ہو گیا جسے موبائل فون پر کوئی کال انڈکر بہا ہو۔ وہ آفس نیبیل کے نیچے اچھائی طاقتور ڈکٹافون حاصل کرنے کا فیصلہ کر دیا تھا۔ اس کا اندازہ درست تھا تھا کہ روگر کو بہر حال ان کے بارے میں معلومات حاصل تھیں۔ وہ تیز تیز قدم باشیں جبکہ تھیں رہ سکتیں اس لئے وہ خود اگر اس میں مٹٹ دے دیں افتاب اور اپس آفس کی طرف بڑھتا چلا گی۔ اس نے دروازہ کھولا اور اندر ہو گا جب بھی اسے معلوم ہو گا۔ اس کے کافنوں میں رسیور اٹھا دیا تھا کہ اس طرح وابس آتے دیکھ کر پوچک پڑا۔ اس کے چہرے پر تاگواری کے ٹلات اور آنے تھے۔ روگر کو جلتے ہو۔ روگر نے اپنا ہاتھ وابس کھینچ دیا تھا۔ اب کیا ہوا ہے۔ روگر نے قدرے غصیلے لمحے میں کہا۔

”ہاں۔ وہی۔ وہ اتنا ہے آئے والے جیکب اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں پوچھ گچ کرتا ہے۔ اسے یہ کام اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں پوچھ گچ کرتا ہے۔ اسے اس لئے میں وابس آگیا ہوں۔“..... نائیگر نے پارٹی نے دیا ہے۔ وہ میرے پاس آیا تھا لیکن میں نے صاف انکار کر کر اسے کہا اور دوبارہ اسی کری پر بیٹھ گیا جس پر جھٹکے دے دیا ہے۔ مگر وہ تیز تیز اوری ہے اس لئے خیال رکھنا۔ اگر وہ تم تک پہنچتا ہو تو تم نے بھی انکار کر دیتا ہے۔ وہ سری طرف سے بات کے علاوہ میں اور کچھ نہیں میتا۔ بہر حال بیاؤ کیا ملکوں۔“..... روگر نے جائے تو تم نے بھی انکار کر دیتا ہے۔“اوہ۔ اصل بات یہ ہے کہ تم شراب پیجے نہیں ہو اور شراب کے بعد روگر نے کہا۔

”اوکے۔ تھیک ہے۔“..... پھر دوسری طرف سے بات سننے اس باراٹھیاناں بھرے لمحے میں کہا۔ بعد روگر نے رسیور رکھ دیا اور نائیگر نے بھی بیٹن آف کیا اور آئے۔“..... شراب کے علاوہ جو چاہو ملکوں لو۔..... نائیگر نے کہا تو روگر جیب میں ڈال کر وہ وابس آفس کی طرف ہڑ گیا۔“..... روگر کا سچھانے انتظام کار رسیور انخیا اور وہ نیبی رسیں کر کے اس نے اپل جوں آفس تھا جس بھک اس کے سوانی پھٹد تھا میں آدمیوں کے کوئی نہیں تھا۔“..... نائیگر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس دوران نائیگر نے میر کے بڑے ساتھ تھا اس نے کسی قسم کے خلافی انتظامات نہیں ہوئے کہا اور کہے کہے کے نیچے موجود ڈکٹافون اتار کر وابس جیب میں ڈال

یا تھا۔
 - جہیں یہ کام کس نے دیا ہے نائگر۔ کیا تم سرکاری ہجنسیوں ہے۔ تم نے بھلے مرے کام کو گھلیا کہا تھا یعنی میں نے تو برا نہیں کے لئے بھی کام کرتے ہو۔ روگرنے کہا۔
 - بتایا۔ اب تم کیوں برا منار ہے ہو۔ میں اپنے اسٹاد کی فیڈ کے نہیں۔ البتہ میر اسٹاد سرکاری ہجنسی کے لئے کام کرتا ہے اور بادے میں بات کر رہا تھا۔ نائگر نے بھی مت بناتے ہوئے کام اسٹاد نے میرے ذمے نگاہا ہے اور جہیں حکومت ہے کہ اسٹاد کی پکار اسی لئے سائینٹ دروازہ کھلا اور ایک نوجوان نے انھائے اندر کام تو کرنا ہی پڑتا ہے۔ نائگر نے جواب دیا۔
 - داخل ہوا۔ اس نے ترے میں اپنی جوس کا گلاس رکھا ہوا اتحاد۔ روگر کے لئے اخبارے پر جوس کا گلاس اسٹاد۔ وہ کون ہے۔ آج تک تو تم نے کبھی کسی اسٹاد کا ذکر کچھ کہتے رک گیا۔ نوجوان نے روگر کے اخبارے پر جوس کا گلاس نہیں کیا۔ روگر نے حریت بھرے لیجے میں کہا۔
 - بھجے اس کی ضرورت ہی نہیں پڑی تھی۔ میرے اسٹاد کا نام علی۔ یہ بتا دک جان سن کون ہے۔ نائگر نے گلاس انھائے ہوئے مفران ہے۔ نائگر نے جواب دیا۔
 - علی عمران۔ یعنی یہ نام تو میں نے کبھی نہیں سن۔ حالانکہ جانسن۔ کیا مطلب۔ روگر نے اچھتے ہوئے کہا۔
 - تمہارے اسٹاد کو تو تم سے زیادہ شکور ہونا چاہتے ہے۔ روگر۔ جس کو تم نے ابھی میرے جانے کے بعد فون کیا تھا۔ نائگر کہا تو نائگر بے اختیار پڑا۔
 - میرے اسٹاد کا نام میں الاقوامی تحریکیوں کے سربراہ، بڑے بڑے۔ تم۔ تم۔ کیا مطلب۔ جہیں = سب کے مطہر ہو۔ روگر سینڈیکیشن کے ڈائریکٹر، سہرا اور کی سرکاری ہجنسیوں کے چیف کی طالث دیکھنے والی تھی۔
 - اور اس ناٹپ کے لوگ جلتے ہیں۔ تم بھی گھلیا ناٹپ کے لوگوں۔ میں نے جہیں بتایا ہے کہ میر اسٹاد سرکاری ہجنسیوں کے لئے کوئی اس کے بادے میں کے معلوم ہو سکتا ہے۔ نائگر نے کہا تو کام کرتا ہے اس لئے یہ باتیں ہمارے لئے سمجھوئی ہیں اور میری بات روگر کے بھرے پر نیکت جیسے شعلے سے ناچھتے گئے۔
 - اس لئے۔ میری جمادی کوئی دشمنی نہیں ہے اور شہری میں نے ان کیا۔ کیا کہ رہے ہو۔ بھجے گھلیا کہ رہے ہو اور وہ بھی میرے لوگوں کو کچھ کہنا ہے۔ بھجے تو میں معلوم ہوتا ہیں۔ اس لئے میں من پر۔ روگر کا بھرے حد تھا۔
 - تھے بھلے بھی کہا تھا کہ میں جہیں اس کا صاحد صد بھی دینے کے لئے میار

ہوں اور اب بھی سیری آفرقا تم ہے اور یہ بھی سن لو کہ تم نے جانے۔ ہم جاؤ۔ دفع ہو جاؤ۔ گفت آفٹ ورن۔ روگر نے یہ لفڑت سے جو کچھ کہا ہے وہ بھی میرے پاس ریکارڈ ہے۔ حوالے کے لئے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ سیدھا ہوا۔ اس نے جیکب کا نام کافی ہو گا۔ نائیگر نے جوس کا دوسرا گھوٹ پالیا اور کارخ نائیگر کی طرف کر دیا تھا اور اس کے پھرے پر لفڑت ہوئے کہا تو روگر نے بے اختیار ایک طویل سانس یا۔

”حیرت انگیز۔ واقعی میرے لئے یہ سب حیرت انگیز ہے۔ بہرہ۔ ارے۔ اسنا۔ اتنا غصہ۔ کمال ہے۔ چلو تھیک ہے۔ مت میں جھیں ہتا دوں کہ سیرا ایک واقف کار ہے جس کا نام جانے ملاؤ یہن اتنا غصہ دکھانے کی کیا ضرورت ہے۔ میں خود ہی ٹکاٹ کر ہے۔ وہ کسی اسٹینٹ ہجنسی میں کام کرتا ہے۔ تفصیل کا مجھے دوں گا۔ نائیگر نے اٹھ کر کھوئے ہوتے ہوئے کہا اور اس کے نہیں ہے۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ ایک آدی جیکب نے جو اتنا جاہ ہی وہ مڑا اور دروازے کی طرف بڑھنے لگا یہن دوسرے لمحے وہ تھلن رکھتا ہے اس سے بہائش گاہ حاصل ہے اس لئے میں۔ ٹکلی کی ہی تیزی سے مڑا اور اس کے ہاتھ میں موجود جوس کا آدھا بھرا جانسن کو فون کیا تھا کہ وہ اس جگہ میں نہ کہیں بھنس جائے۔ دو گاس گھوما اور ٹکاٹ کیا ہوا کریں۔ روگر کے پھرے پر پڑا تو

”جانسن کا فون نہر کیا ہے۔ نائیگر نے کہا۔ تھل کر کھلی ہوئی دراز میں گر گی تھا۔ اس نے بے اختیار مجھے۔ ”ہم۔ بہت ہو گی۔ اس سے زیادہ میں برداشت نہیں کر رہوئے اپنے دوں ہاتھ انی آنکھوں پر رکھے ہی تھے کہ نائیگر نے ہاتھ اس لئے جھاری ہہتری اسی میں ہے کہ تم خاموشی سے جلے جاؤ اور جنی پکڑے ہوئے گاس کو پوری قوت سے اس کے سر بردار دیا۔ بھی میں نے اس لئے برداشت کیا ہے کہ میں نے جھیں دوست روگر کے حلق سے ایک اور جنی ٹکلی اور وہ اچھل کر کھوا ہوا ہی تھا کہ ہوا ہے۔ روگر نے لفڑت اچھائی غصیلے لمحے میں کہا اور اس نائیگر کا بازو گھوما اور روگر تھنٹ ہوا کریں سائیڈوں پر جا گرا۔ ساتھ ہی اس نے میز کی دراز بابر صحیح لی۔ دراز میں پڑے ہوئی کی وجہ سے اس کا فٹ بال کی طرح پھیلا ہوا گول ٹھم گھوٹ ریو الور پر اس کا ہاتھ تم گیا تھا۔ نائیگر بے اختیار مسکرا دیا۔ واپس کر قائمین پر جا گرا۔ اس نے یچھے گرتے ہی تیزی سے افسنے کی آفری بار کہہ رہا ہوں۔ نائیگر نے اسی طرح مسکرا دش کی یہن درسرے لمحے نائیگر کی لات گھومی اور اس کے بوٹ ہوئے کہا۔

والی بیچ سے کرہ گونج آئھا۔ نائگر نے اچھل کر دوسری لات ماری۔ دوسرے ہاتھ سے اس نے اس کے پھرے پر کچے بھو دیگرے زور دار روگر کا تجھتا ہوا جسم بیکھت ڈھیلہ رتا چلا گی۔ اس کی آنکھیں دیے گئے میوہ مانے شروع کر دیئے۔ تیسرا ہاتھ تھپر پر روگر تجھتا ہوا بند قبیں۔ ظاہر ہے جو س کی بھنپ کی وجہ سے وہ انہیں کھول دیا ہوش میں آگیا۔ اس نے اپنی بند آنکھیں کھنکے کی کوشش کی یہکن تھا۔ اس کے بے ہوش ہوتے ہی نائگر مڑا اور تیری سے دروازے اس میں موجود بھنپ کی وجہ سے اس کی آنکھیں کوشش کے پاؤ ہوں طرف بلند گیا۔ اس نے چھٹے بیرونی دروازے کو اندر سے لاک کیا۔ کھل کر بیرونی تھپر اور بیچھے ہٹ کر کھرا ہو گیا۔ پھر عقیقی دروازے کو لاک کر دیا۔ جہاں سے جوں ہمچنانے بھل گئے کوشش کے بعد روگر آنکھیں کھولنے میں کامیاب ہو گیا نوجوان اندر آیا تھا اور پھر مڑ کر اس نے فرش پر پڑے ہوئے روگر نائگر نے کوت کی اندر ورنی بیسب سے تیز دھار خیز نکال کر ہاتھ میں پاؤ سے پکڑ کر گھینٹا اور اسے کھینچ کر ایک جھٹکے سے اس نے ایک بلاپلہ طرف پڑے ہوئے صوفے پر اچھال کر کھڑا دیا اور پھر وہ ایک بارہ۔ یہ۔ یہ۔ تم نے کیا کیا۔ روگر نے حرب کر انھی کی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس نے دروازے کا ردہ اتارا اور اسے کوشش کرتے ہوئے کہا یہکن تھے کہا یہکن عقب میں بند ہے ہونے کی ہے کہ اس نے اس کی رسی بنائی اور اس رسی کی مدد سے اس نے روگر کا کھلکھلہ دہ جاتے کھرا ہونے کے تو اون برقرارد رکھنے کی وجہ سے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے اچھی طرح باندھ دیئے۔ اسے پر بھلو کے بل گرپڑا تو نائگر نے آگے بڑھ کر اسے پاؤ سے لمحے عقیقی دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

اہمی جاد۔ ڈسٹرپ نہ کرو۔ نائگر نے بیچ کر روگر کے پاس میں نے جھیں کہا تھا کہ محاوہ میں کرہتا دیکھن تم نے گھنی میں کہا۔ وہ آواز کی نقل کرنے کی سلسلہ پر بیکھس کرتا رہتا تھا۔ گلوکی طرح اکو دکھانا شروع کر دی۔ اب بھی وقت ہے سب کچھ گمراں بھی اس سلسلے میں اس کی رہنمائی کرتا تھا اس نے اب وہ کہا۔ وہ درد میرے ہاتھ میں یہ خیز دیکھ رہے ہو۔ یہ چہاری ایک حد تک آواز کی نقل کر لیتے میں کامیاب ہو جاتا تھا۔ گواہمی اسے بُرگ کاٹ دے گا۔ نائگر نے سرد بیچھے میں کہا۔

ہمارات تو حاصل ہے ہوئی تھی جو گمراں کو حاصل تھی یہکن بہر حال۔ یہ۔ تم۔ چہاری یہ جرأت۔ روگر نے بیکھت پچھتے ہوئے کہا اور کسی حد تک گواراہ کر لیتا تھا۔ اس کے بعد دوبارہ دستک ہے ہوئی۔ بارہ پارہ اس نے انھیں کی کوشش کی یہکن اسی لمحے نائگر کا ہاتھ نائگر نے ایک ہاتھ سے ہوش روگر کا جسم پکڑ کر سیدھا کیا۔ اس کی تیری سے گھوما اور کرہ روگر کے حلن سے لفٹنے والی بیچ سے

گونج اٹھا۔ اس کا دیاں گال خیز نے آدمی سے زیادہ کات دیا تھا۔ اس کرت کر چیخ فرش پر گر گیا اور جلد لمحے پر موت کے بعد ساکت ہو گیا۔
بُولو۔ کون ہے جانن۔ بُولو ورنہ۔ تائیگر نے پھٹکتے ہے۔ تائیگر نے اسے سیدھا کیا اور پھر اس کی گرد میں اڑاہوا خیز کال کر
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازاو ایک بار پھر حركت میں آیا اور اس نے اس کے بیس سے ہی ساف کیا اور پھر خیز اس نے
پار اس کے پاچھے میں موجود خیز روگر کے بازو میں اڑتا چلا گیا اور اس کی بیس جیب میں ڈالا اور روگر کو پلٹ کر اس نے اس کے عقب میں
چھوٹے ہوئے ہاتھوں کو کھونا شروع کر دیا۔ پھر اس نے پردے کی ہی
کے حق سے پہنچ دی۔ تائیگر نے اسی پردے کی رسمی ایک طرف پھیکی اور آگے بڑھ کر اس نے رسید اٹھایا اور
بُولو۔ ہتاہ کون ہے جانن۔ ہتاہ۔ تائیگر نے اسی پردے کی سمت پر میں کرنے شروع کر دیتے۔
چھٹے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے خیز روگر کے دوسرا پردہ کی سمت پر میں کرنے شروع کر دیتے۔
بُلگر کی بول رہا ہوں۔ ایک تھیک چھٹی بھوئی اور اسحاقی دی۔
میں اتار دیا۔

بیو لو۔ کون ہے جانسن۔ بیو لو۔ نائیگر نے کہا۔
ڈارک کلب کا تینر جانسن۔ ڈارک کلب کا۔ وہ سیر امامحت۔ اوه تم۔ کہاں سے بول رہے ہو۔ دوسری طرف سے
ڈارک کلب کا جانسن۔ روگر کے حق سے اس طرح لٹاکا لٹاک کر کہا گیا۔
تمہارے پاس کے آفس سے۔ اگر تم روگر گروپ کے چیف بنا
جسے دہلاشوری طور پر بول رہا ہو۔
کیا وہ لوگ تمہارے پاس آئے تھے۔ تفصیل بتاؤ۔ پہنچ ہو تو وہ آفس آجائے۔ نائیگر نے کہا۔
کیا۔ کیا کہ رہے ہو۔ کیا تمہارا دماغ خوبیک ہے۔ دوسری
نے کہا۔

"وہ جانش کے پاس آئے تھے۔ جانش نے بچھے سے پوچھا کہ فر سے ابھائی حریت بھرے بچھے میں کہا گیا۔
میں نے اجازت دے دی۔ بس بچھے اسما معلوم ہے..... روگ..... روگ..... خوب کچھ کہ بہا ہوں جمارے فائدے کے لئے کہہ بہا ہوں ورنہ
نڑھال سے بچھے میں کہا۔ اس کے دونوں یادوؤں سے خون ملکی گز بخستاتے رہو گے۔ آجاؤ فوراً۔۔۔۔۔ نائگر نے کہا اور رسمیور
تلک بہا تھا جس کی وجہ سے وہ نڑھال ہوتا بارہا تھا اور نائگر نے کہہ کر وہ مٹا اور اس نے آفس کے بیرونی دروازے کا لاک کھول دیا۔
میں پکڑا ہوا فخر اس کی شرگ میں انکار دیا اور روگ کے متن لگک اس کلب میں ہی رہتا تھا۔ وہ روگ کا نمبر نو تھا اور نائگر کی
فرغراحت کی آوازیں نہیں۔ وہ ہبلو کے بل بچٹے صوف پر گراں میں سے اچھی خاصی دوستی تھی اور نائگر نے محسوس کیا تھا کہ گارک

کے دل میں روگر کی جگہ یعنی کی شدید خواہش موجود ہے یعنی نائیگر نے کہا۔
بنا تو رشد پھر میں کچھ اور سچوں گا..... نائیگر نے کہا۔
کے خوف کی وجہ سے مکمل کربات نہ کر سکتا تھا۔ ویسے روگر کے داد۔
”اوہ۔ اوہ۔ نہیں۔ میں سنبھال لوں گا۔ تم بے فکر ہو۔ تم نے
گرد پس کو گارک ہی ذیل کرتا تھا۔ روگر تو صرف آپس میں بینے
حرف بخوبی نہیں پوئے گروپ پر احسان کیا ہے۔ پورا گروپ
احکامات دینے تک ہی محدود تھا۔ تھوڑی در بعد دروازہ ایک دفعہ
اس کی سنائی سے عابر تباہی ہوا تھا۔ بعض اوقات بیغیر کی مغلمات کے
سے کھلا اور در میانے قد اور اہمیتی دروٹی مضم کا گارک تیزی۔ لپٹے آدمی کو کوئی سے ازا دیا کرتا تھا۔ گارک نے تیز تر لمحے میں
اندر داخل ہوا اور پھر اس کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔ اس کی لفڑی کہہ
فرش پر مردہ پڑے ہوئے روگر بھی ہوتی تھیں۔

”اوے۔ نحیک ہے۔ اب یہ بتاؤ کہ ڈارک کلب کا جانسن کون
اب بولو۔ باس بتنا چلتے ہو یا نہیں۔” نائیگر نے کہا۔
”اوے۔ اس کا روگر سے کیا تعلق ہے۔” نائیگر نے کہا۔

”ڈارک کلب کا جانسن۔ کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ کیا ہوا
”م۔ م۔ مگر یہ سب کیا ہے۔ کیا مطلب۔ کیا تم نے روگر
ہلاک کیا ہے۔ مگر کیوں اور کیسے۔ گارک کے بیچ میں Book
جیزت تھی۔ اس کا اندازائیے تماجیسے اسے اپنی آنکھوں پر لیکھنے دا۔ ڈارک کلب روگر کی ذاتی طبیعت ہے اور جانسن بھی اس کا ذاتی
ہو کر پوری نیروں میں داشت کی علامت سمجھا جانے والا راست ہے۔ اس کا گروپ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ گارک نے
اس طرح بے حس و عکس پر انتہا استاد ہے۔

”اس نے مجھے دوستوں کی بجائے دشمنوں کا سلوک کیا۔“ نائیگر نے کہا۔
”اوے۔ پھر اب تم خود بھی سب کچھ سنبھال لیتا۔ میں جا رہا
اس نے مجھ پر ریو الور تمان یا تھا اور مجھے گت آؤٹ کہا تھا اور مجھے ہوں۔“ نائیگر نے کہا اور گارک کے سر پلانے پر وہ مڑا اور تیز تر
جلستے ہو کر نائیگر کے ساتھ ایسی بات کرنے والا دوسرا سانس نہیں۔ یوم المختار دروازے کی طرف بڑھا چلا گیا۔ تھوڑی در بعد اس کی کار
لیا کرتا۔ پھانپھ سی کچھ اس کے ساتھ ہوا ہے۔ میں چاہتا تو خالی تھاں تیز رفتاری سے ڈارک کلب کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔
اس نے میں نے جیسی بلایا ہے۔ اگر تم گروپ کے اصل آدمی تھے تو ڈارک کلب شہر کے مقابلے میں تھا اور چونکہ وہ اہمیتی گھنیا
میں نے جیسی بلایا ہے۔“ نائیگر بھٹے کبھی اس کے اندر نہیں گی

تحاہ انتہی وہ اس کے بارے میں جانتا خود رحماء۔ اس نے جان بوجہ
کر گارک کو بلا کر یہ ساری کارروائی کی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ
بھرے پر حیرت کی تھکلیاں نہیں ہو گئی تھیں۔ اس کے
بھرے کر جانے والا نوجوان اسے جانتا تھا اور پھر وہ روگر کے
آفس میں جاتے ہوئے بھی اس کے کلب کے کئی آدمیوں سے ملا تھا۔ نائیگر نے کاؤنٹر کے قریب پہنچ کر سرد لمحے میں کہا تو روگر کا نام سن کر
اس نے اگر وہ خاموشی سے چلا جاتا تو روگر گروپ لا محال اس سے
انقماں لینے کے لئے میان میں نکل آتا اور وہ اصل کام کی بجائے اسی بیکٹ اہمیتی خوف کے احتراز انجام دے تھے۔ اس نے جلدی سے
بھر میں لٹھ جاتا اس نے گارک کو بلا یا تھا۔ اب اسے سائینی سائنس سے رکھے ہوئے اس کا رسیور انخلایا اور تیزی سے پکے بعد
تحاہ کے گارک سب کچے سنبھال لے گا اور اس کا گارکوب بھی اس کے دیگرے دو تین منبر میں کر دیتے۔

خلاف کام نہیں کرے گا۔ تقریباً نصف گھنٹہ کی درایو نگ کے بعد۔ سنا گر بول دہا ہوں کاؤنٹر سے۔ ایک آدمی نائیگر آیا ہے۔ وہ کہہ
ڈارک کلب کی دو منزلہ غمارت کے سامنے بیٹھ گیا۔ اس نے کار ایکسپریس پل پر کے جیف روگر نے اسے مجھا ہے۔ اس بھلوان نیا آدمی
سائینی پر روکی اور نیچے اتر کر وہ تجھ تیز قدم انھاتا کلب کے میں دوڑا۔ اسے اہمیتی مودیاں لمحے میں کہا۔
کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کلب میں آنے جانے والے سب تمروں کاں لیں باس دوسری طرف سے کچھ سن کر اس آدمی نے
خدا ہے تھے۔ نائیگر اندر داخل ہوا تو ہال مشیات کے غلطی دھونے کے کوہ نائیگر کی طرف مڑا۔
اور شراب کی کمرہ بوسے بھرا ہوا تھا۔ ہال میں مردوں کے سامنے دوائیں پا تھیں پر راہداری کے آخر میں سیروسیاں اتر کر تم ایک اور
ساقی طوائف نیا ہور توں کی بھی خاصی تعداد موجود تھی۔ ہال میں راہداری میں بیٹھ چاہو گے۔ ہال باس کا افس ہے۔ پیشل کو ڈوائیں
اس طرح شور و غل ہو رہا تھا جسے یہ کلب کی بجائے پچھلی بازار ایکسپریس بول دینا پھر کوئی جھیں نہیں روکے گا۔ اس آدمی نے کہا
ہال میں مشین گنوں سے سکھ دو گندے۔ بھی دیواروں کے ساقیوں کو ہارا نائیگر ایجاد میں سرلاٹا ہوا دوائیں طرف موجود چنگی راہداری
طرح ٹھیل رہے تھے جسے وہ پہرہ دنے رہے ہوں۔ ایک طرف کا کوئی طرف نہیں۔ راہداری میں دو سکھ آدمی موجود تھے۔ وہ نائیگر کو
تحاہ میں پر دو نوجوان کھلے سرسوں دینے میں صرف تھے جبکہ ایک بیکٹ کے اختیار بھوک پڑے۔
بھلوان نیا آدمی کری پر یعنی ہوا تھا۔ نائیگر کاؤنٹر کی طرف بڑھتا دوائیں فیدر نائیگر نے کہا تو دو نوں کے سنتے ہوئے جسم

میں کہا۔ اس کے پھر سے پر تھی کامیاب نایاب، ہو گیا تھا۔
 بیکٹ ڈھنیے پڑ گئے اور وہ ایک سانچی پر ہو گئے۔ نائیگر اسی طرح قدِر
 بیٹھاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ سیریاں اتر کر دے جیسے ہی دوسرے اپ جہیں منجھیں کرے گا۔ نائیگر نے سکراتے ہوئے کہا۔
 راہداری میں ہمچاہو سکھ آدمیوں نے اس کا راست روک لیا۔ سوری سمز نائیگر۔ میں واقعی کسی جیکب کو نہیں جانتا۔
 ”واسط قیدور۔“ نائیگر نے کہا تو وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے جانس نے اسی طرح ساتھی میں کہا۔
 تیری سے ایک طرف کو ہوت گئے۔ نائیگر قدم بڑھاتا ہوا آگے بڑھا۔ تم جاہو تو روگر کو یا گارک کو فون کر کے اپنی تسلی کر سکتے
 چلا گیا۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا۔ نائیگر نے دروازے ہوئے۔ نائیگر نے کہا۔
 کو دھکیلا اور اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک عام سا آفس تھا جس میں ہے۔ مجھے تسلی کی ضرورت نہیں ہے۔ جو کچھ میں نے کہا ہے دی
 کے پیچے ایک لمبے قد اور دببلے پچھلے جسم کا آدمی یقیناً ہوا تھا۔ اس دوست ہے۔ تم جاسکتے ہو۔ جانس نے کہا تو نائیگر نے بے
 بہرہ بلاگ کی طرح بڑا تھا سہرے پر زخموں کے بے شمار مسئلہ۔ اختیار ایک طویل سانس یا اور اٹھ کر کھرا ہو گیا۔
 شدہ نشانات نایاب نظر آ رہے تھے۔ اس کی نظریں نائیگر پر تھیں ہوئے۔ تو جباری تیری دم بھی سیمی کرتا پڑے گی۔ نائیگر نے
 تھیں۔
 ”سیرا نام نائیگر ہے۔“ نائیگر نے آگے بڑھتے ہوئے سردا۔ تیری سے آگے بڑھا اور درسرے لئے نائیگر نے اس کی پتی ہی گروں
 میں کہا۔ پکڑ کر اسے ایک ہی زور دار جھٹکے سے اچھال کر میز کی دوسری طرف
 ”میں جانتا ہوں کہ تم بآس روگر کے دوست ہو۔ آؤ بھلوادہ بیٹھو۔ فرش پر جائی۔ جانس کا جسم میز سے گھستا ہوا یقیناً فرش پر گرا تھا۔
 کر کیا مسئلہ ہے۔“ جانس نے سیٹ لجھے میں کہا تو نائیگر سر ہلاکی میں نے نیچے گرتے ہی بھلی کی ہی تیری سے اٹھنے کی کوشش کی یہیں
 ہوا میز کی دوسری طرف کری پر بیٹھ گیا۔ نائیگر نے اس کے دل پر بوت کی لبوی رکھ کر اسے مخصوص انداز میں
 جیکب کو تم نے جو بیانش گاہ مہیا کی ہے اس کا پتہ ہاتا۔ مہیا تو جانس کا عرکت کرتا ہوا جسم بیکٹ جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔
 نائیگر نے کہا تو جانس نے بے اختیار ہونٹ بھیخت لئے۔ اس کے دونوں بالوں پاروں تیری سے نائیگر کی لات پکونے کے لئے اٹھے
 کون جیکب۔ میں تو کسی جیکب کو نہیں جانتا اور میں خوبیں نائیگر نے ایک اور جھکا دیا تو اس کے دونوں بازوں پے جان ہو
 کسی جیکب کو کوئی بہانش گاہ مہیا کی ہے۔“..... جانس نے سردا۔

کر نیچے گر گئے۔ اس کا ہجھہ سچ ہونے لگ گی تھا۔ ہجھے کا رائے
یقینت دری ڈال گیا تھا۔
”بولاو۔ کون سی رہائش گاہ ہے.....“ نائگرنے تیرا جھنکا دی
ہوئے کہا۔ جانش چونکہ بلا پکا ادمی تھا اس لئے نائگر کو سلوم
کہ اس کے سینے پر اتنا گوشٹ نہیں ہو سکتا جو ان جھنکوں
برداشت کر سکے اور جسکے اور دیبا کا اشریفہ راست دل پر پڑ رہا تھا
لئے اس نے یہ ترکیب آزمائی تھی۔
”دودو رہائش گاہیں دی ہیں۔ سtar کا لوتی کی کوئی خوبی نہیں بارہ۔“

کو غمی نہر الٹا گئیں۔..... جانش کے من سے اس انداز میں الا
لٹک جیسے اس کی زبان میں لکھت ہو۔ تائیگ نے پیر بٹا دیا اور اس۔
ساتھ ہی اس نے چھک کر اس کا بازو پکڑا اور ایک زور دار جھکے۔
اسے سائیہ صوفیہ پر بھٹک دیا۔

- تمہارا بس روگر پلاک ہو چکا ہے۔ مجھے۔ - تم چونکہ اجھ
چھوٹی بچھلی ہواں لئے میں جھیں زندہ چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ اگر
نے ان لوگوں کو فون کیا یا میرے خلاف کوئی کارروائی کی تو قبر
بھی جھیں جگہ نہیں ملے گی۔ اس بات کا خیال رکھنا۔..... نائجی
سرد مجھے میں کہا اور تیزی سے ٹرکر کر دروازے کی طرف بڑھا
تھوڑی در بند وہ ہال سے گزر کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھا جا
رہا تھا۔ اس نے جان بوجھ کر جانس کو زندہ چھوڑ دیا تھا کیونکہ ل
ملحوم تھا کہ یہ گھٹیا خاپ کے بد صفائی ایک پار خود فروہ ہو جائیں

پڑھو وہ باقی ساری عمر خوفزدہ رہتے ہیں اور جب جانش کو واقعی معلوم ہو گا کہ روگر ہلاک ہو چکا ہے تو وہ اور بھی خوفزدہ ہو جائے گا اور اپنی زبان بند رکھے گا۔ اسے تھینا جیکب اور اس کے ساتھیوں سے تیادہ اپنی زندگی پیاری ہو گی جبکہ اسے ہلاک کر کے وہ خودا گواہ کی ملخون میں پھنس سکتا تھا۔ اس نے اس نے اسے زندہ چھوڑ دیا تھا۔ یہ فیصلہ کر کے اس نے بہت بڑا رسک بھی دیا تھا کیونکہ جانش اگر جیکب کو اطلاع کر دیتا تو وہ فوراً کوئی تھیباں پھوڑ سکتے تھے اور اس طرح ناسیگر کی ساری محنت اکارت پہلی باتی یہیں ناٹسیگر چونکہ ان لوگوں کی نسبیت سے اچھی طرح واقف تھا اس نے اسے تھین تھا کہ اس کا یہ فیصلہ اس کے خلاف نہیں جائے گا۔ جلد ٹھوں بعد اس کی کارروائیں شہر کی طرف دوزی پڑیں جا رہی تھیں۔ وہ سوار کا لوتی کی ان کو تھیبوں کو پڑھیک کرتا چاہتا تھا یہیں پھر اسے خیال آیا کہ اسے عمران کو اطلاع کر دین چاہتے ہیں۔ پھر اسے خیال آتے ہی اس نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روکی۔ ڈسٹش بورڈ میں سے ٹرائسیکل نکلا اور اس پر عمران کی مخصوص فرنچائی ایڈھست کر کے اس نے اسے آن کر دیا۔

— جیل اسلئے۔ ناسیگر کا لٹک۔ اور... ناسیگر نے پار پار کال دیتے

ہوئے کہا۔
سُن۔ علی ہر اندازگی یو۔ اور..... تمہاری در بعہ ہر ان کی توازن سانائی دی اور ناٹیگنے اب بھک کی ساری تفصیل دوہرا دی۔
ٹھیک ہے۔ تم اب واپس جاؤ۔ اب باقی کام جھپ کر لے گا۔

میں اسے پرپورٹ دے دیتا ہوں۔ اور اینڈ آن۔ دوسری طرف
کے گران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو تائیگر نے
ٹراسیز ٹاف کیا اور اسے ڈش بورڈ میں رکھ کر اس نے کار آگے بڑھا
دی۔ عالیہ ہے اس کا کام ختم ہو گیا تھا اس نے وہ لپٹنے نصوص اڈ
کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

ذری کی اور گوریا ایک تہ بخانے میں کرسیوں پر بیٹھے ہونے تھے
جیکہ ان کے سامنے ایک کرسی پر ایک آدمی رسمیوں سے بندھا یعنی
بندھا ہے قدوں بھاری جسم کا جیکب اس آدمی کے قریب کھرا تھا۔
یہ آدمی ہوش تھا۔ اس کے سر پر ایک اہواگ مزید تباہ کا تھا اسے سر
بیٹھت لگا کر کے ہوش کیا گیا ہے۔ یہ تہ بخانہ اس مکان کا تھا جو جاز
ٹک کے مقابلہ میں تھا۔ ذری کی اور گوریا براہ راست ہبھاں بیٹھے تھے
جیکہ ابھی تمودی درجتیہ جیکب اس ہے ہوش آدمی کو کاندھے پر
لٹھا کر دی سے اچھی طرح باندھ دیا تھا۔
کیا تم اسے بیچاتے تھے کہ یہی ہمارا مطلوب آدمی ہے۔ ذری کی
لئے جیکب سے مخاطب ہو کر کہا۔
میں باس۔ میں اس سے مل چکا ہوں۔ میں نے اس سے بات کی

تمی کر وہ ہمارے نئے کام کرے۔ ہم اسے مت نالگا محاوٹہ دیں۔ آپ کیوں پوچھ رہی ہیں۔ جیکب نے کہا۔
لیکن اس نے صاف انکار کر دیا۔ یہ کچھ ضرورت سے زیادہ ہی۔ کیا تم نے اصول کے مطابق تبادل رہائش گاہیں بھی حاصل کی
الوطنی کی باتیں کرنے لگی تھاں لئے میں نے اسے بے ہوش کیا ہیں۔ گوریا نے اس کے سوال کا جواب دینے کی وجہ سے کیا
اور پھر عقیقی دروازے سے کھال کر اسے ہمارا لے آیا ہوں۔ جیکب نے جواب دیا۔
لیکن مادام۔ جیکب نے جواب دیا۔
لیکن یہی تم نے اسی گروپ سے حاصل کی ہیں۔ گوریا

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ فریزی نے پوچھا۔

لیکن بس۔ جیکب نے جواب دیا۔
نہیں مادام۔ میں نے ایک اور حوالے سے حاصل کی ہیں۔ جیکب۔ تم نے یہ دونوں رہائش گاہیں کس کے ذریعے میں
کی تھیں۔ اچانک گوریا نے جیکب سے مخاطب ہو کر کہ اس حوالے کا تعلق اتنا ہا سے نہیں ہے۔ جیکب نے اس بار خود
جیکب کے ساتھ ساتھ فریزی بھی یہ اختیار ہونکے پڑا۔

ہمارے ساتھی گروپ سے مادام۔ گوریا نے پوچھا۔
وہ جاز کلب میں موجود ہیں۔ میں نے انہیں اس نے ساتھ رکھا
مودباد لئے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ گوریا نے پوچھا۔
تماک کوئی سند بھی پیدا ہو سکتا تھا۔ جیکب نے کہا۔
کیا اس گروپ کا تعلق اتنا ہے۔ گوریا نے پوچھا۔ تو پھر ایسا کہو کہ بچتے اپنی اور ہماری رہائش گاہوں کو چوچیک
فریزی نے اس انداز میں سریلا یا جسمی اب اسے گوریا کے سوال کی جواب کیں ان کی تگرانی تو نہیں ہو رہی۔ ابھی طرح جیکب کراؤ۔
تسیہ بھیں آگئی ہو۔
لیکن مادام۔ ہمارا ایک آدمی روگر ہے۔ وہ اندازیں ہے۔ اس تو دونوں رہائش گاہوں سے سامان تبادل رہائش گاہوں میں شفت
نہیں نے اتنا ہا سے یہی حاصل کری تھی۔ میں نے اسے فون کر کر دو۔ ہم ہمارا لے تبادل رہائش گاہوں میں شفت ہو جائیں
حوالہ دیا تو اس نے مجھے ہمارا کے ایک مقایی کلب جس کا نام ہے۔ گوریا نے کہا۔
جانسن نامی آدمی تھا، کاریزنس دیا۔ میں اس کے حوالے سے بحث کر رہا ہو۔ تم پھیف کی کال کی وجہ سے یہ سب کچھ کہہ رہی ہو۔ فریزی
سے ملا تو جانسن نے یہ دونوں رہائش گاہیں مجھے دے دیں یہیں۔ تم پھیف کی کال کی وجہ سے یہ سب کچھ کہہ رہی ہو۔ فریزی

لے کہا۔

ہاں۔ جس طرح یہ لوگ تیزی سے کام کرتے ہیں لیکن انہوں کے دسائیں ہبھاں بھر بور ہوں گے اور ایک بار ہم لٹھ گئے تو پھر مش نے ہبھاں کے اندازیں عزادار لوگوں کو جیک کیا ہو گا۔ کیونکہ انسان کی تکمیل متعلق ہو جائے گی۔..... گوریانے کہا۔

نقیبات کے مطابق آدمی اپنی قومیت کے آدمیوں سے ابھاری را بنا۔ "اوکے۔ نصیک ہے۔ جیک آئے تو پھر میں اسے منع کر دوں کرتا ہے۔..... گوریانے کہا۔

"نصیک ہے ماڈام۔ آپ کی بات درست ہے۔..... جیک سماں کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ایک ہاتھ اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر بے ہوش آدمی کرتا ہے۔..... گوریانے کہا۔

"اصبات میں سرہلاتے ہوئے کہا اور واپس مڑ گیا۔"..... اس کے ہمراہ پر تھپدار نے شروع کر دیئے۔ تیرے تھپرے "ستو جیکب"..... فری کے کہا تو جیکب مڑا۔

"اس آدمی نے چھٹے ہوئے آنکھیں کھول دیں تو فری کی واپس مڑا اور اس کی پرانی کری پر جیٹھے گیا۔"..... اگر نگرانی ہو رہی ہو تو تم نے ان کی نگرانی کرائی ہے۔.....

..... ہے کہ ہم مش من سے خلٹے ان کے خاتم پر کام کریں۔"..... فری کے کہا۔ "یہ۔ کیا مطلب۔ تم کون ہو۔ یہ مجھے کیوں باندھ رکھا کہا۔

"نصیک ہے بس۔..... جیکب نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑا تیزی بھرے اور بوکھلانے ہوئے لجھے میں رک رک کر کہا۔"

در بعد وہ تہر خانے کی سری جیاں پرستا ہوا اور چلا گیا۔"..... چہار نام اسلام ہے اور تم شاہین طیاروں کے اذے کا گاری پر

"فری کی ابھی اس جگہ میں نہ پہنچو دوں۔ ملک جائیں گے اور ملکب انجمن، ہو۔..... فری نے سرد لجھ میں کہا۔"

مکمل نہ ہو سکے گا۔ ہم نے سب سے زیادہ اپنی توجہ مش پر رکھ دی۔ "ہاں۔ ہاں۔ مگر تم کون ہو اور یہ سب کیا ہے۔..... اس آدمی کے سب سے زیادہ اپنی توجہ مش پر رکھ دی۔"..... اسی طرح بوکھلانے ہوئے لجھے میں کہا۔ اس کے ہمراہ پر خوف

"میں تو سوچ رہا تھا کہ تم انہیں ملکیتا جگہ میں مش مکمل کی تلاذات اپنے آئتے تھے۔ غالباً ہے وہ سب انجمن تھا بھجت تو د تھا لون گا۔"..... فری نے کہا۔

"نہیں۔ میرا غیال ہے کہ جب بھک وہ لوگ ہم بھک ہجھیں۔"..... ہمارے آدمی نے جھیں آفری تھی کہ تم ہمارے لئے کام کرو۔

ہم مش مکمل کر کے ہبھاں سے نکل جائیں۔"..... ان کا ملک ہے۔"..... تم نے الکار کر دیا اس نے اب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔".....

تفصیل بتا دوں جہاں شاہین طیارے موجود ہیں۔ کس طرح پرواز سے ریو اور کال کر اس کا رخ اس آدمی کی طرف کر دیا۔ اس کے کرتے ہیں۔ جو وہاں خفاظتی انتظامات ہوں سب کی تفصیل بتا جہڑے پر یونگٹ سفاری کے نثارات ابراہیتے تھے جبکہ گوریا بھی سپاں ہو۔ اس کے بعد ہم تمہیں رہا کر دیں گے اور ساتھ ہی بھارتی محاوضہ چڑھ لئے بُشی ہوتی تھی۔

بن۔ نن۔ نہیں۔ رک جاؤ۔ مجھے مت مارو۔ میں ہے جو بھی دیں گے۔ تم خاصوشی سے واپس جلوے جانا۔ کسی کو کچھ بھی معلوم ہوں۔ مجھے مت مارو۔ میرے جھونے چھوٹے چھوٹے ہوں گے کہ تم نے ہمیں کیا بتایا ہے اور کیا نہیں۔ یو۔ چیز ہو یا ہو جائیں گے۔ رک جاؤ۔..... اسلام نے ہدایاتی انداز میں جھوٹ ہو۔ فریڈ بادوں..... فریکی انتہائی سرد تھے جس میں کہا۔

م۔ م۔ میں بتا رہا ہو۔ مجھے مت مارو۔..... اسلام کی حالت اور زیادہ غراب ہو گئی کہا۔

میں اپنی بات دوہرائی کا عادی نہیں ہوں۔ مجھے۔ اس کروں گا۔ مجھے مت مارو۔..... اسلام کے تمام تفصیلات معلوم کر لیں۔

ایک ہی پار خور سے میری بات سن لو۔ ہمیں تم سے کوئی دُل کیا۔ ایک نہیں ہے۔ جو نکل تم نے اکابر کیا تھا اس نے میں نے جھارے خانہ۔ تو پھر شروع ہو جاؤ۔..... فریکی نے کہا تو اسلام نے اس طرح کافی صد کریبا تھا اس نے اب ہاں یا نہ میں جواب دو کہ تم ہمارے میں ہمایا شروع کر دی جیسے یہ پریکار در آن ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے کام کرنے کے لئے تیار ہو یا نہیں۔..... فریکی کا بھرہ مزید تھا۔ فریکی اور گوریا نے کام کرنے کے لئے تیار ہو یا نہیں۔..... فریکی کا بھرہ مزید تھا۔ فریکی اور گوریا نے کام کرنے کے لئے تیار ہو یا نہیں۔..... فریکی کا بھرہ مزید تھا۔

اوکے۔ تم نے واقعی تعاون کیا ہے اس نے چہاری موت پکڑا جاؤں گا۔ وہاں سے حد ختم ہے۔ انتہائی خست چینگٹ ہے۔ میں کہتا ہوں۔..... فریکی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اوکی کی جو بھیں گھنٹے تکڑاں ہوتی ہوئی ہے۔ انتہائی خست یا بدی ہے۔ فریکی اور گوئی تھیک اسلام کے دل میں انتہی چلی جئے فوراً گوئی مار دیں گے۔ پلیز سکھو۔ میری بات سمجھو۔ اس کا سُمُر سیوں میں بندھا انتہائی ہے چین اور بوکھلانے ہونے انداز میں کہا۔

تو پھر اگر تم اپنی زندگی چاہتے ہو اور ساتھ ہی بھارتی ملکہ ہو گئی تھیں۔ دل میں اتر جانے والی گوئی نے اسے زیادہ سہلت بھی حاصل کرنا چاہتے ہو تو ہمیں اس اٹے کے بارے میں کہا۔

"اب اس کی لاش کا کیا کرنا ہے..... ذرکی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"بھاں پڑی رہے بہاں۔ اس مکان کے سبھے والے کافی طویل
مرے کے لئے گئے ہوئے ہیں۔..... جیکب نے جواب دیا تو ذرکی
نے اہلات میں سرطاویا۔

"اب کیا ہم نے جاز کلب جانا ہے۔..... گھوریا نے کہا۔

"میں مادام۔ آپ وہاں پہنچیں۔ جب تبادل رہائش گاہوں کے
بارے میں تسلی ہو جائے گی اور انتظامات ہو جائیں گے تو میں آپ
کو اطلاع دے دوں گا۔..... جیکب نے جواب دیا۔

مخفی نج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انھایا۔

"سنوا پہنچ آؤ میوں کو کہ دو کہ صرف ٹگرانی پہنچ کریں۔ خدا

ٹگرانی کرنے والوں کی ٹگرانی نہ کریں۔ ہم نے پلان بدلتا ہوں۔.....
علی عمران ایم ایکس ہی۔ ذرکی ایکس ہی (اکسن) بول رہا ہوں۔
عمران نے سلسلے پڑے ہوئے اخبارات کے بندل کی رسیاں کھلتے
ہوئے کہا۔

"میں بہاں۔..... جیکب نے جواب دیا اور وہ سیرصیاں چڑھ کر
اور پہنچ گیا۔

"ظاہر بول رہا ہوں عمران صاحب۔..... دوسرا طرف سے
بلیک تزویر کی آواز سنائی دی۔

"آؤ گھوریا۔ اب کب میں بینچ کر مشن کا پلان طے کر لیں۔
ٹکرے ہے بیچ بیچ پاکیہ آواز کا ان میں بینچی ہے۔..... عمران نے
ذرکی نے مکان کے بیرونی دروازے کی طرف بینچتے ہوئے کہا۔
گھوریا نے اہلات میں سرطاویا۔

"ٹکریہ عمران صاحب۔ میں نے آپ کو روپوت دیں تمی کر
شدی رات ان کو نصیبوں کی ٹگرانی ہوتی رہی ہے یہن کوئی وہاں

نہیں آیا۔ کوئی مھیاں بھٹے ہی پچک کر لی گئی تھیں وہ خالی ہیں۔
بلیک زر دنے کہا۔
” یہ تو ظاہر رپورٹ ہے۔ مطلب ہے صاف۔ جس طرح صاف
جواب دیا جائے ہے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسرا
طرف سے بلیک زر دنے اختیار فس پڑا۔

” اپ کو سچ سچ فون کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ان میں سے ایک
کوئی میں جو کار موجود تھی اسے نکال کر بیا گیا ہے وہ جاز کلب کی
پارکنگ میں موجود ہے۔ پارکنگ بوانے کے مقابلے اس کار میں
ایک ایکر میں جو زاکب آیا تھا یعنی پہر وہ لوگ واپس نہیں آئے۔

بلیک زر دنے کہا۔

” یہ کس طرح معلوم ہوا کہ یہ کار اس کوئی میں موجود اب ہی کوئی فائدہ نہیں اور تم صدر کو اطلاع دے دو کہ وہ وہیں رکے۔

” عمران نے سخینہ لیچے میں پوچھا۔

” وہاں کی ایک اور کوئی کیوں جو کیدار سے معلوم کیا گیا ہے۔ یہ ” ٹھیک ہے۔ بلیک زر دنے جواب رکھا اور اٹھ کر ذریں کر روم کی طرف بڑھ گیا۔ جاز کلب کے پارے
دیا۔

” اپر پورٹ اور دیگر بھروسے کوئی رپورٹ ملی ہے۔ عمران کام کو اور رات کو ہی ہوا کرتی ہے۔ اس وقت تو وہاں سوائے
نے کہا۔

” بھروسے کیوں کے اور کوئی موجود نہ ہو گا یعنی پہر بھی عمران وہاں جا کر
” نہیں۔ کسی بند سے بھی کوئی رپورٹ نہیں ملی۔ بلیک کرنا چاہتا تھا۔ اس کی جھنی حس بکر رہی تھی کہ اگر بند اجنبی
ان لوگوں کا سراغ نہ کیا گیا تو انہیں کسی بڑے حادثے سے دوچار
زرو نے کہا۔

” وہاں جاز کلب میں کون ہے۔ عمران نے پوچھا۔

کاگری کے ہو ائی اڈے پر بھوادیا تھا۔ اس کے لئے بلیک زردو کر
بر سلطان سے فون کرنا پڑا تھا اور ان کی وجہ سے وہ دہاں سکرولی
میں شامل ہوئے تھے لیکن اس کے باوجود عمران چاہتا تھا کہ ان
لوگوں کو اڈے پر بھینٹے ہوئے کرنیں۔ کام تو ہوتا ہی رہے گا۔ عمران
کار تیزی سے جاز کلب کی طرف بڑی پیلی جاری تھی۔ جاز کلب کی
ایک مزدور عمارت تھی۔ البتہ اس کے سامنے کے رخ پر خاصاً بڑا حصہ
خالی رکھا گیا تھا جس میں بڑا پلٹ اور ایک سائیپ پر خاصی دیر
پارکنگ تھی۔ عمران نے کار کلب کے کپڑاؤں میں سوزی اور پھر
مشکل کیا جائے تو وہ اجنبیاً کھانے سے ہی افلک کر دے۔ تم اسے
ناشست کہتے ہو۔ دو سلاسکس اور ایک بیانی چاہنے۔ کیا یہ ناشست ہوتا
ہے۔ نہ غالباً گھی سے تتراتے ہوئے پرانگے۔ نہ مکن، نہ ابلے ہونے
جسیے ہی قریب جا کر کارروں کی اور یقیناً اڑتا تو ایک طرف سے علقواری ہے اور اسکے دلائل کا آمیخت۔ عمران نے سہ بناتے ہوئے کہا اور
مقدار ایک بار پھر پس پڑا۔ اسی لمحے پارکنگ میں موجود نوجوان نے
تیز قدم المختار عمران کے قریب بھی گیا۔

آپ کو چیف نے بسج بھی تکفیل دی ہے۔ مقدار نے قریب آکر سلام کیا۔
”جاتا آپ کی وجہ سے میں رک گیا تھا۔ اگر آپ اجازت دیں تو
مجھے چیف نے کیا تکفیل دیتی ہے۔ میں نے دھپٹے کہیں اس کی میں چلا جاؤں۔ میں نے ساری رات ڈیوٹی کی ہے۔ اب میری بھیت
پرواہ کی ہے اور نہ آندہ ایسا کوئی پروگرام ہے۔ اصل سند تھا اب ہو رہی ہے۔ اس نوجوان نے بڑے منٹ بھرے لمحے میں
سلیمان پشاکا کے۔ اس نے چیف کی کال آنے کے بعد مجھے اس شرعاً پہلے
پر ناشست دیا کہ میں فوری ہبھاں ہمگیں اور کام کر دیں تاکہ چیف کو۔ ادھ۔ تو تم ہوتے ہو رات کو۔ لیکن بسج بھک تو جہاری ڈیوٹی
طرف سے کوئی بھیک اس کی جیب بھک ملنے کے۔ عمران نے اپنیں ہوتی۔ پھر تم بسج بھک ہبھاں کیوں رہے ہو۔ عمران نے
ہبھک کر کہا۔

”جلو ناشست تو مل گیا۔ مجھے دیکھیں۔ میں نے ابھی بھک ناشستہ بھی
نہیں کیا۔ مقدار نے کہا۔
”جلو پھر پہلے ناشست کرنیں۔ کام تو ہوتا ہی رہے گا۔ عمران
نے کہا۔
”کیا مطلب۔ ناشست تو اُپ کر سکے ہیں۔ پھر۔ مقدار نے
سکرتے ہوئے کہا۔

"جحاب۔ عام طور پر تواریخ کو ہی گالریاں داہم بلی جاتی ہیں اور
ہم بھی ملے جاتے ہیں لیکن بعض اوقات مجھ سے گالریاں راتی ہیں تو
مجھے بھی رہنا پڑتا ہے۔ آج رات بھی ہی ہوا ہے۔ تین گالریاں موجود
قہیں اس نے مجھے بھاں رکنا پڑا۔ بس میں نے کلب میں جا کر معلوم
کیا تو پہلے چلا کر بھاں کوئی سبز موجود نہیں ہے۔ میں چون کیدار کوہ
کر واپس جا رہا تھا کہ یہ صاحب آگئے اور انہوں نے مجھے روک یاد
اپ آپ تشریف لائے ہیں لیکن آپ آئیں میں باہمیں کر رہے ہیں جبکہ
میں ساری رات جاگتا رہا ہوں اور اپ میری طبیعت غراب ہو رہی
ہے اس نے اگر آپ مہربانی کریں تو مجھے اجازت دے دیں۔" اس
نو جوان نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔
"تم یہ بتاؤ کہ مجھے کو تم نے اس کا رسے اترتے ہوئے
ویکھا تھا ان کے ملینے اور قد و قامت کیا تھی۔"..... عمران نے کہا۔
"میں نے اس نظر سے تو انہیں ویکھا ہی نہیں تھا جناب کے مجھے
ان کے ملینے بتانے پڑیں گے۔ سرسری طور پر دیکھنے سے جو باہمی
ہیرے ذہن میں رہ گئی ہیں وہ میں بتا دیتا ہوں۔"..... پارکنگ
امنیٹ نے کہا اور پھر اس نے قد و قامت اور علیوں کے بارے میں
فہرست طور پر بتا دیا۔

"ان باقی دو کاروں میں کون آیا تھا۔"..... عمران نے پوچھا۔
"جحاب۔ ان میں سے ایک کار میں تو تین ایکڈی میں تھے۔ البتہ
یہ تیسری کار ہمارے کلب کے مستقل سبز جناب اسلام صاحب کا

ہے جو سنٹے ناٹ کو مستقل طور پر بھاں آتے ہیں اور رات کے
دو سوچے واپس ملے جاتے ہیں لیکن آج رات ان کی واپسی نہیں ہوئی
اور نہ ہی وہ کلب میں موجود ہیں۔ شاید کسی اور کے ساتھ بیٹھ کر
ٹلے گئے ہوں گے۔..... پارکنگ بوائے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ان کا حلیہ تو تم بتا سکتے ہو کیونکہ تم نے انہیں بارہا دیکھا
ہے۔"..... عمران نے کہا۔
"میں صاحب۔"..... پارکنگ بوائے نے جواب دیا اور پھر اس نے
علیہ بھی تفصیل سے بتا دیا۔
"اسلام صاحب کہاں کام کرتے ہیں۔"..... عمران نے پوچھا۔
"میں مجھے تو معلوم نہیں ہے۔ اندر سو جو دنچ کیدار کو شاید معلوم
ہو۔"..... پارکنگ بوائے کہا۔
"اوکے۔"..... تم جا سکتے ہو۔ شکریہ۔..... عمران نے کہا اور وہ
نو جوان سلام کر کے چلا گیا۔
"آؤ صدر۔"..... یہ معاملہ کچھ زیادہ ہی لٹھا ہوا گھوس ہو رہا ہے۔
عمران نے کہا اور میں گیٹ کی طرف بڑھتے گا۔ صدر بھی سرطاں ہوا
اس کے پیچے چل پڑا۔
"کلب بالکل خالی تھا لہتہ بھاں ایک او چیز مرحوم چکیدار موجود تھا
جو انہیں دیکھ کر انہوں کرو ہوا۔
"جحاب۔"..... کلب تو شام کو کھلتا ہے۔ چو کیدار نے عمران اور
صدر کو سلام کرتے ہوئے کہا۔

مگر با ذہیں۔ تم شریف آدمی ہو۔ ہم نے صرف معلومات حاصل کرنی ہیں اور چونکہ یہ ابھائی ہم ملکی معاملہ ہے اس لئے تم بینائی کو دووے گے۔..... عمران نے غرم لئے من کیا۔

”می صاحب۔ مجھے کیا فرورت ہے جھوٹ بولنے کی جتاب۔“
پوچھیا ارنے جواب دیا۔

• جہارا کیا نام ہے..... عمران نے پوچھا۔

”میں میرا نام بشارت حسین ہے..... جو کیدار نے جواب دیا۔
وہ بشارت حسین۔ آئکوں اکٹھا ماہ۔ کلکاکام کے تھے۔

وہ بھارت میں یہ ہندو دین مسلم صاحب زیادہم مرکے ہیں۔
گورنمنٹ نے کہا۔

می وہ کاگاری کے ہوائی اڈے پر کام کرتے ہیں۔ دہان وہ سب

امکریں بھارت میں کے ہماؤ گران اور صدر دو گونے
بے اختیار اچمل پڑتے۔ ان دونوں کے ہمدردی پر حضرت کے ساتھ
ساقہ دپھی کے گماختات اچھے تھے۔

..... "تمس کیے معلوم ہوا ہے" میران نے حیرت بھرے بچے

میں پوچھتا ہوں۔

ہوں اس نے جب ہمارا آپس میں گہرا تعلق تو نہیں یہکن پھر بھی

وہ داری کی وجہ سے اسما تو جانتا ہوں..... بھارت صین نے

کیا رات کو ہماں کام کرنے والے کسی آدمی سے ملاقات ہو۔

۰ ہمیں معلوم ہے۔ ہم تو اسلام کے بارے میں پوچھنے آئے ہیں جن کی کاربافر موجود ہے لیکن وہ جہاں موجود نہیں ہے۔..... عمران نے کہا۔

جی۔ حیات نے جو پارک گلگ پر کام کرتا ہے جبکہ اُنکے سے پوچھا ہے لیکن میں تو جواب سچ کو سمجھا آتا ہوں اور شام کو چلا جاتا ہوں۔

مجھے تو اس بارے میں معلوم نہیں ہے۔۔۔۔۔ جو کیدار نے جواب

کتابخانه ملی افغانستان

پرچم۔

- نہیں جاتا۔ گذشت ایک سال سے میں جو کمیاری کر رہا ہوں
..... مطلب ہے کہ میرے پڑھنے کے لئے اب تھیں کہاں کام و حجہ کیسے ہے۔

زیادہ تیز جل نہیں سکتا اس لئے سچر صاحب نے اڑا جھر دی کجھ
حساں ڈالنی دے دی ہے چو کیا رانے جواب دیا۔

۔ پھر تو تم اسلام صاحب کو اپنی طرح جلتے ہو گے۔..... میران

جی جانتا تو ہوں مگر اے چوکی دار نے بھیگاتے ہوئے کہا تو

عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے پہلی پولیس کا کارڈ نکال کر

کہاں ہے یہ پسیل روم۔ ہمیں دکھاؤ۔..... عمران نے کہا تو ارشد نے اثبات میں سرپلایا اور عمران اور صدر ارشد کے ساتھ اس طرف کو بڑھ گئے جہاں ارشد کے پول پسیل روم تھا اور پسیل روم کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا دروازہ تھا جو بند تھا۔

یہ دروازہ کہاں کھلتا ہے۔..... عمران نے پوچھا۔

”جی عقیلی میں۔ جہاں مکانات ہیں۔..... ارشد نے جواب دیا۔

”تو جاؤ اسے پلازا۔..... عمران نے کہا تو بشارت حسین سرپلایا اسکے ساتھ گیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ یا تو اس اسلام کو خواکریاں گی ہے یا اس سے ایک چالی سے دروازہ کھول دیا تو عمران اور صدر ارشد اور بشارت کے ساتھ باہر گئی میں آگئے۔ یہ گلی ایک سائینے سے بد تھی۔

”لیکن یہ بات کنفرم کیجئے ہو گی۔..... صدر نے کہا۔ جوکہ دوسری سائینے سے وہ سڑک پر جان لفڑی تھی۔ گلی میں سامنے کے میں معلوم ہو گا کہ سبھاں سے کسی کو انہوں کیا جا سکتا۔ یہ یا نہیں۔

”ارے یہ دروازہ کیوں کھلا ہوا ہے۔ اس پر تالا کیوں نہیں ہے۔ عمران نے کہا اور صدر نے اثبات میں سرپلایا۔ پھر ارشد جو کہ تو آفاقی صاحب کا گھر ہے جو نبیوں سمیت کہیں گئے ہوئے ہیں۔

”نوجوان تھا بشارت حسین کے ساتھ آگئا۔ اس کے پڑھے پر پڑھے کے تاثرات نہیں تھے لیکن عمران نے ایک دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے پڑھ کر

کے سالوں کے تفصیل سے جواب دیتے یہ لیکن عمران کسی تیج پر کہا۔

”کیا تم اس کے پارے میں جاتے ہو۔..... عمران نے دیتے ہی مخفی سکا تھا۔ لیکن جب ارشد نے یہ بتایا کہ اسلام صاحب ایک ایک پوچھ لیا۔

”کیا تم اس کے پارے میں جاتے ہو۔..... عمران نے دیتے ہی

”جی ہاں۔ وہ میرے جانے والے ہیں۔ انہوں نے مجھے کہا تھا کہ دیکھا گیا تو عمران پوچھ کر پڑا۔

سکتی ہے۔..... عمران نے کہا۔

”جی صاحب۔ ایک وزیر ارشد اس کلب میں ہی رہتا ہے۔ اس کے سچے گاؤں میں رہتے ہیں۔ وہ سبھاں اکیلا رہتا ہے۔..... بشارت حسین نے جواب دیا۔

”کیا تم اسے بلاکر لا سکتے ہو۔..... عمران نے پوچھا۔

”جی ہاں۔..... بشارت حسین نے جواب دیا۔

”تو جاؤ اسے پلازا۔..... عمران نے کہا تو بشارت حسین سرپلایا اسکے ساتھ گیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ یا تو اس اسلام کو خواکریاں گی ہے یا اس سے ایک چالی سے دروازہ کھول دیا تو عمران اور صدر ارشد اور بشارت کے ساتھ باہر گئی میں آگئے۔

”لیکن یہ بات کنفرم کیجئے ہو گی۔..... صدر نے کہا۔ جوکہ دوسری سائینے سے وہ سڑک پر جان لفڑی تھی۔ گلی میں سامنے کے

”ابھی وہ وزیر آجائے پھر بات ہو گی سبھاں کے، جوں کے پارے میں پرچار پانچ مکانات کے دروازے تھے۔

”میں پرچار پانچ مکانات کے دروازے تھے۔ یہ یا نہیں۔

”ارے یہ دروازہ کیوں کھلا ہوا ہے۔ اس پر تالا کیوں نہیں ہے۔

”نوجوان تھا بشارت حسین کے ساتھ آگئا۔ اس کے پڑھے پر پڑھے کے تاثرات نہیں تھے لیکن عمران نے ایک دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے پڑھ کر

کے سالوں کے تفصیل سے جواب دیتے یہ لیکن عمران کسی تیج پر کہا۔

”کیا تم اس کے پارے میں جاتے ہو۔..... عمران نے دیتے ہی

”جی ہاں۔ وہ میرے جانے والے ہیں۔ انہوں نے مجھے کہا تھا کہ دیکھا گیا تو عمران پوچھ کر پڑا۔

میں خیال کروں۔ میر سے سلسلہ جاتے ہوئے انہوں نے گالا نگاہ تھا۔ بشارت حسین نے اجتنائی پریشان سے لجے میں کہا تو عمران اور صدر دنوں بے اختیار اچھل پڑے۔

”ادھ۔ آؤ۔۔۔ عمران نے کہا اور اس مکان کے دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ تمہاری در بعد وہ بشارت حسین کی رہنمائی میں تھے پسند تھا لیکن اس پر گالا نہ تھا۔ جب بشارت حسین نے دروازہ کو دھیلایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور بشارت حسین اندر چلا گیا۔ عمران کے چہرے پر مٹھن کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ کچھ درستخ فرستے اور مراد ہر دیکھتا رہا۔

”آؤ صدر سمجھاں سے تو کوئی کلیو نہیں مل رہا۔۔۔ عمران نے طوبیں سانس لیتے ہوئے کہا اور صدر نے اثبات میں سرپناہ دیا اور پھر شدت سے تھوک لٹکتے ہوئے کہا۔

”وہ وابس اس عجیبی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ ارٹڈ بھی ان کے ساتھ ہی تھا۔ ابھی وہ دروازے میں داخل ہو ہی رہے تھے کہ انہیں اپنے یونیچے دھماکے کی سی آواز سنائی دی۔ وہ تیزی سے مڑے تو انہوں نے بشارت حسین کو اجتنائی متوجہ انداز میں اپنی طرف آتے کہا اور عمران نے اثبات میں سرپناہ دیا۔ تمہاری در بعد وہ پارکنگ میں پہنچ گئے تھے۔

”حق۔ حق۔ قتل جتاب۔ قتل ہو گیا جتاب۔۔۔ بشارت حسین نے اجتنائی متوجہ سے لجے میں کہا تو عمران سیست سب کے اڈے پر پکلنگ کرنا ہو گی۔۔۔ عمران نے اپنی کار کی طرف پوکنک پڑے۔

”قتل۔ کس کا۔ کیا مطلب۔۔۔ عمران نے خیران ہو کر کہا۔

”لیکن عمران صاحب ہو سکتا ہے کہ وہ اسلام کے میک اپ میں پہاں جائیں۔۔۔ صدر نے کہا۔

بشارت حسین نے اجتنائی پریشان سے لجے میں کہا تو عمران اور صدر دنوں بے اختیار اچھل پڑے۔

”ادھ۔ آؤ۔۔۔ عمران نے کہا اور اس مکان کے دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ تمہاری در بعد وہ بشارت حسین کی رہنمائی میں تھے غافل نہیں تھا۔ وہاں واقعی ایک کری پر ایک آدمی رسیں سے پیدھا ہوا تھا۔ اس کے دل میں گولی ماری گئی تھی۔

”کیہ یہی اسلام ہے۔۔۔ عمران نے ارشد سے کہا جس کے چہرے پر اجتنائی خوف کے تاثرات تھے۔

• ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ سہر حال مجھے چیف کو اطلاع دینی ہے
گی۔ وہی اب باقی پندوبست کرے گا۔ مران نے کہا۔
• تھیک ہے۔ مجھے بھی رپورٹ دینی ہے۔ خدا حافظ صد
نے کہا اور ایک سانیہ کی طرف بڑھ گیا جہاں اس کی کار موجود تھی۔

• کیا بات ہے فریکی۔ اسلام سے معلومات حاصل کرنے کے بعد
تم یکسر خاموش ہو گئے ہو۔ آج اس بات کو چار روزہ گورنمنٹ میں یہیں
جیسے بادھو امرار کے تم سوائے تفریخ کے اور کچھ نہیں کر رہے۔
آخر تم نے کیا قیصد کیا ہے۔ اچانک گوریانے سخت لمحے میں
فریکی سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ دونوں اس وقت تباadol رہائش گاہ
کے ایک کرے میں موجود تھے۔
• تو جہارا خیال تھا کہ میں فوراً ہی اذے پر چڑھ دو دوں گا۔
فریکی نے سکراتے ہوئے کہا۔
• ظاہر ہے اس کے علاوہ اور چارہ ہی کیا تھا۔ گوریانے کہا۔
• تم ہری جذباتی بھجت ہو گوریا جنک میں نہنڈا کر کے کھانے کا
مادی ہوں اس لئے تم پر بیشان ہو رہی ہو۔ فریکی نے سکراتے
ہوئے کہا۔

یہ نہیں ہے کہ تم چیف سکرٹ ہمجنٹ ہو اور چیف ہمجنٹ
کچھ جانتے ہو یعنی گوریا اور سنٹرال بھی کسی سے کم نہیں ہیں۔ میں
تو سرف ایڈ ونچر کی وجہ سے اکلی ناگزین ہوں ورنہ اگر جماری بجائے یہ
مش میرے حوالے کیا جاتا تو یقیناً اب سعف وہ آئے اتنا ذائقہ بھی چکا
ہوتا۔ گوریا نے اسی طرح جذباتی لمحے میں کہا تو فری کیے اختیار
ہنس پڑا۔

ہو سکتا ہے کہ ایسا ہو۔ یعنی میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں ہو سکتا
تم تم ناکام رہتیں۔ فری کیے کہا تو گوریا بے اختیار اپنی
بڑی۔ اس کے پڑھے پر یقینت غصے کے تاثرات ابراہی۔

تم۔ تم میری توہین کر رہے ہو۔ گوریا نے غصے سے بچتے
ہوئے لمحے میں کہا تو فری کی ایک بار پھر پس پڑا۔
میں نے بھٹے بھی کہا تھا کہ غصے میں تم زیادہ خوبصورت لگتے
ہو اس لئے جیسی غصہ دلانے کوئی چاہتا ہے۔ فری کیے اسی
طرح بنتے ہوئے کہا۔

نہیں۔ تم نے داقتی میری توہین کی ہے۔ گوریا نے کہا۔
اچھا۔ جب تم ہتاو کے اسلام سے ملنے والی معلومات کے بعد تم اگر
آدل زیادہ سے زیادہ ایک یادو طیاروں میں نصب ہو گا اور ہو سکتا ہے
کہ پاکیشیا سکرت سروس کے چیف نے انہیں گراونڈ کر دیا ہو یا
آئے اتار کر محظہ کر لئے گئے ہوں۔ دوسرا بات یہ ہے کہ اس ملک
کا کوئی بھی ایئر پورٹ پر اتر جاتی۔ پھر طیارے سے آدل اتار کر اتنا ذائقہ
جاتی۔ گوریا نے کہا۔

جیسیں معلوم ہے کہ اس آئے کی کیا نمائیت ہے۔ یہ کہا
نصب ہے اور اسے کہے اتارا جاسکتا ہے۔ فری کیے اس بار
خوبیہ لمحے میں کہا۔

غایہ ہے اگر میں انچارج ہوتی تو اس بارے میں مجھے تفصیل
سے بریف کر دیا جاتا اور یقیناً جیسیں بھی بریف کیا گیا ہو گا۔ گوریا
نے کہا۔

ہاں۔ اس حد سعف تو جماری بات درست ہے یعنی کیا وہ جیسیں
کی دوسرے ایئر پورٹ تک پہنچنے دیتے۔ یہ ان کا ملک ہے۔ میں
ایک لمحے میں طیارے کو لاکا طیاروں کے ذریعے گھیر دیا جاتا۔
فری کیے کہا۔

بھی تو اس آئے کی خصوصیت ہے کہ اس کی وجہ سے طیارے
کو جاہ نہیں کیا جاسکتا۔ پھر یہ لاکا طیارے کیا ہگا زیستے۔ گوریا
نے کہا تو فری کیے اختیار مسکرا دیا۔

تم واقعی بے حد ذین ہو گوریا۔ یعنی تم نے اس بات پر خود
نہیں کیا کہ ابھی اس آئے کی تحریکاتی پروازیں ہو رہی ہیں اس لئے یہ
اچھا۔ جب تم ہتاو کے اسلام سے ملنے والی معلومات کے بعد تم اگر
آدل زیادہ سے زیادہ ایک یادو طیاروں میں نصب ہو گا اور ہو سکتا ہے
کہ پاکیشیا سکرت سروس کے چیف نے انہیں گراونڈ کر دیا ہو یا
آئے اتار کر محظہ کر لئے گئے ہوں۔ دوسرا بات یہ ہے کہ اس ملک
کا کوئی بھی ایئر پورٹ پر اتر جاتی۔ پھر طیارے سے آدل اتار کر اتنا ذائقہ
جاتی۔ گوریا نے کہا۔

نقاصان دو مہات ہو سکتا ہے۔..... ذریکی نے جواب دیا۔
”جہاری بات درست ہے۔ میں واقعی جذباتی، ہو رہی تھی یہ کہ
بھرہم نے آخر کرنا کیا ہے۔..... گوریا نے ایک طویل سانس لیئے
ہوئے کہا۔

”میں نے دوسرے روز کے اخبار میں بڑھ یا تھا کہ اسلام کی لاش
دریافت ہو چکی ہے اور اخبار میں یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ لاش کی
دریافت سے پہلے پسیٹل پولیس کے دو آدمی چوکیدار اور انجمنز اسم
کے بارے میں پوچھ گچ کرتے رہتے تھے۔ پھر یہ لاش سائنسے انی
ہے۔..... ذریکی نے کہا۔

”تو اس سے کیا شیجہ نکلتا ہے۔ پولیس تو بہر حال پوچھ گچ کرنی
ہی رہتی ہے۔..... گوریا نے کہا۔

”پسیٹل پولیس کا نام تھینا پا کیشا سیکرٹ سروس استعمال کرنی
ہو گئی درد لاش کی دریافت سے پہلے پسیٹل پولیس کا پوچھ گچ کرنے
کا کوئی مقصد نہیں ہوا سکتا۔ تھینا جہار اندھ درست مثبت ہوا ہو
گا۔ انہوں نے ہماری پہلے والی رہائش گاہ بھی دریافت کر لی ہے
گی۔..... ذریکی نے کہا۔

”لیکن وہ جاڑ کلب کیسے پہنچ سکتے ہیں۔..... گوریا نے کہا۔
”ہم اپنی کاریں وہیں چھوڑتے تھے۔..... ذریکی نے جواب دیا تو
گوریا بے اختیار اچھل بڑی۔

”اوہ۔ اس بات کا تو مجھے خیال ہی نہ رہا تھا۔ اوہ۔ واقعی یہ بات

ہو سکتی ہے۔ لیکن اب تم بتاؤ کہ تم کیا کرنا پڑتے ہو۔..... گوریا
نے کہا۔

”سنور تھیجنہ انہوں نے وہاں فحوصی پکنگ کر رکھی ہو گئی اور ہو
سکتا ہے کہ انہوں نے آئے بھی اتنا رہے ہوں۔ دوسری بات یہ کہ
اس طیارے کو ادا کر کسی محفوظ جگہ پر اتنا رہا بھی ضروری ہے اور
طیارے سیت ہم کسی دوسرے ملک بھی نہیں جاسکتے کیونکہ بہر حال
طیارے کو مسلسل مائیز کیا جائے گا اور فیول کسی بھی جگہ فتم ہو
سکتا ہے اور اگر ہم زرد سکی اسے ادا کر لے جائیں تو ساری بات سخت
کر سائنس آجائے گی اور دو صرف ہماری حکومت پہنام ہو گی بلکہ یہ
آل سپریا دروز بے نوٹس میں بھی آجائے گا۔ اس کے بعد یہ آل ہمارے
ٹینے پے کارثیت ہو گا اس لئے میں نے ایک اور پلان بنایا ہے کہ کم
از کم ایک بفتہ ہم خاموش رہیں گے۔ اس دوران تھیجنہ پا کیشا
سیکرٹ سروس اگر خفاخت کر رہی ہو گی تو وہ مایوس ہو کر وہاں سے
پہنچ جائے گی کیونکہ پا کیشا سیکرٹ سروس طویل عرصے کے لئے یہ
کام نہیں کر سکتی۔ دوسری بات یہ کہ تجربات کو بھی طویل عرصے
تک محفوظ نہیں کیا جاسکتا اس لئے انہوں نے اگر آئے اتنا رہے ہوں
گے تو دوبارہ لگ جائیں گے اور سب سے اہم بات یہ کہ اس دوران
ہم طیارے کو کہیں اتنا رہے اور پھر وہاں سے محفوظ سکردنی میں نکل
جانے کے بارے میں مکمل پلان بنالیں گے۔..... ذریکی نے کہا۔

”کہے۔..... گوریا نے کہا۔

جیکب اسی لائن پر کام کر رہا ہے اور تم جیکب کو جانتی ہو کہ " کس انداز میں کام کرتا ہے۔ اسلام والا کیوں بھی تو اسی نے حاصل کیا تھا۔" فری کی نے سکراتے ہوئے کہا اور گھر بیانے انجات میں اس ہلا دیا اور پھر اس سے جنپلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ساختہ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی نج اٹھی تو فری کی نے پاہوچ بڑھا کر دسیور اٹھا دیا۔

"رامز بول رہا ہوں۔"..... فری کی نے کہا۔

"جیکب بول رہا ہوں بس۔"..... دوسرا طرف سے جیکب کی آواز سنائی دی۔

"پاں۔ کیا کوئی خاص بات ہے۔"..... فری کی نے کہا۔

"میں بس۔ سپیشل فون پر بات ہو سکتی ہے۔"..... جیکب نے کہا۔

"اوے۔"..... فری کی نے کہا اور دسیور رکھ دیا۔ پھر اس نے ادا کرالاری میں سے سپیشل فون نکالا اور اس کا بین آن کر دیا۔ جو لوگوں بعد گھنٹی بجھنے کی آواز سنائی دی۔

"میں۔"..... فری کی بول رہا ہوں۔"..... فری کی نے اس پار اپنا اصل ہم لیتھ ہوئے کہ کیونکہ سپیشل فون کی کال کسی صورت پر جیکب میں سکتی تھی۔

"جیکب بول رہا ہوں بس۔"..... میں نے کاگاری ایرپورٹ پر ایک آدمی کو سمجھ رکھ دے کر تمام معلومات حاصل کر لیں۔"..... جیکب نے کہا۔

"کیا معلومات ہیں۔"..... فری کی نے پوچھا۔

"باس۔ کاگاری ایرپورٹ پر اچھائی سخت حفاظتی انتظامات ہیں۔"

بلزی انشیلی بنس اور کمانڈو کے سکردنی دستے بھی بھاں تجویزات کر دیتے گئے ہیں۔ مجھے اندر کے ایک آدمی سے اطلاع ملی ہے کہ خاہیں طیاروں کی تعداد اٹھتے ہے اور ان آنھوں میں ہی کارکس پر است نصب کیا گیا ہے کیونکہ یہ آنھ طیارے پر دواز کے لئے سے مختلف انداز میں کام کرتے ہیں اس نے ان آنھوں میں ہی اس کے تجربات کے بارے میں۔ لیکن باں ان طیاروں تکف ہمچنان اور پھر انہیں ادا کر لے جانا اس وقت قریباً ناسکن پناہ دیا گیا ہے البتہ میں کو شش کر رہا ہوں۔ اگر میری کوشش کا میاب ہو گئی تو ہمارا مشن کامیاب ہو جائے گا۔"

جیکب نے کہا۔

"میں کو شش کر رہے ہو۔"..... فری کی نے سکراتے ہوئے کہا۔

"ان طیاروں کے ایک پالکت کے مختلف معلوم ہوا ہے کہ" ایک دیبا میں سیٹل ہونے کا خدیج خواہش مند ہے اور اس کے لئے اسے بھاری رقم چاہئے اور وہ اس رقم کے حصوں کے لئے خذیلہ طور پر جو اکھیتا رہتا ہے کیونکہ بھاں فوجیوں کے لئے جو اکھیتا سرکاری طور پر منوع ہے لیکن باوجود کوشش کے وہ ابھی اتنی رقم اکٹھی نہیں کر سکا کہ ایک دیبا میں اچھے انداز میں سیٹل ہو سکے۔ اس پر کام ہو رہا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ہمارا کام بن جائے۔"..... جیکب نے کہا۔

"لیکن وہ طیارہ ادا کر کہاں لے جائے گا اور کس طرح پہنچ آپ کا

بھی جھیں آئیں گے میں کہا۔
“کا بات تو یہ ہے کہ میرے سیکشن کا سارا کام تو جیکب ہی کرتا ہے۔ بہر حال اب جھیں کچھ آگئی ہے کہ میں کیوں دیر کر رہا ہوں۔” فری نے کہا۔

“ہاں۔ یہ سب تو واقعی اجتماعی انجمن ہوئے اور یہیدہ مسائل تھے۔ میں تو سوچ رہی تھی کہ بس ٹنیں اٹھا کر اڑئے میں داخل ہوں گے اور پھر طیارہ انہا کر کے لے جائیں گے۔ اسے کسی بھی ایمپریورسٹ پر آنکر آؤ لے کر تھل جائیں گے یعنیں اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ میں واقعی جذباتی ہو رہی تھی۔..... گوریانے کہا تو فری نے اختیار سکر دیا۔

“ابھی شکر کرو کہ پاکیشیا سکرٹ سروس ہمیں تکاٹ نہیں کر پا رہی۔ سده نصفنا پاگلوں کی طرح ہمیں تکاٹ کر رہے ہوں گے اور انہوں نے بہر حال اپنا سارا انور کا گاری اڑے پر صرف کر رکھا ہو گا یعنیں اگر جیکب کا پلان کامیاب ہو جاتا ہے تو پھر وہ سب اُسے پرہی مت دیکھتے ہو جائیں گے۔..... فری نے کہا۔

“ایک بات کا خیال شاید جیکب کو بھی نہیں آیا کہ ہمارا طیارہ ایمپریورسٹ نیشنل کی مردمی کے بغیر آگے چڑھے گا اور پھر اگر یہ طیارہ مارگ ایمپریورسٹ پر اترا تو ہمیں گھیر لی جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ وہ یوہی کو بھی حرکت میں لے آئیں۔ گوریانے کہا۔

“تم نکلد کرو۔ جیکب ان سارے محاصلات کو سچ کر ہی مش

تحفظ کرے گا۔ کیا تم نے اس بارے میں سوچا ہے۔ فری نے کہا۔
“ہاں۔ دارالحکومت کے ساتھ سندھ کی پی ایک دوسرے سوہے کے آخری کارے ملک چل جاتی ہے۔ ہاں ایک قومی ایمپریورسٹ موجود ہے جسے مارگ ایمپریورسٹ کہا جاتا ہے۔ ہاں کبھی کچھار کوئی خصوصی طیارہ جاتا ہے اس لئے ہاں محل تقریباً ہونے کے برابر ہے اور شہر ہی ہاں کوئی حفاظتی انتظامات ہیں۔ اگر طیارہ ہاں اتریا جائے اور ہاں طائرہ لائیٹ پلٹے سے موجود ہو تو ہاں سے آسانی سے کھلے سندھ میں ہو چکا جاسکتا ہے۔ ہاں اگر اندازا کا کوئی بھری جہاز موجود ہو تو اس کے ذریعے ہم آسانی سے تھل عکھے ہیں۔ اس کے طالوں اور تو کوئی صورت مجھے کچھ نہیں آری۔..... جیکب نے ہواب دیا۔

“وری گلا جیکب۔ تم واقعی پلانٹ کے ماہر ہو۔ وری گلا۔ تم اس پائلٹ پر کام کراؤ یعنی مس قدر جلد ملکن ہو سکے۔ رقم کی فکر مت کر گئی۔..... فری نے کہا۔

“میں ہاں۔ ابھی ایک ٹھنڈے بعد میری اس سے براہ راست ایک خوبیہ مقام پر ملاقات ملے ہے۔ اس ملاقات کے بعد کوئی فیصلہ ہو سکے گا۔ پھر آپ کو پورسٹ کر دوں گا۔..... جیکب نے کہا۔

“جیکب ہے۔ میں جہاری رپورٹ کا انتظار کر دوں گا۔..... نزدی نے کہا اور فون آف کر دیا۔

“جہارا اسٹنٹ جیکب واقعی کام کا آؤ ہے۔ اس قدر فول پروف پلانٹ کرتا ہے کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے۔..... گوریانے

کو فاصل کرے گا۔..... فری کی نے کہا اور پھر وہ تقریباً دو گھنٹے تک اس طرح کی باتوں میں صروف رہے کہ سپیشل فون کی گھنٹی نے انھی اور فری کی نے فون انھیا اور اس کا بین آن کر دیا۔ لاؤڈر کا بین جھٹے ہی پر یہ مدد تھا۔
 ”فری کی بول رہا ہوں۔..... فری کی نے کہا۔ جو نکد یہ سپیشل فون تمہارے وہ کمل کر بات کر رہا تھا۔
 ”جیکب بول رہا ہوں باس۔ وکٹری مبارک ہو۔..... دوسرا طرف سے جیکب کی صرتہ بھری آواز سنائی دی۔
 ”کیا رہا۔ تفصیل بتاؤ۔..... فری کی نے کہا۔
 ”باس۔ اس پانٹک سے مصالحتاں طے ہو گئے ہیں۔ دس لاکھ ڈالر میں مصالحتاں طے ہوئے ہیں۔ ان میں سے دو لاکھ ڈالر زائد ادا کر دیتے گئے ہیں جبکہ آٹھ لاکھ ڈالر زائد سے مارگ ایئر بوئٹ پر ادا کرنے جائیں گے اور وہ وہاں کارکس پوانت کو طیارے سے علیحدہ کر دے گا۔ ہم جتنے سے دھاکہ ڈالر کا گارنٹنچ چیک ہم اس کے حوالے کر دیں گے۔ اس کے بعد اس کا اپنا انتظام ہو گا اور ہمارا اپنا۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں فرائیں سے کی رات کو مارگ آئی جانا ہے اور پھر ذمے کو نوچے ہم نے مارگ پر قبضہ کر دیتا ہے۔ سازھے تو نوچے وہ طیارہ گراؤنڈ کرے گا اور پونے دس نوچے وہ کارکس پوانت ہمارے حوالے کرے گا۔ جیکب نے جواب دیا۔
 ”اوکے تھیک ہے۔ میں اب تمام انتظامات کر لوں گا۔۔۔ فری کی نے الہیناں بھرے لیچے میں کہا اور فون آف کر دیا۔ گھوریا کے بھرے پر بھی فاتحاء تاثرات نہیں تھے۔
 جیکب نے کہا۔

”وہ ہو جائے گا۔ اس کی گھرست کردیں نامنگش کسے ملے ہو۔ گی اور جہارا اس پانٹک سے کہیے رابطہ ہو گا تاک کام فول پروف انداز میں ہو سکے۔..... فری کی نے کہا۔
 اس سے تمام مصالحتاں طے کر لئے گئے ہیں باس۔ اس کا نام خ

بلیک زردو نے کہا۔

"اکب بار تو اس نے ہاشم گایں کماش کر لی تھیں لیکن اس کے پڑ پورہ مزید کچھ نہیں کر سکا۔ اسلام کی صوت کو بھی کافی دن گزر گئے لیکن کچھ بھی سانتے نہیں آ رہا۔ کاگاری اذے پر بھی سب کچھ کھول کے مطابق جاری ہے..... عمران نے چائے کا گھونٹ پیتے لئے کہا۔"

"تجھے تو یوں حسوس ہو رہا ہے عمران صاحب کی یہ سکوت کسی

دھن کی آمد کا پتے دے رہا ہے..... بلیک زردو نے کہا۔"

"ہاں۔ عالیہ ہے طوفان تو آئے گا لیکن کب آئے گا۔ یہی بت

لہوں نہیں ہو رہی۔ عمران نے سکراتے ہوئے ہو اپنے

باخچے میں پکڑی ہوئی چائے کی یہاں اٹھائے وہ اپنی مخصوص کرہی کی

طرف بیٹھ گیا۔ عمران داش مژل کے آپریشن روم میں موجود تھا۔

ماں تو ہم اسے کہے پا یہ تمیل بھک ہمچلتے اور سیرے ڈین کے

لائیں جب تک کاگاری اذے کوئی آدمی ہمارے ساتھ شامل نہ ہو

لئے اس وقت تک یہ مشن کمل نہیں ہو سکتا۔ بلیک زردو

نے کہا۔

"ہاں۔ بیگ سلسلہ ہے کہ نہ ہی کاگاری ایئر پورٹ سے کوئی

اطلاع مل رہی ہے اور نہ ہی ڈاسن کے ہمجنوں کے بارے میں کچھ

معلوم ہو رہا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ جیسے ڈاسن کے لمحثت یا تو خاموشی

جہارا مطلب ہے کہ کاگاری اذے پر کام کرنے والا کوئی آدمی

کس پواستھ طیارے سے اتر کر ہاں سے نکال کر ان کے حوالے

لے گا۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اس کے علاوہ اور کیا سوچا جا سکتا ہے۔ بلیک زردو

ہو اپ دیجئے ہوئے کہا۔"

"اس بار تو سکرین پر مکمل اندھیرا ہے عمران صاحب۔ بلیک

زردو نے چائے کی یہاں عمران کے سانتے رکھتے ہوئے کہا اور دوسرے

باخچے میں پکڑی ہوئی چائے کی یہاں اٹھائے وہ اپنی مخصوص کرہی کی

طرف بیٹھ گیا۔ عمران داش مژل کے آپریشن روم میں موجود تھا۔

اس کے پھرے پر شدید اٹھن کے تاثرات نایاں تھے۔

"ہاں۔ بیگ سلسلہ ہے کہ نہ ہی کاگاری ایئر پورٹ سے کوئی

اطلاع مل رہی ہے اور نہ ہی ڈاسن کے ہمجنوں کے بارے میں کچھ

معلوم ہو رہا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ جیسے ڈاسن کے لمحثت یا تو خاموشی

سے واپس پہنچنے ہیں یا کسی طویل المدت منصوبے پر عمل کرنے

کی ترغیب سے وہ ہلوں میں دکے ہوئے ہیں۔ عمران نے ہو اپ

دیتے ہوئے کہا۔

"اس بار تو ناشیگ بھی انہیں رہیں کرنے میں ناکام رہا ہے۔ بلیک زردو

ہو اپ دیجئے ہوئے کہا۔"

روزانہ طیاروں کی تجرباتی پروازیں ہوتی رہتی ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ جب روشنین کے مطابق شروع سے ہی موجود ہے کہ طیاروں کی پرواز سے صرف دس منٹ کی باقاعدہ نگرانی کی جاتی ہے۔ اس اندازیں نگرانی کی جاتی ہے کہ پہلے کارکس پواتش طیاروں میں نصب کئے جاتے ہیں۔ پھر طیارے انہیں معلوم ہی شہوں کے۔ اس کے علاوہ میں نے نیوی کے اعلیٰ حکام فضا میں پرواز کر جاتے ہیں۔ ان کی باقاعدہ نایرنگ ہوتی ہے۔ اسے ذریعے اس بات کا بھی بندوبست کیا ہے کہ کوئی طیارہ بردار کے علاوہ وہاں لا رکا طیاروں کا ایک پورا سکوار فن موجود رہتا ہے۔ انازوں چہار سکھے سندر میں بھی اس ریخ نجک موجود نہ ہو کہ جہاں کسی بھی ایر جسی میں طیارے کو گھیر سکتا ہے اور جب طیارہ پر آنکھ شاخیں طیارہ پر لگائے۔ عمران نے کہا۔ خشم کرتا ہے تو کارکس پواتش اکار کر محفوظ کریا جاتا ہے اور جہاں وہ کسی لالچ کے ذریعے بھی تو یہ کام کر سکتے ہیں۔ بلکہ کارکس پواتش رکھے جاتے ہیں وہاں اچانکی خخت ترین خفاہ زردنے کہا۔ انتظامات ہیں اور اس کے نسب کرنے اور اتنا نے کے دوران پر لالچ پر شاخیں طیارہ کیسے اتر سکتا ہے۔ عمران نے خخت ترین خفاظی انتظامات کے جاتے ہیں۔ عمران نے تفصیل میں سکرتے ہوئے کہا۔

میرا مطلب ہے کہ ساحلی پنی پر واقع کسی بھی فوجی اڈے پر تو پھر یہ کس طرح مشن مکمل کریں گے۔ بلکہ زردوڑ طیارہ اکار کر وہاں سے لالچ کے ذریعے کئے سندر سکھے پہنچایا جاسکتا ہے۔ بلکہ زردوڑے پر میں کہا۔

میرے دن میں ایک پلانگ ہے۔ اس کے مطابق خالیہ پہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے اور ایسا صرف ایک ایرپورٹ ہے جس کا طیارے کے کسی بھی پائلٹ کو رکھتے دے کر لپٹے ساتھ مانگ رہا ہے۔ وہاں بھی کمانڈوز کو بھجوادیا گیا ہے اور وہاں بھی جائے تو وہ طیارہ سندر میں موجود کسی بھی طیارہ بردار چہار پر اچانکی خخت خفاظی انتظامات کر دیتے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ اور سکتا ہے۔ چہار لمحہ اندازوں ہو سکتا ہے۔ اس پلانگ کے محتوا کوئی ایرپورٹ نہیں ہے جہاں طیارہ اتر سکے۔ عمران نے کہا۔ میں نے شاخیں طیاروں کے تمام پائلٹوں کی سکریننگ کرائی۔ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ پائلٹ دوران پرواز کارکس پواتش لیکن ان آنھوں پائلٹوں میں سے کوئی بھی محفوظ نہیں ہے اسی لمحہ کر کے پیرا شوت کے ذریعے یہی ارجائے اور چہار کو جہاں کر دیا اس کے علاوہ ان کی باقاعدہ نگرانی کی جا رہی ہے۔ ان کی لمحہ

جائے..... بلیک رونے کہا۔

"نہیں۔ دوران پر اذکار کس پوانت ملحدہ کیا ہی نہیں جائے۔ بھبھک جہاز کا انہیں بند نہ ہو جائے۔ سبھک اسے علیحدہ نہیں کہ پر دیکلی آف کے روز ایک کلب جس کا نام سماں کلب ہے میں جاتا۔..... غرمان نے کہا۔

"پھر تو ہمیں سچا جاسکتا ہے کہ یہ لوگ کا گاری ایپرپورٹ پر رہا۔ دوران وہ لوگوں سے ملا۔ اس نے کھلاؤں میں بھی صدیا۔ کھانا کے کار کس پوانت حاصل کرنے کی کوشش کریں گے اور کیا۔ بھی کھایا یہیں کسی غیر ملی سے اس کی ملاقات نہیں ہوتی۔ پھر سختا ہے۔..... بلیک رونے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"دیکھو کیا ہوتا ہے۔ فی الحال تو انتظار ہی ہو سکتا ہے اور وہی، دو ماں اپنی رہائش گاہ پر چلا گیا اور اس وقت بھی وہیں موجود ہے۔..... غرمان نے کہا اور پھر اس سے بچتے کہ مزید کوئی بات کل بھی وہ دو ماں اپنی قیوٹی پر جائے گا۔..... جو یا نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایکسو۔..... غرمان نے مخصوص لمحے میں کہا۔ "یا کلب میں اس نے جو ابھی کھیا تھا۔..... غرمان نے پوچھا۔

"جو یا بول رہی ہوں بہا۔..... دوسری طرف سے جو یا۔ میں نے معلوم کیا ہے بہا۔ یہیں اس نے جو انہیں کھیلا اور نہ مسود باد اواز سنائی دی۔

"یہیں۔ کیا پورٹ ہے۔..... غرمان نے مخصوص لمحے میں کہا جو یا نے کہا۔

"صدیقی نے اطلاع دی ہے کہ شاخین طیارے کا پائلٹ جس، اس کی رہائش گاہ کی تفصیل کیا ہے اور اس کا فون نمبر۔ تمام غفر علی ہے ویکلی آف پر دارالحکومت آیا ہوا تھا۔ اسے کرشمہ ہے۔..... غرمان نے پوچھا تو جو یا نے تفصیل بتا دی۔

بلیک میں جاتے دیکھا گیا ہے۔ دہاں سے جب معلوم کیا گیا تو پڑھا۔ "اوے۔..... غرمان نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ کہ اس نے اپنے آکاؤنٹ میں دو لاکھ ڈالر زکیش جمع کرائے ہیں۔" اس پائلٹ کے پاس اچانک اتنی بھاری رقم کیسے منج گئی۔

"یہ رقم اس نے کہاں سے حاصل کی ہے۔ یہ معلوم ہوا ہے۔" دیکھ رونے ملکوں لمحے میں کہا۔

"ویسے دو لاکھ ڈالر زکیش بھاری رقم نہیں ہے کہ اس سطح کا اودی

علی نے بادقاں اور اٹھیناں بھرے لیجے میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رابطہ ختم کر دیا تو عمران نے رسیور کھو دیا۔ اس کے لیجے اور جواب سے تو یہی معلوم ہوا ہے کہ محالات مخلوک نہیں ہیں۔ عمران نے کہا۔
”بہر حال اس کی نگرانی سخت کر دیتی چاہئے۔ بیک نہ رونے کہا۔

”وہ تو ہو گی۔ میں اس سے بات کرتا ہوں۔ عمران نے کہا
اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیتے۔
”تی صاحب۔ رابطہ قائم ہوتے ہی وہی مرداں آواز سنائی
ہی۔ لیجے سے ہی بونے والا طازم گل بھا تھا۔

”عفر علی صاحب سے بات کرائیں۔ میں ملزی اٹیلی بنس کا
افسر بول رہا ہوں۔ عمران نے بھر بدل کر کہا۔

”ہولڈ کریں جاہ۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔
”ہیلو۔ عفر علی بول رہا ہوں۔ چند لمحوں بعد ایک بھارتی میں

مرداں آواز سنائی دی۔
”جاتا۔ میں کر شل سی بیک سے اس سنت یعنی افضل حسین
بول رہا ہوں۔ آپ نے دولا کھو ڈال رکھنے کا وقت میں جمع کرائے
ہیں۔ اس سلسلے میں ملزی اٹیلی بنس کا ایک افسر انکو اعزی کرنے
آیا تھا۔ میں نے انہیں تفصیل تو نہیں بتائی یعنی وہ آپ کا پتہ لے کر

بنا ہوں۔ آفس کو اطلاع ملی تھی کہ آپ نے اچانک اپنے کا وقت
واپس چلا گیا ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں۔ عمران
نے کہا۔

”اطلاع کا مکمل یہ۔ وہ اگر میرے پاس آئے تو میں ان سے خود
فائل کی جائیں۔ عمران نے کہا۔

اس رقم کی خاطر ملک سے خداوی کرے یعنی اس کے باوجود اس
بارے میں معلومات حاصل کرنا پڑیں گی۔ عمران نے کہا اور
اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر
دیتے۔

”عبدالرشید بول رہا ہوں۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک
مرداں آواز سنائی دی۔

”میں کر شل سی بیک سے بول رہا ہوں اس سنت یعنی افضل
حسین۔ عفر صاحب سے بات کرائیں۔ عمران نے بھر بدل کر
بات کرتے ہوئے کہا۔

”ہولڈ کریں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ عفر علی بول رہا ہوں۔ چند لمحوں بعد ایک بھارتی میں

مرداں آواز سنائی دی۔
”جاتا۔ میں کر شل سی بیک سے اس سنت یعنی افضل حسین
بول رہا ہوں۔ آپ نے دولا کھو ڈال رکھنے کا وقت میں جمع کرائے
ہیں۔ اس سلسلے میں ملزی اٹیلی بنس کا ایک افسر انکو اعزی کرنے
آیا تھا۔ میں نے انہیں تفصیل تو نہیں بتائی یعنی وہ آپ کا پتہ لے کر

بنا ہوں۔ آفس کو اطلاع ملی تھی کہ آپ نے اچانک اپنے کا وقت
واپس چلا گیا ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں۔ عمران
نے کہا۔

تھی ہاں۔ کیوں نہیں۔ دو لاکھ ڈالر زکی یہ رقم مجھے میرے بھائی
اعلم علی نے بھگوانی ہے تاکہ سہاں ان کے لئے کوئی مناسب پر اپنی
خوبی جاسکے۔ وہ گذشت آنے والوں سے ایکریسا کے دارالحکومت
و لگن میں سیٹل ہیں لیکن اب ان کے سچے بڑے ہو گئے ہیں اور وہ
اب والیں پاکیشیاً اکر سیٹل ہوتا چلتے ہیں۔ یہ رقم مجھے ہندی کے
دریے کلب میں ملی تھی۔ میں نے جا کر بینک میں جمع کرای۔ آپ
بے شک میرے بھائی سے اس بارے میں تصدیق کر لیں۔ عفر علی
نے اجتنامی با اعتماد اور اطمینان بھرے انداز میں جواب دیتے ہوئے
کہا۔

تصدیق تو بہر حال کی جانے گی۔ آپ ان کا چہ اور فون نمبر بتا
دیں۔ علی ہر دوسری طرف سے چہلے روپورٹ سے چیک کرنا چلتے
گی۔

ٹکریہ۔ علی نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آئے
پر ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیتے۔

کاگاری ایئرپورٹ۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنانی
دی۔

کمانڈر داؤد سے بات کرائیں۔ میں علی ہر بول رہا ہوں۔ علی
ہر بول نے کہا۔

ہولڈ کریں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
کمانڈر داؤد بول رہا ہوں۔ جلد گوں بعد ایک بھاری سی

آواز سنانی دی۔
علی ہر بول رہا ہوں تماں نہ خصوصی چیف آف سیکٹ
سرور۔ ہر بول نے کہا۔
لیں سر۔ حکم فرمائیں۔ دوسری طرف سے مودباد لجھے ہیں
کہا گیا۔
شاہین طیاروں کے پانچس کی پرستی پورٹس تو آپ کے پاس
ہوں گی۔ ہر بول نے کہا۔
لیں سر۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔
پانچ عفر علی کی پرستی پورٹ ملکوں میں۔ میں پانچ منٹ بعد
دوبارہ فون کروں گا۔ ہر بول نے کہا اور رسیور کھ دیا۔
آپ براہ راست چینگ سے چھٹے روپورٹ سے چیک کرنا چلتے
ہیں۔ بلکہ زر دنے کہا۔
پاں سہو سکتا ہے کہ کوئی باقاعدہ سیست اپ کیا گیا ہو۔ علی ہر
نے کہا اور بلکہ زر دنے انتہا میں سرطا دیا۔ پانچ منٹ بعد ہر بول
نے دوبارہ کمانڈر داؤد سے رابطہ کیا۔
روپورٹ ملکوں کی ہے آپ نے۔ ہر بول نے کہا۔
لیں سر۔ میرے سامنے موجود ہے سر۔ کمانڈر داؤد نے
جواب دیا۔
پانچ عفر علی کے کسی بھائی کا ذکر ہے اس میں ہو کسی نہ
ملک میں سیٹل ہو۔ ہر بول نے کہا۔

"ایک منٹ صاحب۔ میں بتتا ہوں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"حلہ سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں۔ بحمد خالی بعد کمانڈر داؤن کی دوبارہ آواز ساتھی دی۔

"میں عمران نے کہا۔

"سر۔ پرپورٹ میں درج ہے کہ عذر علی اور اعلیٰ علی دو جان آواز ساتھی دی۔

"میں پاکیشیا کے دارالحکومت و نقشن میں سیٹل ہے اور وہاں کاروں کے پسیڑ پارٹس کا بزرگ کرتا ہے۔ کمانڈر داؤن نے کہا۔

"اس کا پتہ اور فون نمبر دیا گیا ہے پرپورٹ میں۔ عمران نے پوچھا۔

"میں سر۔ کمانڈر داؤن نے جواب دیا اور پھر پتہ اور فون نمبر بتا دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے لیکن آپ نے پائلٹ عذر علی کو اس بارے میں کچھ نہیں بتانا۔ عمران نے کہا۔

"میں سر۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے کریڈل دبکر فون آئنے پر دوبارہ شیر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ائز نیٹل آؤٹ۔ ایک تووانی آواز ساتھی دی۔ لہجہ ایکریز کام کر رہے ہیں اس لئے ان کے بارے میں معلومات کی جا رہی ہیں۔

"کیا آپ نے انہیں کوئی رقم بھجوائی ہے۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ہاں میں نے ہٹلی کے ذریعے انہیں دو لاکھ ڈالر ر بھجوائے ہیں تاکہ وہ پاکیشیا میں سیرے لئے مناسب پر اپنی

"میں عمران نے پوچھا۔

"میں دو بڑیں افریں۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ان سے بات کرائیں۔ عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہلکا۔ اعلیٰ علی بول رہا ہوں۔ بحمد خالی بعد ایک مردانہ

آواز۔

"میں پاکیشیا کے دارالحکومت و نقشن میں سیٹل ہے اور وہاں کاروں کے پسیڑ پارٹس کا بزرگ کرتا ہے۔ کمانڈر داؤن نے کہا۔

"اس کا پتہ اور فون نمبر دیا گیا ہے پرپورٹ میں۔ عمران نے

چھٹے میں کہا گیا۔

"میں سر۔ کمانڈر داؤن نے جواب دیا اور پھر پتہ اور فون نمبر بتا دیا۔

"میں دو بڑیں افریں۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"میں سر۔ کمانڈر داؤن نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے لیکن آپ نے پائلٹ عذر علی کو اس بارے میں کچھ نہیں بتانا۔ عمران نے کہا۔

"میں سر۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے کریڈل دبکر فون آئنے پر دوبارہ شیر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ائز نیٹل آؤٹ۔ ایک تووانی آواز ساتھی دی۔ لہجہ ایکریز کام کر رہے ہیں اس لئے ان کے بارے میں معلومات کی جا رہی ہیں۔

"کیا آپ نے انہیں کوئی رقم بھجوائی ہے۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ہاں میں نے ہٹلی کے ذریعے انہیں دو

لاکھ ڈالر ر بھجوائے ہیں تاکہ وہ پاکیشیا میں سیرے لئے مناسب پر اپنی

خوبی کر سکیں کیونکہ میرے بچے بڑے ہو گئے ہیں اور اب میں اس آزاد حماڑے میں زیاد نہیں رہنا چاہتا۔..... احمد علی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

- یکن آپ نے بینک کے ذریعے رقم کیوں نہیں بھجوائی۔ ہندزی کے ذریعے کیوں بھجوائی ہے جبکہ آپ کو معلوم ہو گا کہ اس سے ملک کو نقصان ہوتا ہے۔ محراج نے کہا۔

”تی اپ کی بات درست ہے۔ لیکن بینک ریش اس قدر کم ہیں کہ اس سے نہیں نقصان ہوتا ہے اس نے ایسا کیا جاتا ہے اور بہر حال = جرم نہیں ہے۔۔۔ اعظم علی نے اس پارا قرارے ختم کیا۔

اوکے۔ نحیک ہے..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
اس کا مطلب ہے کہ غفران علی مخلوق کہنیں ہے..... بلکہ
زیر و نے کیا۔

پاں۔ اب تو ہر بات کلیر ہو گئی ہے۔ روپورٹ سے جو فون نمبر دیا گیا ہے وہی تمبر عزیز علی نے بتایا ہے لیکن بہر حال اس کی تگرانی خست کر دی جائے گی۔..... عمران نے کہا اور امتحان کرواؤا۔ بلیک زرد بھی احتراماً اخراج کرواؤا۔

”میں فلیٹ پر جا رہا ہوں۔ کوئی اہم روپورٹ ہو تو مجھے بتا دینا۔..... مگر ان نے کہتا تو بلکہ تزویہ نہیں اتنا بتا میں سر بلا دیا۔

رات کی تاریکی میں ایک بڑی اور طاقتور لامپ تیزی سے صدر کی
ستگ پر تیرتی ہوئی آگے بڑی چلی جا رہی تھی۔ ہر طرف گھب اندر جرا
پھایا ہوا تھا کوئکہ رات تاریک تھی۔ چناند بھی انسان پر موجود تھا
اور پہنچے بادل چھائے ہوئے تھے۔ لامپ میں بھی تاریکی چھائی ہوئی
تھی۔ لامپ پر ذریکی، گلوکریا، جیک اور اس کے تین ساتھی موجود تھے۔
جیک کا ایک ساتھی مارٹلائچ چلا رہا تھا۔ ان کا رخ مارگ ملاٹے کی
طرف تھا جہاں سے انہوں نے مارگ اپنی بوڑت پھینپتا تھا۔ وہ سب
لامپ کے تیچھے پہنچے ہوئے خصوص کیوں میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کیون میں
بھی تاریکی تھی اس لئے وہ صرف ایک دوسرے کے ہی ولے دیکھ رہے
تھے۔

”لامپ تم نے کیسے حاصل کی ہے جیک ذریکی نے کہا۔
باہ۔ لامپ ایک اور ذریعے سے باقاعدہ غریبی کی سے تاکہ

غفرتے اپنے بھائی سے بات کی۔ اس نے اسے یہ نہیں بتایا کہ "کس طرح رقم حاصل کرے گا بلکہ اس نے اسے بتایا کہ اس نے پانٹ عفر علی کے خلاف انکو اتری کر رہی ہے تو میں پر بیٹھاں ہو گیا تھا لیکن میں نے سیٹ اپ ہی ایسا رکھا تھا کہ ان کا ٹکٹ دور ہو گیا۔..... جیکب نے جواب دیا۔

"تم نے اس بارے میں بتایا نہیں۔ کیا ہوا تھا۔..... فریکی نے پر بیٹھاں ہوتے ہوئے کہا۔

"باس۔ کوئی پر بیٹھانی والی بات نہیں ہوتی وہ میں آپ کو پورست ہڑو رہتا۔ مجھے یقین تھا کہ کاگری اڈے پر کام کرنے والے افراد اور خاص طور پر شایدین طیاروں کے پانٹس کی نگرانی مسلسل ہوتی رہتی ہو گی اس لئے میں نے خود سامنے آئے کی جائے اس سے تمام باتیں ایک مقامی آدمی کے ذریعے کی۔ اصل سبندیدہ تھا کہ اگر کسی کو اس بھاری رقم کے بارے میں پتہ چلا جائے تو ہمارا منصوبہ یکسر ناکام ہو جاتا اس لئے میں نے اس درمیانی آدمی کے ذریعے باقاعدہ پانٹ کی انکو اتری کرائی تو پتہ چلا کہ اس کا ایک بھائی و نگفٹن میں سیٹ ہے اور اس کی خواہش ہے کہ عفر علی بھی وہاں اس کے پاس آجائے۔ جس پر میں نے عفر علی سے پیش فون پر براہ راست بات کی اور اسے کہا کہ وہ اپنے بھائی کو اس طرح اعتماد میں لے کر اگر انکو اتری ہو تو وہ انکو اتری کرنے والوں کو مسلمان کر سکے۔ پھر انپر

- یہیں اس کے باوجود وہ عفر پانٹ کی اجتنابی خفت نگرانی کر۔
- کرتے رہیں مادام۔ انہیں کسی طرح یہ بات معلوم نہیں ہو سکتی کہ ہمارا بیان کیا ہے۔..... جیکب نے جواب دیا۔
- اس عفر پانٹ نے کیا انتظام کر رکھا ہے۔..... فریکی نے پوچھا۔
- بس۔ اس نے کیا انتظام کرتا ہے۔ میں نے اسے سیٹ اپ کر

کسی کو اس بارے میں شبہ نہ ہو سکے۔ وہی بھاں کی ملزی اٹیلی جس میں ہے حد پر کتاب ہے اور جب مجھے رپورٹ ملی کہ ملزی اٹیلی جس پانٹ عفر علی کے خلاف انکو اتری کر رہی ہے تو میں پر بیٹھاں ہو گیا تھا لیکن میں نے سیٹ اپ ہی ایسا رکھا تھا کہ ان کا ٹکٹ دور ہو گیا۔..... جیکب نے جواب دیا۔

"تم نے اس بارے میں بتایا نہیں۔ کیا ہوا تھا۔..... فریکی نے پر بیٹھاں ہوتے ہوئے کہا۔

"باس۔ کوئی پر بیٹھانی والی بات نہیں ہوتی وہ میں آپ کو پورست ہڑو رہتا۔ مجھے یقین تھا کہ کاگری اڈے پر کام کرنے والے افراد اور خاص طور پر شایدین طیاروں کے پانٹس کی نگرانی مسلسل ہوتی رہتی ہو گی اس لئے میں نے خود سامنے آئے کی جائے اس سے تمام باتیں ایک مقامی آدمی کے ذریعے کی۔ اصل سبندیدہ تھا کہ اگر کسی کو اس بھاری رقم کے بارے میں پتہ چلا جائے تو ہمارا منصوبہ یکسر ناکام ہو جاتا اس لئے میں نے اس درمیانی آدمی کے ذریعے باقاعدہ پانٹ کی انکو اتری کرائی تو پتہ چلا کہ اس کا ایک بھائی و نگفٹن میں سیٹ ہے اور اس کی خواہش ہے کہ عفر علی بھی وہاں اس کے پاس آجائے۔ جس پر میں نے عفر علی سے پیش فون پر براہ راست بات کی اور اسے کہا کہ وہ اپنے بھائی کو اس طرح اعتماد میں لے کر اگر انکو اتری ہو تو وہ انکو اتری کرنے والوں کو مسلمان کر سکے۔ پھر انپر

سکورنی کے آدمی ہیں۔ یہ لوگ بھی دن کے وقت دہان ڈیوٹی دیتے ہیں۔ رات کو ایرپورٹ پر صرف دو جو کیدار ہوتے ہیں جو مقامی لوگ ہیں۔ قرعی کسی قبیلے سے آتے ہیں۔ جیکب نے جواب دیا۔

”پھر ان کے بارے میں کیا پلان بنایا ہے تم نے۔ فریکی نے کہا۔

”چوکیو ارتومیج ہوتے ہی وابس ٹھیٹے جاتے ہیں جبکہ عمد اور کمانڈوز ناشست وغیرہ کر کے آئندھیج کے قریب ایرپورٹ پر آتے ہیں اس لئے میں نے سوچا ہے کہ ان چوکیو اروں کو کچھ دے کیا جائے۔“ وابس ٹھیٹے جائیں جبکہ کمانڈوز اور ٹھیٹے کا خاتر رات کو ہی کر دیا جائے اور بھیج ہم خود ایرپورٹ کا کنزول سنجال لیں گے۔ جیکب نے کہا۔

”نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ بس آٹھ سچے کاگری سے انہیں کال کیا جاتا ہو یا پھر وہ خود پورٹ کرتے ہوں اور اگر انہیں معمولی سامنگ بھی پڑے گیا تو سب کیا کریا جائی ختم ہو سکتا ہے۔ وہ پرواز کا شینڈل بھی شوچ کر سکتے ہیں جبکہ اس رقم کی وجہ سے وہ جیٹے ہی غفرپالٹ کی طرف سے محفوظ بھی ہوں گے اور پرواز بھی ایکی غفرپالٹ نے کرنی ہے۔ فریکی نے کہا۔

”اوہ۔ میں بہاس۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ پھر میں کیا کرنا ہو گا۔ جیکب نے پریخان ہوتے ہوئے کہا۔

کے دیا ہے کہ ہم اسے اپنی لائچ کے ذریعے نزدیکی ملک سماں کے جوہرے تک پہنچادیں گے جہاں سے وہ آسانی سے ونگن بھی سکتا ہے یعنی اصل ہات یہ ہے بہاس کہ ہم اسے ہلاک کر کے اس کی اش منہ، میں پیچھک دیں گے تاکہ یہ محاذہ بھیٹھ کے نئے ختم ہو جائے وہ اگر وہ پکڑا گیا تو وہ ہمارے بارے میں سب کچھ بتا سکتا ہے اور اس طرح پاکیشیا سیکرت سروس ایسا ڈائیکٹ کر ہمارے خلاف کام کر سکتی ہے۔ جیکب نے کہا۔

”چھیک ربے گائیکن ایک بات میرے ذہن میں آئی ہے کہ کہیں مارگ ایرپورٹ پر انہوں نے خصوصی حفاظتی انتظامات نہ کر رکھے ہوں گوریا یا نے کہا۔

”اہم۔ میں نے دہان جا کر خود جیک کریا ہے۔ دہان خصوصی انتظامات نہ رکھنے گئے ہیں یعنی یہ انتظامات کامڈوز کے ایک دست میضلی ہیں یعنی یہ لوگ اس وقت ایرپورٹ پر آتے ہیں جب بس کو بہار بکھاری اذے میں پروازوں کا شینڈل شروع ہوتا ہے۔ ان کی تعداد پندرہ ہے اور یہ مارگ ایرپورٹ سے ٹھڑا ایک بڑی عمارت میں ہے رہتے ہیں۔ ہم رات کو ہی ان کا خاتر آسانی سے کر سکتے ہیں۔“ جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اہر مارگ پر جو عمد ہے اس کی تعداد کتنی ہے۔ سکورنی بھی ہو گی دہان فریکی نے کہا۔

”میں بہاس۔ دیکھی ایسا ہو سکتا ہے۔ پھر میں کیا کرنا ہو گا۔ جیکب نے پریخان ہوتے ہوئے کہا۔

کہا۔

”نو باس..... جیکب نے کہا۔

”لاجھ سے کھلے سدر میں چہلا بھک پہنچنے کے بارے میں کیا سمجھتے ہے۔ اپ ہے۔..... گوریا نے اس بار فری کی سے پوچھا۔

”چیف نے اہمیتی فول پروف انتظام کر دیا ہے۔ ہم لاجھ کے ذریعے قرعی جوڑے و رساکا ہائیجن گے۔ و رساکا سے ہم ایک بیلی کا پڑ جگہوں پر پہنچ جائیں ہماس سے ایک خصوصی طیارہ ہمیں لے کر ساکا پہنچ گا اور ساکا سے ہم آبدوز کے ذریعے انداز پہنچ جائیں گے۔..... فری کی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”گذ۔ اس کا مطلب ہے کہ جب بھک انہیں کچھ پتے پہلے ہم انداز پہنچ لے ہوں گے اور پھر وہ لاکھ سر پکٹے رہیں کچھ حاصل نہیں کر سکتے۔..... گوریا نے کہا اور فری کی نے اخبارات میں سر ملا دیا۔

”جب بھک طیارہ اترنے آئے اس وقت بھک اہمیں سامنے نہیں آتا چلتے۔ جب طیارہ پہنچ آتے ہا تو ہم اپنا ایکشن شروع کر دیں گے اور اس وقت چاہے ہمیں پورا ٹریٹل اور دوسرا ٹریٹل میں کیوں نہ اڑانی پڑیں ہم ایسا کر گوریں گے لیکن اس سے بچتے نہیں۔ البتہ میں پورا کیدا روں کا خاتمہ ضروری ہو گا تاکہ ہم رات کو بھی ٹریٹل میں ایسی جگہوں پر پہنچ جائیں ہماس سے فوری ایکشن لیا جا سکتا ہو۔ پھر میں پانک سے کار کس پو اسٹٹ و صول کر کے اس کا ہمیں خاتمہ کر دیں گے اور نکل جائیں گے۔..... فری کی نے کہا۔

”لیکن کمانڈوں تو چاہرہ ہے پھیل کر ذیوقی دے رہے ہوں گے اور یہ لوگ اہمیتی تربیت یافتے ہیں۔..... گوریا نے کہا۔

”بہر حال رسک تو یعنی بڑے گا یعنی اس طرح بغیر کسی بھک، شب کے منش مکمل ہو جائے گا۔..... فری کی نے کہا۔

”لیں باس۔ تھیک ہے۔..... جیکب نے جواب دیا۔

”اسلیے تو ہمارے پاس ہو گا۔..... گوریا نے کہا۔

”لیں مادام۔ ہر قسم کا اسلو لاچھ میں موجود ہے۔..... جیکب نے کہا۔

”ہم کتنی بڑی مزید سفر کریں گے۔..... گوریا نے پوچھا۔

”ایک ٹھنڈہ مزید ساحل بھک پہنچنے میں لگ جائے گا۔..... جیکب نے جواب دیا۔

”دہان کو سٹ گارڈز کی جیچنگ تو نہیں ہوتی۔..... فری کی نے

لیں۔..... بلیک زر دنے کہا۔

"صدیقی تو ایرپورٹ پر ہے۔ اسے بینک کے بارے میں اطلاع کیجئے مل گئی۔..... عمران نے کہا۔

"اس نے بتایا ہے کہ عفر علی نے کل کماںڈر کو درخواست کی کہ اسے دگھنے کی چیزی دی جائے تاکہ وہ بینک جا کر اپنے آکاؤنٹس کے سطھے میں بینک والوں سے بات جیت کر سکے کیونکہ یہ اس کے نئے فروروی ہے۔ کماںڈر نے اسے چیزی دے دی تھیں ساتھ ہی صدیقی کو بھی بدیاں کے مطابق اطلاع کر دی۔ صدیقی نے کمپنی ٹیکلیں کو

عمران جسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم ہیں۔ میں ہوا بلیک ارٹ کیا اور کمپنی ٹکلیں بھی اس وقت بینک بھیج گئیں جب تک ملیں تو احتراماً اٹھ کر کھرا ہو گیا۔

"بھٹکو۔..... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی اپنی کامیابی کی راستے کی رات تجھے رپورٹ دے دی۔..... بلیک زر دنے کہا۔

"کمپنی ٹکلیں کو رپورٹ ہو یا کویا اس کی عدم موجودگی میں رہا۔ صدیقی کے ساتھ بھی اپنی کامیابی کی راستے کی جسے کہا۔

"عمران صاحب۔ میں آپ کو کمال کرنے ہی والا تھا کیونکہ مجھے راست جیسی دینا چاہئے تھی۔..... عمران نے کہا۔

ٹیکال س تھا کہ آپ اتنی بیخ بھاوس آسکتے ہیں۔ ایک اہم رپورٹ تھا۔ صدیقی نے اسے کہا تھا کہ وہ اسے رپورٹ دے گا کہ وہ بخوبی

رپورٹ تجھے دے سکے اس لئے اس نے رپورٹ صدیقی کو کر دی۔ کیا ہوا۔ میں تو میں ویسے ہی ناشتہ کر کے ادھر آگیا ہوں۔

"بلیک زر دنے کہا۔

"صدیقی اب اپنے آپ کو لا شوری طور پر چیز کہنے لگا ہے۔

"صدیقی نے اطلاع دی ہے کہ پائلٹ عفر علی نے کل بینک سے بھر جالیں یہ بات بھی میں ہو گئی یہ بتاؤ کہ اس نے رقمات نقدی ہیں یا دو لاکھ ڈالر کی رقم نکوالی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ دوسرے کی دوسرے آکاؤنٹس میں ٹرانزکر اپی ہیں۔..... عمران نے کہا۔

"آکاؤنٹس میں موجود باقی رقم بھی اس نے نکلا کر آکاؤنٹس کو زکر دیتا۔ اس نے دو لاکھ ڈالر کا ٹریوٹک جنک بیار کرایا ہے اور

پاکیشیانی رقومات کو بھی ڈالر میں جدیل کر اکر اس کا بھی باعث
ٹریور چک نہایا ہے۔..... بلکہ زرو نے کہا۔
ادو۔ اس کا مطلب ہے کہ اس نے پر اپنی خریدنے کے
رقومات نہیں لکھائیں بلکہ وہ کہیں جانا چاہتا ہے اور وہ بھی کسی فی
ملک میں وردہ پاکیشیانی رقومات کو ڈالر میں جدیل نہ کرائے
گمراہ نے کہا۔

میرے ذہن میں بھی یہ خیال آیا تھا اور میں نے صدقی سے اس
بازے میں مسلم کیا ہے تو صدقی نے بتایا ہے کہ عفر علی نے اپنے
فروس کمانڈر کو طویل رخصت اپلاں کی ہے اور ساتھ ہی ایک بیک
جانے کی اجازت بھی مانگی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ اپنے بھائی کے
پاس جانا چاہتا ہے کیونکہ اس کے بھائی نے پاکیشی شفت ہونے کا
غرض سے اس سے طویل مشوارہ کرتا ہے۔..... بلکہ زرو نے
جواب دیا۔

لیکن وہ اس وقت ڈیوٹی تو کاگاری اڑے پر دے دھا ہے۔ پھر ال
نے ایز فرس ہین کو اور ٹرکیوں اپلاں کیا ہے۔..... گمراہ نے جو ہ

بھی بڑے گی۔..... گمراہ نے کہا۔
”ہاں۔ ہر بار اسی کے بارے میں رپورٹ ملتی ہے ورنہ جہاں
سات اور بھی تو پالٹ موجو دیں۔ ان کے بارے میں کوئی رپورٹ
سلسلے نہیں آتی۔..... بلکہ زرو نے جواب دیتے ہوئے کہا اور
گمراہ نے رسیور اتحادی کے لئے پاختہ بڑھایا ہی تھا کہ قون کی گھسنی
نے انھی اور گمراہ نے رسیور اتحادی۔

”ایکسو۔..... گمراہ نے مخصوص لمحے میں کہا۔
”جو یا بول رہی ہوں یا س۔..... دوسری طرف سے جو یا کی
سوہ باش آؤ ستائی دی۔

”یہ۔..... گمراہ نے سرد لمحے میں کہا۔
” صدر نے رپورٹ دی ہے کہ انہوں نے دو افراد کو مارک کیا
ہے جنہوں نے حساس تو عیت کا اسٹر ایک لائچ میں بھجا ہے اور یہ
لائچ غیر ملکیوں نے خریدی ہے۔..... جو یا نے کہا تو گمراہ چونکہ
پڑا۔

”تفصیل ہتا۔..... گمراہ نے تیر لمحے میں کہا۔
” صدر اور تحریر ملکوں کی کاش میں ساحل صدر پر
واقع ہوئی ریڈ لائٹ میں گئے۔ وہاں وہ کھاتا کھا رہے تھے کہ ساقط
والی میز پر دوستی افزاد ہٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے آپس میں باتیں
کرتے ہوئے یہ بات دوسرے کو بتائی۔ یہ دونوں ابھی ہوئی میں بی
 موجود ہیں۔ صدر نے کال کر کے مزید احکامات طلب کئے ہیں۔

جویا نے کہا۔

“ صدر سے کہو کہ وہ ان دونوں افراد کو اخواز کے راتاہوں
بچنا دے۔ میں عمران کو تریس کر کے کہہ دتا ہوں۔ وہ ان سے مزید
پوچھ گئے کرے گا۔ عمران نے کہا اور کریم دبا کر ٹون آنے پر
اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

“ راتاہوں رابطہ قائم ہوتے ہی جو زف کی آواز سنائی دی۔
..... علی عمران بول رہا ہوں جو زف۔ صدر اور سورہ داؤ میں کو
اخواز کے راتاہوں لارہے ہیں۔ تم نے انہیں بلیک روم میں
کرسیوں پر جگدا تھا۔ ان کی تکاشی بھی لے لینا اور ان کے میک
اپ وغیرہ بھی چیک کر لینا۔ پھر تجھے دانش سازل میں روپرست دنہا۔
ان سے پوچھ گئے میں خود اکر کر دوں گا۔ عمران نے کہا اور زیورات
کے پڑاہت تھا جیکن اب میں نے ارادہ بدل دیا ہے کیونکہ دہان سے
مہیں کیا معلوم ہو سکتا ہے۔ یعنی کہ اس نے درخواست دی ہے اور
رکھ دیا۔ عمران نے کہا اور بلیک زردنے ایجاد میں سر بلاد دیا۔ پھر
تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی ٹھیکنیج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر
وہیور اٹھایا۔

“ ایکشو۔ عمران نے مخصوص لمحے میں کہا۔
..... غیر ملکیوں نے لائچی خریدی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لائچی
ڈرائیور کو ساقچہ نہیں لے جانا چاہتے اور لائچی کو بھی واپس نہیں کرنا
یا بستے درست عام طور پر غیر ملکی لائچی خریدا جیسیں کرتے بلکہ کرایہ پر
حاصل کرتے ہیں کیونکہ وہ لائچی کو مستقل طور پر لپھے پاس نہیں
رکھ سکتے۔ اس کے علاوہ حساس نو میت کا اسٹر بھی لائچی میں بچنا چاہیا۔

گیا ہے۔ یہ دونوں باتیں بتا رہی ہیں کہ محاکمہ خاصاً محفوظ ہے۔
ہو سکتا ہے کہ کوئی خاص بات سلسلے نہ آئے یہیں پھر بھی ہمیں کسی
بات کو فخر اندوز نہیں کرنا چاہتے۔ عمران نے کہا۔

..... یہیں پر لوگ کیا بتا سکیں گے۔ یہ عاہر ہے کسی اسٹر فروخت
کرنے والی تھیم کے مذاہدے ہوں گے۔ بلیک زردنے کہا۔

..... اس تھیم کے چیف سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔

..... عمران نے کہا اور بلیک زردنے ایجاد میں سر بلاد دیا۔

..... اپ کس کو فون کرنے جا رہے تھے جو یہا کی کال آنے سے
چلتے۔ بلیک زردنے کہا۔

..... ہاں۔ میں عذر کے بارے میں ایک فورس ہیٹ کو اڑتے بات

..... اپنا پڑاہت تھا جیکن اب میں نے ارادہ بدل دیا ہے کیونکہ دہان سے
مہیں کیا معلوم ہو سکتا ہے۔ یعنی کہ اس نے درخواست دی ہے اور

کیا۔ عمران نے کہا اور بلیک زردنے ایجاد میں سر بلاد دیا۔ پھر

تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی ٹھیکنیج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر
وہیور اٹھایا۔

..... ایکشو۔ عمران نے مخصوص لمحے میں کہا۔

..... جو زف بول رہا ہوں۔ پاس بھاں موجود ہیں۔ دوسرا

..... طرف سے جو زف کی آواز سنائی دی۔

..... علی عمران بول رہا ہوں۔ کیا ہوا۔ ٹھنگے ہیں وہ آدمی۔ عمران

رکھ سکتے۔ اس کے علاوہ حساس نو میت کا اسٹر بھی لائچی میں بچنا چاہیا۔

"میں بس۔ میں نے ان کی تکشی لے لی ہے۔ ان کی میموس سے رقم اور کافذات نکلے ہیں۔ میک اپ واٹر سے جیٹنگ بھی کر لی ہے۔ ان کے بھروس پر میک اپ نہیں ہے۔" دوسری طرف سے پہاگیا۔

"اوے میں آرہا ہوں۔"..... عمران نے کہا اور رسید رکھ کر اٹھ کر واہ کھوا ہوا۔ تھوڑی درود اس کی کار تیزی سے رانیا باس کی طرف بڑی جلی جا رہی تھی۔ رانیا باس پہنچ کر وہ سیہ جا بلیک روم میں گیا تو جوانا ہواں موجود تھا۔

"ماستر۔ یہ تو ابھائی تھرڈ کلاس ناپ آؤ لگ دھے ہیں۔" جو اتنا سلام کرنے کے بعد کہا۔

"جب فرست کلاس آؤی نہ ملیں تو پھر سینکڑا اور تھرڈ کلاس پر بھی ٹکوارہ کرنا پڑتا ہے۔"..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا اور کسی بھی بیٹھنے کیا۔ جو زوف اور جوانا کو دیکھ کر ان کے بھروس پر مزید خوف کے تاثرات ابراہ تھے۔

"تم دونوں بھتے اپنا بیا تو۔"..... عمران نے سرد سچے میں کہا۔

"میرا نام عبد الرحیم ہے اور میں رملے میں ملازم ہوں۔" ایک آدمی نے کہا جبکہ دوسرے نے اپنا نام شمس بتایا اور اس نے

بھی اپنے ناپ کو رملے کا طازم بتایا۔

اور سامان انٹھا کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ دوسرے نے جن میں

کیا طازمت ہے جہاری رملے ہیں۔"..... عمران نے پوچھا۔

تمہاری رقبہات موجود تھیں اللہ ایک لفاذ تھا جس میں ہند کافذات

تل کر دیکھتا ہے۔ پھر اس نے پرس بھی واپس جو زوف کو دے دیتے۔

"انہیں ہوش میں لے آؤ۔"..... عمران نے کہا تو جو زوف نے بیب سے ایک بوتل نکالی اور ان کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بوتل کا وضن پھٹا کر بھتے ایک آدمی کی ناک سے بوتل نکالی اور پھر بڑھ گئیں بعد بوتل ہٹا کر دوسرے آدمی کی ناک سے نکالی اور پھر دھن بند کر کے اس نے بوتل بیب میں ڈال لی۔ تھوڑی درجہ دو دنوں کے بعد دیگرے کر لپتھے ہوئے ہوش میں آگئے۔

"یہ ہم کہاں ہیں۔" کہ۔ کہ۔ کون ہے تم۔" کہا

ہے۔"..... ان دونوں نے ابھائی گھبرائے ہوئے نجی میں ادھر ادھر ریختھے ہوئے کہا۔ جو زوف اور جوانا کو دیکھ کر ان کے بھروس پر مزید خوف کے تاثرات ابراہ تھے۔

"تم دونوں بھتے اپنا بیا تو۔"..... عمران نے سرد سچے میں کہا۔

"میرا نام عبد الرحیم ہے اور میں رملے میں ملازم ہوں۔"

ایک آدمی نے کہا جبکہ دوسرے نے اپنا نام شمس بتایا اور اس نے

بھی اپنے ناپ کو رملے کا طازم بتایا۔

اور سامان انٹھا کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ دوسرے نے جن میں

کیا طازمت ہے جہاری رملے ہیں۔"..... عمران نے پوچھا۔

"تم دونوں شیز میں مزدوری کرتے ہیں۔"..... عبد الرحیم نے

کہا۔

تم نے اپنائی احساس اسلو ساحل پر کسی لامپ میں بہچایا ہے۔ اس لامپ میں جس کے مالک فیر تھی تھے۔ ہماری چیزوں سے وہ کافیات نہیں ان میں اس احساس اسلو کی پوری لست موجود ہے اور ہمارے پرسوں میں بھاری رقمیں بھی موجود ہیں اس لئے تم دونوں کو ہمایاں گولی بھی ماری جا سکتی ہے یعنی چونکہ تم دونوں صرف کیڑہ ہو، میرا مطلب ہے صرف مال بہچانے والے اس لئے آگے تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو یادوں کے کام کرتے ہو اور جس لامپ میں تم نے اسلو بہچایا ہے اس کی تفصیل کیا ہے۔ ہمارا نے سردیجھی میں کہا۔

۱۰۔ اسلو۔ اود نہیں۔ ہم تو غریب آدمی ہیں۔ ہمارا کسی اسلو کی تعلق ہو سکتا ہے۔ ہم تو غریب لوگ ہیں۔ دونوں نے بیک آواز ہو کر کہا۔

جوانتا۔ ان میں سے ایک کی گردن تو زد۔ ایک ہی جواب کے لئے کافی ہے۔ ہمارا نے سردیجھی میں کہا۔

۱۱۔ میں ماسٹر۔ جوانتا نے کہا اور اپنائی چارخات انداز میں ان دونوں کی طرف بڑھنے لگا۔

۱۲۔ رک جاؤ۔ خدا کے لئے رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ عبد الرحمن نے ہڈیاں انداز میں بچھتے ہوئے کہا۔ اس کا تم موت کے خوف سے کانپنے لگ گیا تھا۔ ہمارا نے ہاتھ انداز کا

روک دیا۔

۱۳۔ ہمیں کھوئے ہو جاؤ اور اس پار جسے ہی میں حکم دوں تم نے فری حکم پر عمل کرتا ہے۔ ہمارا نے کہا۔

۱۴۔ میں ماسٹر۔ جوانتا نے کہا اور دونوں کی کرسیوں کے قریب کھوا ہو گیا۔

۱۵۔ ہم۔ ہم۔ میں بتاتا ہوں۔ ہم دونوں اعظم خان کے آدمی ہیں۔ اعظم خان اسلو کا بڑا سکھر ہے۔ اس کی دکان مرکور دوڑ پر ہے۔ بظاہر ہے پرانے کپڑے فروخت کرتا ہے یعنی اصل میں اس کا دعہ اسلو فروخت کرتا ہے۔ وہ ہمیں اسلو دیتا ہے اور ہم اسے پارٹیوں بیک بہچاتے ہیں۔ پارٹیاں بھی ہمیں انعام دیتی ہیں اور اعظم خان بھی

wwwBooksPedia.com

ہمیں کافی رقم دیتا ہے۔ عبد الرحمن نے کہا۔

۱۶۔ تم کیا کہتے ہو۔ ہمارا نے دوسرا آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

۱۷۔ عبد الرحمن نے درست کہا ہے۔ مجھے بھی اس نے اس کام پر نگایا ہے۔ ہم دونوں رشتہ دار ہیں۔ دوسرے آدمی نے جواب دیا۔

۱۸۔ جس لامپ پر تم نے اسلو بہچایا تھا وہ کہاں موجود تھی اور جسیں کیے مسلم ہوا کہ وہ لامپ فیر تھیوں نے غریبی ہے۔ تفصیل ہے۔ ہمارا۔ ہمارا نے کہا۔

۱۹۔ ہمیں بتایا گیا تھا کہ ہم اسلو کے تھیلے سازاٹی ساحل پر موجود سرخ جھنڈے والی لامپ میں بہچائیں گے۔ اس لامپ کا نام برائی

"یہ۔ مم۔ مم۔ یہیں کہاں ہوں۔ کیا مطلب۔ شیر و داد نے اگر تم زندہ رہتا چاہتے ہو تو صرف احتیاط کرو کہ یہ غیر ملکی کون نے ہوش میں آتے ہی احتیائی بوكھلاتے ہوئے لجھ میں کہا۔ وہ احتیاف ہے۔ لانچ کی کیا تفصیل ہے اور یہ لانچ اس وقت کہاں ہے وہ حیرت بھری نظرؤں سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا اور پھر اس کی نظر۔ وسری صورت میں میرے بیچھے کھڑے ہوئے ان دونوں دیوؤں کو جیسے ہی ساتھ ہی راہز میں جکڑے ہوئے عبد الرحیم اور اس کے قوم دیکھ رہے ہو۔ یہ ایک لمحے میں جہاری ہڈیاں توڑ دیں گے اور ساقی بہپریں تو وہ بے اختیار ہجوم کر پڑا۔ ہڈیاں جہاری جنخیں سننے والا بھی کوئی نہیں ہو گا۔ عمران نے "تم۔ کیا مطلب۔ شیر و داد کی حالت واقعی دیکھنے والی احتیائی سرد لمحے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"وہ وہ لانچ میں نہیں ہے لیکن یا قاعدہ سودا کر کے بھی ہے۔" جہارا نام شیر و داد ہے اور تم لاپھوں کے ذریعے اسلک اسلک بیرے پاس دوا بکری میں آتے۔ ابھوں نے کہا کہ وہ لانچ خریدنا چاہتے کرتے ہو۔ عمران نے سرد لمحے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔ "میں کیونکہ وہ اس لانچ پر خصوصی اسلک کسی جہرے پر اسلک کرنا چاہتے ہیں۔ میں تو مایہ گیر ہوں۔ یہ سب جوٹ ہے۔ کون کہتا ہے۔ جو کہتا ہے فلٹ کہتا ہے۔ شیر و داد نے اسی جوڑ کیونکہ اس کی خود ہی رقم لگائی تو میں حیران رہ گیا کیونکہ یہ طرح بوكھلاتے ہوئے لمحے میں کہا۔" قیمت اس لانچ کی اصل قیمت سے تقریباً دو گناہی۔ میں نے فوراً "سن۔ شیر و داد جس طرح جہیں اخواکر کے ہجساں لایا گیا ہے مانی بھری اور رقم لے کر لانچ نہیں دے دی۔" بھر ابھوں نے مجھ سے اسی طرح جہیں ہڈیاں گولی مار کر جہاری لاش برقی بھی میں ڈالی ہے کہا کہ وہ حساس نویعت کا اسلک حاصل کرنا چاہتے ہیں لیکن شرط یہ سختی ہے اس سے پوری طرح ہوش میں رہ کر جواب دو۔ مجھے جہاری ہے کہ وہ خود سامنے نہیں آئیں گے۔ میں نے جہاری کمیش پران کا اسلک کی اسٹکنگ سے کوئی عرض نہیں ہے۔ اسلک کی اسٹکنگ اور کتابہ کام نہیں ہے۔ ہمارا کام ملکی سلامتی کے خلاف کام کرنے اور انہردار اندراز میں جواب دینے ہوئے کہا۔" لانچ کا غیر ملکیوں کو کہتا ہے اور تم نے ایک لانچ غیر ملکیوں کو فروخت کی ہے جس پران دتوں نے اعلیٰ خان کا اسلک ہٹا چکا ہے اور دلوانے لانچ کے بارے میں پوری تفصیل بتا دی۔" اس وقت لانچ کہاں ہے۔ عمران نے پوچھا۔ "اسی بھی تم نے اعلیٰ خان کو کہ کر ان غیر ملکیوں کو دلا یا ہے؟" عمران نے پوچھا۔

”مجھے نہیں معلوم۔ میں نے تو انہیں لائچ دے دی اور ہم نے ”ان غیر ملکیوں کی تعداد کتنی تھی۔..... عمران نے پوچھا۔
شیر و دادا نے جواب دیا۔ ”مجھ سے جب انہوں نے لائچ فریبی تو ان کی تعداد دو تھی۔۔۔
”جوزف۔..... عمران نے جوزف سے عطا ملپ ہو کر کہا۔
”میں پاس۔..... جوزف نے جواب دیا۔ ”اہمیتی اہم ملکی معاملہ ہے۔۔۔ یہ غیر ملکی پاکیشی
کوڑاٹھا لو اور شیر و دادا پر اس وقت بھک کوڑا بر ساتھ رہو جس کے دشمنوں کے لمحہت ہیں۔۔۔ یہ عام اسکھر نہیں ہیں اور مجھے معلوم
بھک یہ چند بول دے۔..... عمران نے سرد لمحے میں کہا۔ ” ہے کہ تم جسے لوگوں کو ہر لائچ کی تعلق دھر کت کے بارے میں
میں پاس۔..... جوزف نے کہا اور پھر تیزی سے دیوار میں دوری طرح علم ہوتا ہے اس نے جہاری ہتری اسی میں ہے کہ تم یہ
موجودہ الماری کی طرف بڑھ گیا۔
”م۔۔۔ م۔۔۔ میں یعنی کہہ رہا ہوں۔..... شیر و دادا نے گھبرنے لائچ۔ جتاب۔ میں نے اب بھک سب کچھ یعنی بتایا ہے۔۔۔ دیے گئے
ہوئے لمحے میں کہا۔
”ابھی یعنی جہاری زبان سے نکل آئے گا شیر و دادا۔..... عمران نے کہا اور تیزی قدم اٹھاتا بلکیں روم سے
نے سرد لمحے میں کہا۔ اس دوران جوزف کوڑا بر اتا ہوا دیپن مڑا۔ ”دیادو سوار تھے۔..... شیر و دادا نے کہا تو عمران ایک جملے سے اخٹ
اپ بھی وقت ہے۔۔۔ یعنی دو درجے۔..... عمران نے کہا۔ اسی طریقے
”جوزف ان تینوں کو ہاتھ کر کے باہر کسی دران بجھہ بر
لچے جوزف نے بھی کوڑا ہوا میں پہنچا یا۔
”وک جاؤ۔۔۔ میں بتائا ہوں۔ جو کچھ میں جانتا ہوں وہ بتائیں بھک دو۔..... عمران نے کہا اور تیزی قدم اٹھاتا بلکیں روم سے
ہوں۔ میرا کوئی تعلق ان غیر ملکیوں سے نہیں ہے۔۔۔ میں نے صرف اس کو سٹاک روم میں پہنچا اور اس نے رسیور اٹھا کر تیزی سے نہر
ان کی باتیں سنتھیں۔۔۔ وہ مارگ کے علاقے میں رات کو جانے کے لائل کرنے شروع کر دیئے۔۔۔
پارے میں کہہ رہے تھے۔۔۔ میں مجھے اتنا معلوم ہے۔۔۔ شیر و دادا نے ”یوں ہیڈ کو اڑڑ۔..... رابطہ ہام ہوتے ہی ایک مردانہ آواز
پہنچتے ہوئے کہا اور عمران یہ بات سن کر ہے اختیار اچھل ہذا کیونکہ الہ دی۔
”ذیوفی کمانڈر سے بات کرو۔۔۔ میں پاکیشی سکرت سروس کے

چیف کا مانندہ خصوصی علی عمران بول رہا ہوں۔ عمران نے فرمایا۔ "اویشنٹو۔ دوسری طرف سے بلیک زردو کی مخصوص آواز اور سرد لمحے میں کہا۔

خالی دی۔

"میں سر-ہوڑا کریں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ " کیا بات ہے بلیک زردو۔ کیوں کال کیا ہے۔ عمران نے فرمایا۔

"ہمچو۔ کمانڈر احسان بول رہا ہوں سر۔ مدد لمحوں پر جانکہ

دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ ظاہر ہے فون آپریٹر۔ " عمران صاحب۔ ابھی ابھی کاگاری ایئر پورٹ سے اطلاع طی ہے نے پاکیشیاں سکرت سروں کے چیف کا حوالہ دے دیا تھا اس نے در غیر علی پاکنڈ نے شاہین طیارہ اچانک مارگ ایئر پورٹ پر اتار دیا د صرف سرکپت پر بجور ہو گیا بلکہ اس کا بھی بھی مودیاں ہو گیا تھا۔ ہم اور ٹریڈل سے بج مارگ ایئر پورٹ پر کال کی لگنی تو وہاں سے علی عمران بول رہا ہوں مانندہ خصوصی چیف اُنکے پاکنڈ کی وجہ نہیں مل رہا۔ وہاں دوسرے طیارے بھیجا رہے

سکرت سروں۔ عمران نے کہا۔

بلیک زردو نے تجزیہ لمحے میں کہا۔

"میں سر-حکم فرمائیے۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ " اُوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ واردات مکمل ہو گئی ہے۔ " عمران

اکیل لامبی کا نہیں نوٹ کریں اور فوراً چیک کرائیں کہ یہ اسکے پر جانتے ہوئے کہا۔

اس وقت کہاں موجود ہے۔ اسے مارگ کی طرف رات کو جانتے دیکھیں۔ میں مطلب۔ کیا آپ کو ہمیں سے معلوم تھا۔ بلیک زردو نے قیا ہے۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ بی اس نے لامبا نوٹ پھرے لمحے میں کہا تو عمران نے شیر و داد سے ملنے والی پورٹ تفصیل بتا دی۔

ہمراہ دی۔

"میں سر- میں ابھی اس کی چیکنگ کے احکامات دے دیں۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ ڈاں کے بھٹٹ تھے اور پاقعہ ہوں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

یہ کے مطابق یہ کارروائی ہوتی ہے۔ لیکن اب اسے روکا کیسے

کروں گا۔ بلیک زردو نے تجزیہ لمحے بعد دوبارہ کہا۔ بلیک زردو نے کہا۔

غون کی گھنٹی نج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر دوبارہ رسیور رکھا ہی تھا۔ میں نے یہی کمانڈر کو کہا ہے۔ دیکھو کیا ہوتا ہے۔ ویسے اب کروں گا۔ عمران نے تجزیہ میں کہا اور رسیور رکھا ہی تھا۔ میں نے یہی کمانڈر کو کہا ہے۔ دیکھو کیا ہوتا ہے۔ تم ایسا کرو کہ جو یہاں کو کہہ دو علی عمران بول رہا ہوں۔ عمران نے کہا۔

دھمکو، سور اور کمپنی ٹکلیں کے ساتھ فوراً نیوں ہیڈ کو اڑ چکیں

جاہیں۔ میں بھی وہاں جا رہا ہوں۔ پھر وہاں سے آگے دیکھیں گے کہ
کیا ہو سکتا ہے۔ عمران نے کہا۔
ٹھیک ہے۔ میں ابھی آرڈر کرتا ہوں۔ دوسری طرف سے
کہا گی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوا تو عمران نے رسیور کھالا
تیری سے باہر آیا تو جو زف اور جوانا دوں ان لوگوں کو کانڈھوں
امحانے گیراج کی طرف بڑھتے دکھائی دیئے۔

تم میں سے ایک آدمی جا کر یہ کارروائی کرے۔ میں باہر
ہوں۔ عمران نے کہا اور تیری سے اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔

مارگ ایئر پورٹ زیادہ دسیع نہیں تھا اور شہری اس پر کوئی بڑی
عمارت تھی۔ ایک چھوٹا سا ٹرینیٹی سندھ کی مقابلہ سمت میں تھا
جس کے ساتھ آفس کی چھوٹی سی عمارت تھی۔ جیکب اور اس کے
ساتھی رات کو ہی مارگ بننے لگئے تھے۔ انہوں نے لانچ کو ایک
کم الگ میں چھپا دیا اور پھر اسکے تھیلے اخہانے والے بچھے بچھے انداز
میں اس عمارت کی طرف بڑھتے چلے گئے جس میں آفس بنا ہوا تھا۔
آفس اور ٹرینیٹی میں لاشیں بل رہی تھیں۔ ویسے باقی تمام ایئر
پورٹ اندر صدر سے میں ڈوبا ہوا تھا۔ عمارت کے بیچے ایک چھوٹی سی
دیوار تھی جس میں موجود گیٹ بند تھا۔ اس عمارت سے ہٹ کر کچھ
ناصلے پر ایک اور عمارت تھی جو رہائشی مقاصد کے لئے استعمال کی
جائی تھی۔
یہ رہائشی عمارت ہے باس جس میں کمانڈوز اور ڈیبوٹی پر موجود

محل کی بہائش گئیں ہیں۔۔۔ جیکب نے ایک طرف بنی ہوں۔۔۔ عاہر ہے وہ اس عمارت کے سلسلے روکے گا اور کہاں رکے عمارت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
 ۔۔۔ ذر کی نے کہا۔
 ۔۔۔ یہ لوگ اس عمارت سے تکل کر اندر وہی طرف سے اندر آئے۔۔۔ میری عفر سے بات ہو چکی ہے۔۔۔ اس نے کہا ہے کہ وہ طیارہ اس ہوں گے۔۔۔ ادھر سے آئے میں تو انہیں کافی لبا جکڑ کالانا پڑتا ہے۔۔۔ عمارت کے سلسلے روکے گا اور اگر ہم سامنے دأتے تو وہ طیارے میں گا۔۔۔ ذر کی نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔
 ۔۔۔ فتنہ اخوبی کا بہاد بنا دے گا اور اگر ہم سامنے آگئے تو وہ ہمارے ساتھ ہیں باس۔۔۔ ادھر سے تو باہر سے آئے والے لوگ آتے ہوں فانی ہو جائے گا۔۔۔ جیکب نے کہا۔
 ۔۔۔ کیا وہ طیارے میں اکیلا ہو گایا دوسرا گھنٹہ بھی ہو گا۔۔۔ گوریا
 ۔۔۔ یہیں وہ کماٹزوڈ کہاں پہرہ دیتے ہوں گے۔۔۔ گوریا نے کہا۔۔۔ گوریا نے وچھا۔۔۔
 ۔۔۔ پہرہ کیا دینا ہے انہوں نے۔۔۔ میں ایپریورٹ پر ادھر ادھر گھنٹے۔۔۔ نہیں۔۔۔ وہ اکیلا آئے گا کیونکہ یہ لاکاٹیا ہے اور تجرباتی پرواز رہتے ہوں گے۔۔۔ ذر کی نے جواب دیا۔
 ۔۔۔ پھر میں یہاں چھینتا چلپتے۔۔۔ جگہ ہر لمحات سے محفوظ ہے یوں اور میرا باریستے ہوں اور پھر انہوں نے تھیلوں میں سے اسکے نکلا اور اسے آپس سے ریٹھ بھی آسانی سے کر سکتے ہیں۔۔۔ گوریا نے کہا اور میں تکسیم کر کے جیکب اپنے ساتھیوں کے ساتھ چھپتا ہوا دوسرا ذر کی نے اثبات میں سرہناد دیا۔
 ۔۔۔ جیکب تم اپنے ساتھیوں سیست دائیں طرف جا کر چپ جاؤ۔۔۔ ایک ایسی جگہ پر بیٹھ گئے یہاں سے وہ کسی کو نظر بھی نہ آسکیں اور میں اور گوریا یہاں رہیں گے۔۔۔ وہ اس عمارت اور زیورات کو میرا نہیں فوری طور پر ایکشن بھی کر سکیں۔۔۔
 ۔۔۔ سے ازادیں گے۔۔۔ تم نے کماٹزوڈ کو کوئی کرنا ہے۔۔۔ کسی کالاٹ نہیں۔۔۔ ذر کی۔۔۔ یہ یا نکت عفر علی ہمیں تو ہبھاٹا بھی نہیں۔۔۔ پھر وہ ہمیں کرنا یہیں یہ تمام کارروائی اس وقت ہو گی جب طیارہ یہاں پہنچ کر کوئی کس پواتھٹ کیسے دے گا۔۔۔ گوریا نے کہا۔
 ۔۔۔ گراونڈ کر جائے گا اور پائیکٹ عفر علی ہکار کس پواتھٹ لے کر باہر آئے۔۔۔ مکر مت کر دے۔۔۔ ایک بار وہ طیارہ یہاں اتار دے پھر حالات ہمارے کمزوریں ہوں گے۔۔۔ ذر کی نے کہا۔
 ۔۔۔ یہیں یہ بتا دوں کہ ہمیں فوری طور پر یہاں سے نکلا ہو گا کیونکہ

بھی ہی طیارہ نئے آتے گا، کافر ایز بورٹ کا ٹریٹل فوراً خاتمی ہو جادا اور افراد باہر آئے اور وہ سیدھے ٹریٹل کی طرف ہو چکے۔ آخر طیاروں کو مرکت میں لے آئے گا۔ کہیں ہماری لائچی چکیک دہوں میں داؤ می بانہر آئے اور وہ آفس کی طرف ہو چکے۔ اپنے انداز سے جائے۔ گوریا نے کہا۔

وہ بھلے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کریں گے کیونکہ تین تین کی نویں میں رونے پر بیٹھنے اور پھر طیاروں طرف کھوئے سب معاملات تو ان کے خواب دیوال میں بھی نہ ہوں گے۔ ان ہو گئے لیکن ان کا انداز ایسا تھا جسے وہ صرف رسم پوری کر رہے دور ان ہم آسانی سے ہیرے تک ہوتی جائیں گے۔ اس کے بعد ہوں۔ ان کی گئیں ان کے کانڈوں سے لکی ہوئی تھیں اور وہ آپس ہمارا پتھر مسلمون نہ کر سکیں گے۔ فری کی نے کہا اور گوریا نے میا اور گھر کی رہائش تھیں اور نظر ایجاد میں سرپناہ دیا۔ پھر بیچ کا اجلا نمودار ہونا شروع ہو گی اور اس نے ایک راہنمایا اور پھر واپس چلا گیا۔ فری کی اور گوریا رہائشی عمارت میں ہمہل ہمہل سی نظر آنے لگ گئی۔ تقریباً ایک نیڑہ ہوں کی نظریں اس طیارے پر ہوئی ہوئی تھیں اور ان کے دل گھسنے بعد اس رہائشی عمارت سے دس کانڈوں میں ہوں نے مشین گئی ہوک رہے تھے کیونکہ اگر طیارہ نہیں اترتا تو ان کا سارا کھلی خراب المحتی ہوئی تھیں لیکن اور آپس میں باتیں کرتے اطمینان بھرے اور جانا تھا۔ کافی در بعد ایک بار پھر طیارے کی آواز سنائی دی اور اس میں اس عمارت کی طرف آئے اور پھر وہ آفس میں چلے گے۔ ایک بار پھر ایک طویل راہنمایا اور پھر آہستہ اس کی آواز کیا = دس ہی کانڈوں ہیں بھاں۔ اسماں ہو کہ وہ عقب میں چلانک آجائیں گوریا نے کہا۔

فی الحال کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ ویسے میں اس آفس اور ٹریٹل کا انتظار کرو فری کی نے کہا اور پھر تھوڑی در بعد طیارے کی نشاد لوں گا۔ تم نے اس رہائشی عمارت پر میزائل بر سائے ہیں ہاک ایک بار پھر سنائی دی اور فری کی آنکھوں میں یہ دیکھ کر چک آگر کوئی اندر موجود بھی ہو تو فتح ہو جائے فری کی نے کہا اور گوریا کہ طیارہ نہ صرف نظر آنے لگ گی تھا بلکہ وہ یعنی کرنے کی نے ایجاد میں سرپناہ میں ہوئے اور پھر تھا اور پھر تھوڑی در بعد طیارہ ایز بورٹ پر یعنی کر گئی اطمینان بھرے انداز میں اوت میں بیٹھے ہوئے تھے لیکن ان کی تیز اہستہ اہستہ مڑکر نیک کرتا ہوا عمارت کے سامنے آکر رک گیا۔ نظریں ہر طرف کا بیشور جائزہ لے رہی تھیں۔ پھر رہائشی عمارت سے ایجاد منٹ بعد طیارے کا دروازہ کھلا اور ایک پانٹک نئے ہوا

لوراں نے اپنا دیاں ہاتھ انھا کر لپٹنے سر رکھ لیا اور پحد لوں ہوں۔ یہ تم نے کیا کیا۔ اس قدر جاہی اور بربادی۔..... پانٹ عفر دوبارہ طیارے میں داخل ہو گیا اور طیارے کا دروازہ بند ہو گیا۔

علی نے اجتنامی متوازن لمحے میں کہا۔

” یہ خفاہی ہے۔ یہ عفر علی پانٹ ہے۔ جاؤ عمارت کو خلاں بناؤ۔ ” فریکی نے تیز لمحے میں کہا تو گھوڑیا ہاتھ میں پکڑی ہوئی۔

” یہ چماری خفاہت کے لئے ضروری تھا ورنہ تم مارے جائے۔“ وکار کس پوانت کہا ہے۔ جیکب نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

” وہ میں نے اتار دیا ہے یعنی چھٹے چھٹے انداز میں دوستی ہوئی ہے۔“ میراں گن انھا نے تیزی سے چھٹے چھٹے آٹھ لاکھ ڈالر کا گاریٹھ میک دو۔

” پانٹ عفر علی نے کہا تو فریکی نے اپنی کر تیزی سے جیکب دوڑنگی اور پھر وہ ایک روازنہ کا کس آفس اور ٹرینل کی سائینپرزا گزار اس کے ساتھ ہی اس نے میراں گن کا ٹرینگر دیا دیا۔ اس نے چیک کو بغور دیکھا اور پھر مطمئن انداز میں اس نے اسے ہٹ کر کے واپس جیکب میں ڈال دیا۔

” میں لے آتا ہوں۔“ پانٹ عفر علی نے کہا اور تیزی سے واپس طیارے کی طرف حرزا۔

” جلدی کرو۔ ابھی دوسرے طیارے آ جائیں گے۔“ جیکب نے چھٹے کہا تو عفر علی پحد لوں بعد بھی اچھل کر نیچے آگیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک مستطیل شکل کا آں موجود تھا جس کی چاروں سائیندوں سے تاریں نکلی ہوتی تھیں۔

” یہ ہے کارکس پوائنٹ۔“ عفر علی نے کہا۔

” مجھے دکھاؤ۔“ فریکی نے کہا اور عفر علی کے ہاتھ سے آر جھٹ کر اس نے اس پر لکھی ہوتی باریک عمارت کو پڑھنا شروع کر دیا۔ کچھ درجک وہ اسے پڑھتا رہا۔

” تمھیک ہے۔“ میراں گن پوانت ہے۔ جیکب اب تم نے فرار

آتا شروع ہو گئیں اور اس کے ساتھ ہی ایمپروٹ کی دوسری اطراف سے مشین گنوں کی تیز فائرنگ کی آوازیں سنائی دیئے گئیں۔ یونیورسٹی ہو رہا تھا جس سے ایمپروٹ پر چاروں طرف سے کسی فوج نے بھرپور انداز میں حملہ کر دیا ہوا۔ مہندی ہی لوگوں بعد دہاں ہر طرف درجنی چھاکی۔ جیکب اور اس کے ساتھی دوڑتے ہوئے طیارے کی طرف آتے دکھانی دیئے تو فریکی بھی دوڑتا ہوا طیارے کی طرف بڑھنے لگا۔ ادھر گوریا بھی دوستی، ہوتی واپس آتی دکھانی دی۔ جیکب اور اس کے ساتھی بھی ہی طیارے کے پاس نیچے اسی لمحے طیارے کا دروازہ ایک بار پھر کھلا اور پانٹ عفر علی باہر آگیا۔

کی ایک سائینٹ پر موجود شخصیں ستون پر باندھ دیا۔
”باس۔ اب یہ ماہی گیر دن کی لائچ نظر آئے گی۔“ البتہ ہم سب کو
کہیں میں رہتا ہو گا تاکہ وہ ہمیں لائچ پر مارک نہ کر سکیں۔ جیکب
نے کہا۔
”لیکن مارنے جو لائچ چلا رہا ہے وہ تو غیر ملکی ہے۔“ فری کی
نے کہا۔

”میرے پاس مقامی ماسک موجود ہے۔ آپ نیچے بیس میں لائچ
سنپھال کر مارنے کو مقامی بنا دوں گا۔“ جیکب نے کہا تو فری کی
نے الہمنان بھرے انداز میں سر بلادیا اور پھر وہ گھوریا اور جیکب کے
دو درسرے ساتھیوں سمیت نیچے کہیں میں جا کر کر سیوس پر بیٹھ گئے
ان کے بھرے کامیابی کی وجہ سے جنگ رہے تھے۔
”کامیابی مبارک ہو فری کی۔“ گھوریا نے سرت بھرے تھے
میں کہا۔

”اصل کامیابی جیکب کی ہے کیونکہ یہ سارا کارنامہ جیکب کا
ہے۔ ہم تو صرف ساقطہ ساقطہ رہے ہیں۔“ فری کی نے کہا۔
”ہاں۔ میں بھی چیف کو جیکب کی دیانت اور کارکردگی کے
بارے میں تفصیلی روپورث دوں گی۔ یہ واقعی اس کارنامہ ہے۔“
گھوریا نے جواب دیا اور فری کی نے مسکراتے ہوئے اپناتھ میں سر بلادیا
دیا۔

ہوتا ہے۔ اسے آف کر دو۔“ فری کی نے کہا اور اس سے بھٹک کر
پانٹ عفر علی سنپھال جیکب کے ہاتھ میں موجود مشین گن نے شعلے
لگنے شروع کر دیئے اور عفر علی سنپھال ہوا گویوں کی بازوں میں اچھل کر
نیچے گرا اور چند لمحے چھپنے کے بعد ساکت ہوا گی۔ اسی لمحے گھوریا نے
لیفت ہاتھ میں کپڑی ہوئی میزائل گن کا درج طیارے کی طرف کیا۔ اور
زیگر دبادیا۔ درسرے لمحے کے بعد دیگرے کی میزائل طیارے سے
تکڑائے اور خوفناک دھماکوں کے ساقطہ بی طیارے کا مطب زمین پر
بکھرتا چلا گیا۔ جبکہ فری کی نے جنگ کر عفر علی کی جیب سے چیک
کٹاں یا۔

”بھاگو۔ جلدی کرو۔“ ہم نے جلد سے جلدیباں سے دور جانا۔
”بھاگو۔“ فری کی نے کہا اور اس کے ساقطہ ہی وہ سب اس طرح
تیزی سے دوڑتے ہوئے ساحل سمندر کی طرف بڑھنے لگے جیسے ان کے
پیروں میں مشینیں فٹ کر دی گئی ہوں اور پھر مسلسل دوڑتے
ہوئے وہ ساحل پر موجود اس کھاڑی تک پہنچ گئے جہاں انہوں نے
لائچ کو چھپایا ہوا تھا۔ وہ سب بری طرح ہاپ رہے تھے۔ جیکب کے
دو ساتھیوں نے وہاں پہنچ کر بغیر دم لئے لائچ کو کھاڑی سے کٹا اور
پھر وہ سب اس لائچ میں سوار ہو گئے۔

”اب اسے جس قدر تیز رفتاری سے چلا چکتے ہو چلا۔“ فری کی
نے کہا اور لائچ اچھائی تیز رفتاری سے کھٹے سمندر کی طرف دوڑتی چلی
گئی جبکہ جیکب نے کہیں میں جا کر وہاں سے ایک جھنڈا انھا کر لائچ

ہے۔ آپ اگر چاہیں تو اس ایلی کا پڑیر وہاں جا سکتے ہیں۔ کمانڈر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

سیا یہ ایلی کا پڑکسی لائچ پر اتر سکتا ہے یا نہیں۔ عمران نے پوچھا۔

ادہ نہیں جاہب۔ کوست گارڈز لاپنگز پر الیسا کوئی انتظام نہیں ہے۔ البتہ لاپنگز کو آپ ایلی کا پڑسے مخصوص فریکونسی پر آرڈر دے سکتے ہیں۔ میں فریکونسی بتاتی ہوں اور ہمیشہ کوارٹر کے ٹرانسیور سے انہیں آپ کے بارے میں بدایات دے دتا ہوں تاکہ وہ آپ کے آرڈر کی تکمیل کریں۔ کمانڈر نے کہا۔

لکھنی لاپنگز ہیں اور لکھنی درمیں اس تجھ پر چھپیں گی۔ عمران

لائچ پر چھاہد۔ جی وہ اسی علاقتے میں موجود ہیں۔ دولاپنگز ہیں اس نے وہ آپ کے بھٹکنے سے بچ لے ہی اسے گھیر کر روک لیں گی۔ کمانڈر نے جواب دیا۔

تمحک ہے۔ آپ فریکونسی مجھے بتائیں اور ہمارے ساتھ ایلی کا پڑنے کا سچ چلیں۔ عمران نے لٹختے ہوئے کہا تو کمانڈر نے انہیں فریکونسی بتاوی اور پھر وہ ان کے ساتھ چل کر ایک سائینس پر موجود ایلی کا پڑ پسات تجھ پر چکیا جہاں ایک تجربہ قدر ایلی کا پڑ موجود تھا۔ ہمیں کا پڑ پالٹک بھی ساتھ ہی کردا تھا۔ اس نے کمانڈر کو سیکھ دیا کیا۔

ہے۔ آپ اگر چاہیں تو اس ایلی کا پڑیر وہاں جا سکتے ہیں۔ کمانڈر

سیا یہ ایلی کا پڑکسی لائچ پر اتر سکتا ہے یا نہیں۔ عمران نے پوچھا۔

ادہ نہیں جاہب۔ کوست گارڈز لاپنگز پر الیسا کوئی انتظام نہیں ہے۔ البتہ لاپنگز کو آپ ایلی کا پڑسے مخصوص فریکونسی پر آرڈر دے سکتے ہیں۔ میں فریکونسی بتاتی ہوں اور ہمیشہ کوارٹر کے ٹرانسیور سے انہیں آپ کے آرڈر کی تکمیل کریں۔ کمانڈر نے کہا۔

لکھنی لاپنگز ہیں اور لکھنی درمیں اس تجھ پر چھپیں گی۔ عمران

لائچ پر چھاہد۔ جی وہ اسی علاقتے میں موجود ہیں۔ دولاپنگز ہیں اس نے وہ آپ کے بھٹکنے سے بچ لے ہی اسے گھیر کر روک لیں گی۔ کمانڈر نے جواب دیا۔

تمحک ہے۔ آپ فریکونسی مجھے بتائیں اور ہمارے ساتھ ایلی کا پڑنے کا سچ چلیں۔ عمران نے لٹختے ہوئے کہا تو کمانڈر نے انہیں فریکونسی بتاوی اور پھر وہ ان کے ساتھ چل کر ایک سائینس پر موجود ایلی کا پڑ پسات تجھ پر چکیا جہاں ایک تجربہ قدر ایلی کا پڑ موجود تھا۔ ہمیں کا پڑ پالٹک بھی ساتھ ہی کردا تھا۔ اس نے کمانڈر کو سیکھ دیا کیا۔

مران نے ہمیشہ کوارٹر کے کمانڈر کے آفس میں کریپریٹھا ہے پھری سے ہمبوڈل بدل رہا تھا۔ اس کے ساتھی جو یہاں صدر، لیپین ٹھیکن اور تحریر بھی وہاں موجود تھے۔ کمانڈر اپنی سیکھ دیا۔

سب کے بھرے سے ہوئے تھے۔ وہ بار بار دروازے کی طرف دیکھ رہے تھے۔ کچھ در بعد دروازہ کھلا اور کمانڈر تیری سے اتر د داخل ہوا۔ کیا ہوا۔ کچھ پتہ چلا اس لائچ کا۔ عمران نے بے پھری سے لٹختے ہوئے کہا۔

میں سر۔ اس لائچ کو مار گکے قریب پھیک کیا گیا ہے یہیں لائچ تو مقامی بھی گیروں کی ہے۔ اس پر بھائی گیروں کا مخصوص حصہ۔ بھی ہمارا ہے اور اس پر ایک مقامی بھی لیٹر موجود ہے یہیں اس کے باوجود میں نے کوست گارڈز کی لائچ کو اسے روکنے کا حکم دے دیا ہے۔ وہ روشن ہو گئی ہیں۔ آپ کی ہدایت کے مطابق ایلی کا پڑ جیا۔

۔ آپ لاپخون کو ہمارے بارے میں اطلاع دے دیں۔ - عمران نے کہا اور کمانڈر نے ایجاد میں سرطا دیا تو عمران اور اس کے ساتھ ہیلی کاپڑہ پر سوار ہو گئے۔ - عمران پائلٹ کے ساتھ والی سیست پر ہیچھے گیا تھا جبکہ عقبی سیست پر اس کے ساتھ موجود تھے۔ تھوڑی درد بھوئی کاپڑہ فنا میں بلند ہوا اور اپنائی تیر رفتاری سے مارگ کی طرف پرواز کرنے لگا۔

۔ ہم کہنی درمیں مارگ کے علاقے تک پہنچ جائیں گے۔ - عمران نے پائلٹ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

۔ ایک گھنٹہ لگ جائے گا جاتا۔ پائلٹ نے جواب دیا اور عمران نے ایجاد میں سرطا دیا۔ پھر ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد جب ہیلی کاپڑہ مارگ کے علاقے میں داخل ہوا تو پائلٹ نے اس پر بارہ سی ہیں عمران کو بتا دیا۔ عمران نے دوربین آنکھوں سے لگائی اور پائلٹ کو ہیلی کاپڑہ پہنچ لے جانے کے لئے کہا۔ اس کی نظریں سمندر کا جائزہ لے رہی تھیں۔ ہیلی کاپڑہ اب کافی پہنچ آچکا تھا اور پائلٹ نے اس کی رفتار بھی آئسٹ کر دی تھی یعنی آجھا تھا اور پائلٹ نے اس کی رفتار بھی آئسٹ کر دیجکر چوتھا۔ اس نے پائلٹ کو ہیلی کاپڑہ ہونے دھیوں کو دیکھ کر چوتھا۔ اس نے پائلٹ کے سامنے ہیلی کاپڑہ اور اس طرف لے جانے کا کہا جس طرف اس نے دیج دیکھتے۔ تھوڑی درد بعد جب ہیلی کاپڑہ سطح سمندر سے تھوڑی بلندی پر وہاں ہنپھا تو پہنچ دو رہیں کے عمران اور اس کے ساتھیوں کو معلوم ہو گیا کہ سطح سمندر پر کوست گارڈز کی لاپخون کے تختے تیرتے پھر رہے تھے کہا۔

۔ لیں اور کسی کوئی پھٹی لاشیں بھی تیر رہی ہیں۔ - اوه۔ اوه۔ اس کا مطلب ہے کہ ان لوگوں نے لاپخون کو میراںوں سے جاہا کر دیا ہے۔ دردی ہیٹھ۔ پائلٹ۔ فوراً سماں جوہر سے کی طرف ہیلی کاپڑے چلو یکن بلندی پر لے جاؤ دو دو ہیلی کاپڑہ کو بھی ہٹ کر سکتے ہیں۔ عمران نے کہا تو پائلٹ نے ایجاد میں

برہلاتے ہوئے ہیلی کاپڑہ کو تیری سے بلند کرنے کے ساتھ ساتھ داشیں طرف کو آگے بڑھانا شروع کر دیا۔ عمران نے جیب سے راکسیزٹ کھلا اور اس پر فریکھ قسمی ایڈ جسٹ کر کے اس نے یوں ہیٹھ کو اسٹر کو کوست گارڈ لاپخون کی جماہی کے بارے میں بتایا تاکہ «سری لاپخون بھیج کر لاٹھوں کو سمندر سے نکالا جائے۔ اس کے ساتھ اسی کے ٹرا فریکھ ایڈ کیا اور اسے واپس جیب میں ڈال دیا۔

۔ عمران صاحب ہمارے پاس اٹھ نہیں ہے۔ ہم اس لائچ کو کچھ دیکھ لیں گے۔ صدر نے کہا۔

۔ ہم نے اس لائچ کو روکا نہیں ہے وردہ دہ ہمیں بھی میراںوں سے ہٹ کر دیں گے۔ ہم نے صرف لائچ کو ہیک کرنا ہے کہ اس کا سماں کس طرف ہے۔ سیرا خیال ہے کہ یہ لائچ سماں جوہر سے کی

۔ طرف ہی جا رہی ہو گی یعنی سیرا خیال غلط بھی ہو سکتا ہے۔ - عمران نے جواب دیا۔

۔ اگر وہ واقعی سماں جوہر سے کی طرف بارہے ہوں تو پھر۔ جویا

”تو پھر انہیں چھیرے بغیر ہم بھلے سماں جوڑے پر بخوبی جائیں گے۔“ پانک نے پوچھا۔
اس کے بعد وہاں آسانی سے ان سے نٹ لیا جائے گا۔ ”— عمران کنارے پر اتار دو۔ ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ اس خالی جوڑے پر نے کہا۔
بچھے ہوئے ہوں۔ ”— عمران نے کہا اور پانک نے اشیات میں سرہلا دیا اور پھر تھوڑی درج بھلی کاپڑا اس بڑے جوڑے کے کنارے پر جوک مکمل جگہ پر اتر گی۔
”اوہ اگر عمران صاحب وہ ہم سے بھلے سماں جوڑے پر بخوبی جائے گے۔“ اور اگر عمران صاحب وہ ہم سے بھلے سماں جوڑے پر بخوبی جائے گے۔

”جب ان کی تلاش وہاں کی جائے گی اور کہا ہو سکتا ہے۔“ — عمران نے بچھے احتتہ ہونے پانک نے کہا اور اس پار کسی نے کوئی سوال نہ کیا۔ ہیلی کاپڑ کافی تو سے کہا اور پھر وہ بخوبی اڑ آیا۔ باقی ساتھی بھی بچھے آگئے۔
رفتاری سے آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ عمران نے آنکھوں سے دور بینہ کمپنی ٹھیکیں رکھیں رکھے ہوئے رکھیں رکھیں ٹھیکیں دوسرے ہمیں سے کہا اور وہ ایک بار پھر صدر کا دور دور تک جا رکھ لیتے ہیں۔ ہوں تو اپنا انک ہیلی کاپڑ لے جائیں۔ اکیلا پانک ان کا مقابد نہ مصروف تھا یعنی پھر انہیں دور سے سماں جوڑہ نظر آئے لگ گیا یعنی کمپنی ٹھیکیں سے کہا اور کمپنی ٹھیکیں دوسرے درمیان میں کوئی لامع انہیں نظر د آئی تھی۔

”اتی جلدی تو وہ سماں جوڑے بخک نہیں بخیک سکتے۔ کہیں اور مہارے پاس اسلو تو ہو گا۔“ صدر نے کمپنی ٹھیکیں سے نکل گئے ہوں۔ ”— عمران نے بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اپنے پانک کو سماں جوڑے کے گرد پچکنے اور پھر ایک لمبار اونٹ لپٹنے لہا۔ ٹھیکن پھیل نے جواب دیا۔
کمپنی ٹھیکیں پھیل تو ہے۔ ”— کمپنی ٹھیکیں نے جواب دیا۔
کے لئے کہا ہا کہ اس لامع کو جیک کیا جاسکے۔ پانک نے اس کے نامہ کیا جس کے باوجود انہیں کوئی افہ کر لڈھا کر اکٹھے دہارے جائیں۔ ”— عمران نے کہا اور پھر وہ سب صدر میں نظر د آئی۔
”اب سماں جوڑے پر ہیلی کاپڑ اتار دو۔ اب وہاں جیٹک کر جائیں جوہاں کوئی آدمی ہی نہ تھا۔“ البتہ وہاں اسے آثار ہر جگہ تکرے پڑے گی۔ ”— عمران نے کہا۔
”جذب جوڑے کے درمیان میں ہیلی کاپڑ اتارنا ہے یا کھانے لیا کہ بھی گیر اور اسکے بھیان عارضی طور پر پڑاؤ کرتے رہتے ہوں۔“ عمران کوچھ

جسے کیونکہ یہ جزیرہ پاکیشیا کی سمندری حدود سے باہر تھا۔ ایساں
ایک بڑگہ عرمان رکھ گیا اور بنو زمین کو دیکھنے لگا کیونکہ وہاں اپنے
آثار موجود تھے جسیے وہاں بھاری ہیلی کا پتہ کھرا رہا ہوا۔ اسی لمحے صدر
اور دوسرے ساتھی بھی وہاں پہنچ گئے۔

”بہرے کے گرد کھازیوں میں نکاش کرو۔ مجھے بیٹیں ہے کہ
لائچی سے واپس جزیرے پر آگئی اور اس کے سب ساتھیوں نے بھی
اس کی پیروی کی۔“

”عمران صاحب،“ لوگ ہیلی کا پتہ تو انداز تھیں جا سکتے۔ لازماً وہ
کسی اپنے قریبی بھرے سے پر گئے ہوں گے جہاں سے وہ انداز کے لئے
پرواز حاصل کر سکیں اور اسجا جزیرہ میرا خیال ہے کہ سنگ ہی ہو
کاپڑہاں کھو رہا ہو۔ میرا خیال ہے کہ انہوں نے جھٹکے سے پلاٹک
بنانی تھی وہاں کوئی ہیلی کا پتہ ان کا منتظر کر رہا ہوا گا اور ہمیں انہیں کہا۔“

دینے کی غرض سے انہوں نے لائچی کو کسی کھالی میں چھپا دیا۔ ”یاں۔ یہیں وہ جزیرہ وہاں سے کافی فاصلے پر ہے اور آزاد جزیرہ
گا۔“ عرمان نے کہا تو جویا، صدر اور سورہ اجتماعی تیزی سے ہے۔ بہر حال آقد اسپ کچھ دلچسپی تو کرنا ہو گا۔“ عرمان نے کہا اور
سامنے وہ کناروں کی طرف بڑھتے ہی گئے جبکہ عرمان دیہیں کھلائی تیزی سے اس طرف کو بڑھ گیا جہاں ان کا ہیلی کا پتہ موجود تھا۔
رہا۔ تھوڑی در بعد صدر کی آواز دوائیں طرف سے سنائی دی۔ ”عمران ہیلی کا پتہ رہا اور اس نے ہیلی کا پتہ کے نام سیزہ ایک
عمران کو ہلا رہا تھا۔ عمران تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔“ (نکنی ایڈھست کی اور اسے آن کر دیا۔ باقی ساتھی بھی ہیلی کا پتہ
عمران صاحب۔ لائچی موجود ہے۔“ صدر نے کہا۔ انہوں نے بھگ گئے۔

دور ان جویا اور سورہ بھی وہاں پہنچ گئے۔ وہاں داقی ایک کھالی تھی۔ ”بلو بل۔ علی عرمان کا لگ۔ اور۔“ عرمان نے بار بار کال
لائچی موجود تھی جسے اس انداز میں چھپا یا گیا تھا کہ جب تک ناکھیت ہوئے کہا۔
طور پر اور سے جھک کر یا سمندر میں عین اس بجگہ جا کر نہ دیکھا جائے۔ لیں۔ سچیف اللہ لگ یو۔ اور۔“ تھوڑی در بعد ایک مشوکی

”لکھتے آسکتی تھی۔ عرمان لائچی میں اتر گیا۔ باقی ساتھی بھی لائچی میں
بیٹھ گئے یہیں لائچی بالکل خالی تھی۔ وہاں کسی قسم کی کوئی بیز موجود نہ
تھی۔“

”اس کا مطلب ہے کہ پتھی اڑ گئے۔“ عرمان نے کہا اور پھر وہ

”بہرے سے دیکھنے سے وہیں جویں ہوئے گی۔“ عرمان نے کہا۔

”اس کی پیروی کی۔“

”عمران صاحب،“ لوگ ہیلی کا پتہ تو انداز تھیں جا سکتے۔ لازماً وہ

کسی اپنے قریبی بھرے سے پر گئے ہوں گے جہاں سے وہ انداز کے لئے

یہ سلسہ دیکھو۔ یہوں محسوس ہوتا ہے کہ جسیے کوئی بھاری ہیلی

کاپڑہاں کھو رہا ہو۔ میرا خیال ہے کہ انہوں نے جھٹکے سے پلاٹک

بنانی تھی وہاں کوئی ہیلی کا پتہ ان کا منتظر کر رہا ہوا گا اور ہمیں انہیں کہا۔“

خصوص آواز سنائی دی۔

جواب۔ ابا ذین تھبت لاخ پر سان جرے پر بکھے ہیں اور راستے میں انہوں نے کوست گارڈز کی دولا نہیں بھی میراٹوں سے الا وی ہیں۔ سان جرے پر چلتے سے ان کے لئے ہیلی کاپڑ موجود تھا لاخ ہاں ایک کھازی میں پچبادی گئی تھی اور صدر کی رائے ہے

• کوئی تیز رفتار ہیارہ چارڑہ کرنا ہو گا کیونکہ ہیلی کاپڑہ بھی تیز رفتاری سے سفر نہیں کر سکتے اور پھر یہ ہیلی کاپڑہ تو دیسے بھی ہاں نہیں جا سکتا کیونکہ یہ سرکاری ہیلی کاپڑہ ہے اور اسے ہاں دیسے بھی آہنے کی اجازت نہیں ملے گی۔..... عمران نے کہا اور سب نے ہدایات میں سرہنایتے۔

• عمران صاحب۔ ہمیں ہاں مارگ ایئر پورٹ پر اتر جانا چاہئے۔ ہاں کے حالات تو ہمیں معلوم ہی نہیں ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے من میں کامیاب ہی نہ ہوئے ہوں اور اب فرار ہو رہے ہوں۔ کمپنیں ٹھکیں نے کہا۔

" ارے ہاں۔ واقعی ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر نرائیزیر فریخونی ایڈ جسٹ کی اور پھر اسے آئن کرو دیا۔

• ہیلی ہلیو۔ علی عمران کا لٹک۔ اور۔ عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

• میں یوں تو عمران نے ایک طبیل سانس لیتے ہوئے رائیزیر ایکسٹو کی ہو گی تو اسے ایک طبیل سانس لیتے ہوئے رائیزیر آف کیا اور

• میں یوں ہیلی کا لٹک ہو۔ اور۔ تموزی در بعد ایکسٹو کی پھر پانچ کو دیں یوں ہیلی کو اڑ چلتے کا کہ دیا۔ پانچ نے ایلی کاپڑہ کا انجمن سارٹ کیا اور تموزی در بعد ہیلی کاپڑہ تیزی سے پرواز کرنا ہوا اپنی یوں ہیلی کو اڑ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

• عمران صاحب۔ اب ہم کس طرح سانگ جرے پر بکھے ہیں ہیں۔

• مارگ ایئر پورٹ پر انہوں نے تمام کاٹاؤز اور ہاں موجود گلے

• خلیک ہے۔ میں بندوبست کرتا ہوں۔ اور ایڈ آف۔ اور دوسری طرف سے سرد لیجے میں جواب دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوتا ہے۔ میں یوں ہیلی کا لٹک ہو۔ رائیزیر آف کیا اور ہیلی کاپڑہ کا انجمن سارٹ کیا اور تموزی در بعد ہیلی کاپڑہ تیزی سے پرواز کرنا ہوا اپنی یوں ہیلی کو اڑ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

• صدر نے کہا۔

کو عمار توں سیت میراں فائز کر کے ادا دیا ہے۔ ملیارہ بھی سیلانوں
سے جہاں کر دیا ہے۔ پانکھ قفر علی کی لاش بھی دہاں سے ملی ہے۔
میارے سے کارکس پواتنت اثار بیا گیا ہے۔ اور۔ دوسری طرف
سے کہا گیا۔

ادو۔ نبڑی بہی۔ ہم واپس آ رہے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ کسی
چارڑا طیارے پر سنگ جہرے پر بھٹکنے سکیں کیونکہ اسے بھجت
سنگ کی انتظامی کے بس کے نہیں ہیں۔ اگر ہم قرار دہاں نہ بھٹکنے تو
وہ دہاں سے بھی تکل جانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اور۔ عمران
نے کہا۔

محبے معلوم ہے اس لئے میں نے بھٹکے ہی چارڑا جیٹ طیارے کا
انتظام کر لیا ہے۔ تم لوگ براہ راست ایئر پورٹ بھٹکنے جاؤ۔ وقت
غماٹ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کارکس پواتنت ہمیں ہر صورت
میں واپس حاصل کرنا ہے۔ اور ایئر آئی۔ دوسری طرف سے کہا
جی اور اس کے ساتھ ہی رائٹر ختم ہو گی تو عمران نے انتیار ایک
ٹوپی سانس پیٹھے ہوئے رانسیز آف کر دیا۔

تم نے اب یوں ہی کو ارڑکی بھائے ہمیں براہ راست ایئر
پورٹ پر ڈرائپ کرنا ہے۔ عمران نے پانکھ سے مخاطب ہو کر
جواب۔ یہ تو سوکھنی کیا کرتی ہے۔ ڈرکی نے پوچھا۔
..... پانکھ نے
کہا۔ یہ سر۔ پانکھ نے جواب دیا تو عمران نے اٹھات میں
جواب دیا اور ڈرکی نے اٹھات میں سر ٹلا دیا۔
سرطاوہ۔

"وہ لوگ ہمیں تلاش کر رہے ہوں گے۔" گوریا نے کہا۔
قابو ہے یہن ان کی تلاش لائیج بھک ہی محدود رہے گی۔ یہ کاپڑ کا تو انہیں علم ہی نہیں ہے اور ہو سکتا ہے اور ویسے بھی ہے۔ اب ہیں الاقوایی سمندر پر رواز کر رہے ہیں اس لئے وہ اپنی سمندری حدود سے باہر کھلے عام کوئی کارروائی نہیں کر سکتے۔ ڈریکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"انہیں ہماری لائیج کے بارے میں کہے علم ہو گیا باس۔ میں تو ابھی بھک سی سوچ رہا ہوں۔" جیس نے کہا۔

"جس طرح بھی ہوا ہے ہو گیا اب اس بارے میں مزید سوچ فضول ہے۔ ویسے اگر ہمارے پاس مخصوص اسلوب ہوتا تو ہم والی دھرم لئے گئے تھے اور ہمارا سارا سیکا کرایا تھا ہو جاتا۔" ڈریکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے ڈریکی کہ تم ٹرانسیسٹر چیف سے بات کر لو۔

میری جھنی جس بار بار خطرے کا الارام بخار ہی ہے۔" گوریا نے کہا۔

- کیسا خطرہ۔ اب خطرے والی کون سی بات رہ گئی ہے۔ جب

بھک ہم لائیج میں تھے جب تھک تو خطرہ ہو سکتا تھا۔ اب کیا خطرہ بالا

رو گی ہے۔" ڈریکی نے سکراتے ہوئے کہا۔

- ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ انہیں جس طرح لائیج کے بارے میں

علم ہو گیا تھا اسی طرح اس بھلی کاپڑ کے بارے میں علم ہو جائے۔

وہ حکومت سٹاگ سے ہمارے پہنچنے سے بھلے ہی بات کر لیں۔" گوریا

نے کہا۔
"ہوں۔ تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ یہن اس کے لئے لاٹگ ریخ
ٹرانسیسٹر چاہتا ہے۔" ڈریکی نے کہا اور پھر اس نے پانک سے
ٹرانسیسٹر کے بارے میں پوچھا تو پانک نے اسے بتایا کہ لاٹگ ریخ
ٹرانسیسٹر اس کے پاس موجود ہے اور اسے خصوصی طور پر دیا گیا تھا۔
اوہ۔ تم نے بھلے کیوں نہیں بتایا۔ کہاں ہے۔" ڈریکی
نے کہا۔

"آپ نے چونکہ اس بارے میں بات ہی نہیں کی تھی اس لئے
میں بھی خاموش رہا۔" پانک نے جواب دیا اور پھر اس نے ایک
خاد کھولا اور اس میں سے ایک بعد یہ ساخت کا لاٹگ ریخ ٹرانسیسٹر
تھاں کر اس نے ڈریکی کی طرف بڑھا دیا۔ ڈریکی نے ٹرانسیسٹر دیا اور
اس پر فریکنی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"جیلو ہے۔ ڈریکی کا لاٹگ۔ اور۔" ڈریکی نے بار بار کال دیتے
ہوئے کہا۔

"یہ چیف ایٹلٹنگ یو۔ اور۔" تموزی در بعد دوسری طرف
سے چیف کی آواز سنائی دی۔

چیف۔ ہم اس وقت ایٹلی کاپڑ سوار ہیں اور سٹاگ کی طرف جا
رہے ہیں۔ ہم نے کامیابی سے اپنا مشن مکمل کر لیا ہے یہن انہوں
نے ہماری لائیج کے بارے میں معلوم کر لیا تھا اور پھر کوست گارڈز
کی لاپچوں نے ہمیں اس وقت گھیر لیا تھا جب ہم سماں جریئے کی

..... ہمیں ہم سے چھے یعنی ہم نے میراں گنوں سے فائزگ کر کے ان
ان گنوں کو جاہ کر دیا۔ اب گھوریا نے خدا شاہرا کیا ہے اور میرا بھی
سچی خیال ہے کہ کہیں انہیں ہمارے ہیلی کا پڑکے بارے میں صخوم
دھو گیا ہو۔ اگر ایسا ہو گیا تو ہو سکتا ہے کہ پاکیشنا حکومت سنگ
حکومت سے بات کر کے ہیلی کا پڑکے احتستہ ہی ہمیں گرفتار کر
دے۔ اور..... ذر کی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔
”..... اور تم نے اچھا کیا ہے کہ مجھے اطلاع دے دی ہے۔ جس ہیلی
ہی چہاری واپسی کا بندوبست کر دے گا۔ اور..... چیف نے کہا۔
کاپڑ پر تم سفر کر رہے ہو یہ ہیلی کا پڑکے سنگ کی ایک مشہور کمپنی کا
لینک چیف۔ آپ نے مجھے تو بتایا تھا کہ سنگ ہجرے سے ہم
ہے جو کچھ موتویوں کی انکسپورٹ کا کام پوری دنیا میں کرتی ہے اور
بندوڑ کے ذریعے اتنا ڈاہنکنیں گے۔ کیا اس کا بندوبست نہیں ہو سکا۔
ہم کا سنگ کی اعلیٰ انتظامیہ پر بھی بہت ہوٹھے ہے۔ اس کا سربراہ
سیک ہے۔ میں اس سے بات کر کے جھین کال کرتا ہوں۔ تم اس ہاں سرستہ میں ایک بھی
ٹھانے کو نہیں ایڈ جھٹ کر لو۔ اور ایڈ آن۔ اور سری
ٹھانے کی آئندیا ڈر اپ کر دیا گیا ہے کیونکہ آبدوز کوہت بھی کیا جائے تھا۔
ٹھانے سے کہا گیا تو ذر کی نے ٹھانے کی اور پھر اس پر اپنی ڈالی
آپ سیک چہارے لئے کوئی مناسب بندوبست کر دے گا۔ اور.....
فریکونسی ایڈ جھٹ کر کے اس نے ٹھانے کی گود میں رکھ دیا۔
..... ٹھانے کی گود میں ابھی مزید کھانا دقت لگ جائے۔
”..... جیسے آپ حکم کریں چیف۔ ہم نے تو ہر حال آپ کے حکم کی
تمیل کرنی ہے۔ اور..... ذر کی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”..... ایک گھنٹہ مزید لگ جائے گا جاہاب۔ پانک نے جواب
دیا اور ذر کی نے ایجاد میں سرہلا دیا۔ پھر تقریباً ہمیں منت بھر
پہنچنے کا خاطر خواہ بندوبست کر لے اور چہاری تسلی بھی ہو جائے۔
ٹھانے سے سینی بجھنے کی آواز سنائی دی تو ذر کی نے ٹھانے کی اور
اس کا بہن آن کر دیا۔
”..... بھی چیف۔ اور..... ذر کی نے کہا تو چیف نے اور ایڈ آن

ٹھانے بڑھ رہے تھے یعنی ہم نے میراں گنوں سے فائزگ کر کے ان
ان گنوں کو جاہ کر دیا۔ اب گھوریا نے خدا شاہرا کیا ہے اور میرا بھی
سچی خیال ہے کہ کہیں انہیں ہمارے ہیلی کا پڑکے بارے میں صخوم
دھو گیا ہو۔ اگر ایسا ہو گیا تو ہو سکتا ہے کہ پاکیشنا حکومت سنگ
حکومت سے بات کر کے ہیلی کا پڑکے احتستہ ہی ہمیں گرفتار کر
دے۔ اور..... ذر کی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔
”..... اور تم نے اچھا کیا ہے کہ مجھے اطلاع دے دی ہے۔ جس ہیلی
ہی چہاری واپسی کا بندوبست کر دے گا۔ اور..... چیف نے کہا۔
کاپڑ پر تم سفر کر رہے ہو یہ ہیلی کا پڑکے سنگ کی ایک مشہور کمپنی کا
لینک چیف۔ آپ نے مجھے تو بتایا تھا کہ سنگ ہجرے سے ہم
ہے جو کچھ موتویوں کی انکسپورٹ کا کام پوری دنیا میں کرتی ہے اور
بندوڑ کے ذریعے اتنا ڈاہنکنیں گے۔ کیا اس کا بندوبست نہیں ہو سکا۔
ہم کا سنگ کی اعلیٰ انتظامیہ پر بھی بہت ہوٹھے ہے۔ اس کا سربراہ
سیک ہے۔ میں اس سے بات کر کے جھین کال کرتا ہوں۔ تم اس ہاں سرستہ میں ایک بھی
ٹھانے کو نہیں ایڈ جھٹ کر لو۔ اور ایڈ آن۔ اور سری
ٹھانے کی آئندیا ڈر اپ کر دیا گیا ہے کیونکہ آبدوز کوہت بھی کیا جائے تھا۔
ٹھانے سے کہا گیا تو ذر کی نے ٹھانے کی اور پھر اس پر اپنی ڈالی
آپ سیک چہارے لئے کوئی مناسب بندوبست کر دے گا۔ اور.....
فریکونسی ایڈ جھٹ کر کے اس نے ٹھانے کی گود میں رکھ دیا۔
..... ٹھانے کی گود میں ابھی مزید کھانا دقت لگ جائے۔
”..... جیسے آپ حکم کریں چیف۔ ہم نے تو ہر حال آپ کے حکم کی
تمیل کرنی ہے۔ اور..... ذر کی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”..... ایک گھنٹہ مزید لگ جائے گا جاہاب۔ پانک نے جواب
دیا اور ذر کی نے ایجاد میں سرہلا دیا۔ پھر تقریباً ہمیں منت بھر
پہنچنے کا خاطر خواہ بندوبست کر لے اور چہاری تسلی بھی ہو جائے۔
ٹھانے سے سینی بجھنے کی آواز سنائی دی تو ذر کی نے ٹھانے کی اور
اس کا بہن آن کر دیا۔
”..... بھی چیف۔ اور..... ذر کی نے کہا تو چیف نے اور ایڈ آن

کہ کر ٹرانسیور کر دیا تو فری کی نے جیف کی بتائی ہوئی فرمائی۔ روشنی تم سہماںوں کو سناگ بھرے پر براہ راست لے جانے والے سو گاؤں پاپو پر لے جاؤ۔ وہاں سے لانچ میں انہیں سناگ بھینجا ٹرانسیور ایڈجسٹ کی اور بھر اسے آن کر دیا۔

”ہلکا ہلکا۔ فری کی اف ڈاس کالنگ۔ اور“..... فری کی نے بہت سوچ کا پڑ لے کر سناگ بھینجا ادا اور اگر کوئی کال دیتے ہوئے کہا۔

”لیں۔ میک اخٹانگ یو۔ اور“..... تھوڑی در بعد ایک فری لہن گئے تھے اور کن کو لے کر آئے ہو اور بھر مجھے رووت کرنا تاکہ میں اس کی لاش کو چلیوں کی خواراک پہنانے کا پددست کر دیں۔ ہوئی ہی آواز سنائی دی۔

”سرمز میک سیجیف گرام نے کہا ہے کہ آپ سے بات کی جلد۔ میں بس۔ حکم کی تعییں ہوں گی جتاب۔ اور“..... پائلٹ نے ہم آپ کے ہیلی کا پڑپر سوار ہیں اور سناگ آرہے ہیں لیکن بھی بھلے سے بھی زیادہ مودباد لیجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ خوش ہے کہ پاکیشیا حکومت نے اگر سناگ حکومت سے بات کر لے جائے تو اسے کہا گیا اور اس کے ساتھ تو ہو سکتا ہے کہ سناگ حکومت ہمیں سناگ بھینچ پر گرفتار کر لے۔ اور ایذ آں۔ دوسرا طرف سے کہا گیا تو پائلٹ نے ٹرانسیور اف کر کے اسے ضھوس میں نے اس سلسلے میں جیف سے بات کی توجیف سن لے کر کھانے میں رکھ دیا۔

”کیا یہ پاپو۔ کیا نام یا تما جہاڑے بانے۔ ہاں۔ سو گاؤں پاپو۔ ہوئے کہا۔

”کس میں ہمت ہے کہ میک کے ہیلی کا پڑکی طرف آنکھوں کی پوچھا۔ کیا یہ دران ہے یا وہاں کوئی آبادی ہے۔“..... فری کی نے پائلٹ سے بھی دیکھ لے۔ سناگ پر ہماری حکومت ہے یہیں تم لوگ اگر خون پوچھا۔

”وہاں صرف ہماری کمپنی کے لوگ ہوتے ہیں جتاب۔ یہ پاپو ہو تو نحیک ہے۔ سیری بات پائلٹ سے کراؤ۔ اور“..... میک ہماری کمپنی نے سناگ حکومت سے باقاعدہ لیز پر لے رکھا ہے۔ نے اسی طرح بھینچی ہوئی آواز میں کہا تو فری کی نے ٹرانسیور پائلٹ پائلٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا اور فری کی نے اس بار الٹیمان طرف بڑھا دیا۔

”لیں بس۔ میں روشنی بول رہا ہوں۔ اور“..... پائلٹ نے بھرے انداز میں سر ٹلا دیا۔

اہمی مودباد لیجے میں کہا۔

..... ایسا کوئی اہلی کا پڑھیں آیا جتاب۔ حکومت پاکیشی سے اطلاع لفڑی ہے ہم نے پورے شاگ پر چینگٹ کشروع کر دی تھی۔ آئیے۔ شیں میں بیٹھ کر بات ہو گی۔ وہاں حکومت شاگ کی سپیشل ڈسٹرکٹ کے چیف ہی آپ سے بات ہوت کے لئے موجود ہیں۔ راسی لفڑی کہا اور شیشن ویگن کی طرف اشارہ کیا اور عمران ہونٹ بیٹھنے شیشن ویگن کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی در بعد وہ سب شیشن ویگن سوار ہو گئے اور شیشن ویگن ایک طرف بنی ہوئی ایئر پورٹ کی طیارہ بیٹھے ہی شاگ کے بین الاقوامی ایئر پورٹ پر اترا اور اپنی لیں طارت کی طرف دوڑتی چلی گئی۔ آفس میں ایک او ڈیزیر عمر مقامی اوری مخصوص جگہ پر جا کر رکا تو عمران اور اس کے ساتھی تیری سے طیارے ہو گئے تھے اس کے پرست کاری حصہ اپنے اہم اس سے اترے۔ اسی لمحے ایک شیشن ویگن جس پر سرکاری حصہ اپنے اہم اس کا ہوا۔ شیشن ویگن کا چیف حاف فیضی تھا جو عمران اور اس تھا تیری سے دوڑتی ہوئی طیارے کے قریب بیٹھ گئی۔ شیشن ویگن کے ساتھیوں سے اچھائی رسی انداز میں ملا۔ اس کا انداز اسے تھا عمران اور اس کے ساتھیوں کے قریب آکر رکی اور پھر عقیقی دروازے پر بیٹھنے والے وہ مجرور املاقات کر رہا ہو۔

..... میرا نام راسی ہے جتاب اور میں حکومت شاگ کی وزارت کے بات ہوتے ہوئے بات ہوئی ہے اس کے بعد کہنے اہلی کا پڑھ شاگ بیٹھنے والوں کا اسنٹ سکرٹری ہوں۔ اس نوجوان نے عمران اور اس کھول کر ایک مقامی نوجوان پاہر آگیا۔

..... میرا نام راسی ہے جتاب اور میں حکومت شاگ کی وزارت کے بات ہوتے ہوئے بات ہوئی ہے اس کے بعد کہنے اہلی کا پڑھ شاگ بیٹھنے والوں کا اسنٹ سکرٹری ہوں۔ اس نوجوان نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

..... میرا نام علی عمران ہے اور میرے ساتھی میں۔ آپ مجھے بتائیں کہ کیسی اس اہلی کا پڑھ کو چیک کیا گیا ہے یا نہیں جو سماں کیا یہ خالی اہلی کا پڑھ سماں جس سے کی طرف سے آیا تھا۔ عمران

..... بڑھتے ہو چکا ہے۔ عمران نے تیز لمحے میں

نہیں۔ یہ راسکو کپنی کا ہیلی کا پڑھا جوان کے ٹاؤ سو گانو کی۔ اب بھک مجھے جو اطلاع ملی ہے اس طرف سے آپہ تھا۔..... حاف نے من بناتے ہوئے جواب دیا۔
..... وہاں تو پوکی طرف سے آیا ہے جو کپنی کے مخصوص ہیلی سات پر اتنا ۔ راسکو کپنی کے ٹاؤ۔ کیا مطلب۔ آپ ذرا تفصیل ہے اور جیسے ٹاؤ گونے پنجک کیا ہے تو وہ خالی تھا۔ اس کے بتائیں۔..... عمران نے کہا۔
۔ سماں بھیرے پر پیغمبر پارنس کا کاروبار کرنے والی کپنی را کو ملادہ اور کوئی ہیلی کا پڑک کسی بھی طرف سے اب بھک سماں نہیں۔
۔ ہے جو ہیں الاقوای اہمیت رکھتی ہے۔ اس کا پوری دنیا میں کاروبار ہے۔..... حاف نے اس پارپوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے پھیلا ہوا ہے۔ اس کا ہیلے کو اور تو ایک دینا میں ہے لیکن ایک دینا میں اس کا ہیلے کا عصر بنایاں تھا۔
۔ اس ہیلی کا پڑک پانٹ کوں ہے۔..... عمران نے پوچھا۔
۔ کامیں آفس سماں میں ہے اور پیغمبر پارنس کے گودام کے لئے اس کیمیں کی معلوم کون ہے۔ کپنی کا ملازم ہی ہو گا۔۔ حاف
۔ کپنی نے حکومت سماں سے باقاعدہ ایک ٹاؤ سو گانو لیز پر یا ہا۔۔ اب ہمیں کی معلوم کون ہے۔
۔ اس کپنی کے ہیلی کا پڑھا ٹاؤ سو گانو اور سماں کے دریان آئے نے بر اسمت بنتے ہوئے کہا۔
۔ جب سماں کے صدر صاحب نے مجھے حکم دیا۔ اس بھت رہتے ہیں۔ اس کے ملادیں تاکہ ہم اپنی تسلی کر سکیں۔..... عمران نے کہا۔
۔ میں سماں جیرے کی طرف سے آئے والے ہیلی کا پڑک کو پنجک کرو۔ پانٹ سے ملادیں تاکہ ہم اپنی تسلی کر سکیں۔.....
۔ اور اس میں جو افراد ہوں انہیں گرفتار کر لیا جائے اور مجھے بتایا گیا کہ پانٹ کے بارے میں معلوم تو ہو جائے گا لیکن اس سے حکومت پاکیشیا کی سیکرٹ سروس کے چیف کے مذاہدہ مخصوص ملاقات کی اجازت تو کپنی کا پنجک ڈائرکٹری دے سکتا ہے کیونکہ وہ
۔ مسٹر علی عمران لپٹے ساتھیوں سمیت چارڑہ طیارے کے ذریعہ۔۔۔ جو حال کپنی کا ملازم ہے۔..... حاف نے جواب دیا۔
۔ سماں پنچ رہے اور ان گرفتار شدہ افراد کو ان کے حوالے کرو۔۔۔ اب صرف اتنی ہر بانی کریں کہ اس پانٹ کا نام ہمیں معلوم
۔ جائے تو میں نے سماں کے میں ایک پنجک آفس کو اخوات دے کرو دیں۔۔۔ ہاتھ کام ہم کر لیں گے۔۔۔ پنجک ڈائرکٹر سے اجازت لینا
۔ دیئے کہ سماں پنچے والے تمام ہیلی کا پڑوں کو پنجک کیا جائے۔۔۔ ملاد اپنا کام ہے۔۔۔ اب مزید تکمیل د کریں۔..... عمران نے کہا تو
۔ میں نے اپنے آدمی دہاں تجهیزات کر دیئے تاکہ وہ آئے والے تمام ہم۔۔۔ حاف نے سامنے پڑے ہوئے فون کار سیور انحصاریا اور نسبیر لس کرنے
۔ کا پڑوں کو جہاں بھی وہ اتریں خود پنجک کر سکیں اور میں خود ہم۔۔۔ شروع کر دیئے۔

"چیف بول رہا ہوں۔ ترا سکو کمپنی کا جو ہیلی کا پڑھاگ ہے، تو مجھی اخوند کرواد ہوا۔ اور جسے چیک کیا گیا تھا اس کے پائیٹ کا نام معلوم کر کے مجھے ہے۔" میں بے حد صرف دستا ہوں۔ ملاقات کے لئے آپ کو وقت پورت پسیل آفس فون کر کے بتاؤ۔ حاف نے ابھائی خدمت یاد پڑے گا۔ میرے سیکریٹری کو کال کر لیجئے گا۔ حاف نے کہا۔ لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کھدیا۔ "سیکریٹری مرد ہے یا خاتون۔" عمران نے ہر سے سنبھیہ لمحے "آپ کو اس پائیٹ پر کیا ٹھک ہے جبکہ میں کہہ رہا ہوں کہ میں کہا۔" کا پڑھاں تھا اور ناپو سے آیا تھا۔ حاف نے اس بار ناراضی سے "خاتون ہے۔ کیوں۔" یہ بات آپ نے خصوصی طور پر کیوں پوچھی ہے۔ حاف نے جونک کر کہا۔ "ہمیں کسی قسم کا کوئی شک نہیں ہے۔" ہم نے صرف اس سے ملاقات کرنے کے لئے کہی خاتون سے ملاقات کا وقت نہیں مانگا جاستا۔ ملاقات کرنی ہے تاکہ میں چیف آفس سیکریٹری کو پورت دے اورے ٹھکریے۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے سکون۔ عمران نے جواب دیا تو حاف نے اخبات میں سر بلادیہ پر جو فنی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ چھوڑی اور بعد فون کی گھنٹی کی اٹھی تو حاف نے ہاتھ پر جھا کر رسیور ہی کرے سے باہر آگئے۔ "یہ آدمی نجاتے لئے آپ کو کیا سمجھتا ہے۔" میں نے نجاتے کس احتمال پر۔ "میں سچیف پسیلگ۔" اس نے تیز لمحے میں کہا۔ "میرج لپٹے آپ پر جبر کپاہے وردہ میں اسے گولی مار دتا۔" تصور۔ "نمہیں ہے۔ کافی ہے۔" دوسری طرف سے کی جانے والی نے باہر نکلتے ہی ابھائی خدمتی سے لمحے میں کہا۔ بات سن کر حاف نے کہا اور رسیور کھدیا۔ "جس طرح تمہارا چیف ہے اسی طرح کا یہ چیف ہے۔" ہم نے "اس کا نام روڈنی ہے اور وہ کمپنی کا طازم ہے۔" حاف نے اسے تو اچھک گولی نہیں ماری۔ اسے کیا مارو گے۔ بہر حال آؤ۔" عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔ "بے حد ٹھکریے۔ آپ نے واقعی ہمارے لئے بے حد تکفیف اعلانی۔" عمران صاحب۔ آپ اس پائیٹ سے مل کر کیا کریں گے جبکہ ہے۔ آپ سے اخبار۔ اللہ آنکہ کسی اچھے ماحول میں گھنگھو ہو گی۔ فی۔ یہ بات مٹے ہے کہ یہ کمپنی کا ہیلی کا پڑھر ہے اور ان کے مقبوضہ ناپور الحال ہمیں اجازت دیں۔" عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو حاف سے آیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس میں مجرم ہی موجود تھا۔

تحے۔ صدر نے کہا۔

” دوسری صورت یہ بھی ہے کہ وہ لوگ تیرتے ہوئے اتنا ذائقہ ڈرائیور سے کہا اور یہی ڈرائیور نے اہلتوں میں سرپرلاٹے ہونے گئے ہوں گے۔ عمران نے کہا۔

” یہیں کیا یہ ضروری ہے کہ وہ اس کمپنی کے ہیلی کا پڑبر جی آئے۔ لیکن کر رک گئی۔ چار منزلہ عمارت تھی اور اس کے باہر نہ راسکو کمپنی ہوں گے۔ کسی بیٹس کمپنی کا اس محلے میں کیا تعلق ہو سکا۔ اچھا یہ سائز کا بورڈ موجود ہے۔

” صدر نے بالفاعدہ جو حکم کرتے ہوئے کہا۔

” جتاب اس پلازو میں اس بڑی کمپنی کا ہیلی کو اورڑ ہے۔ یہی

” راسکو اتنا ذین زبان کا لفظ ہے اور اس کا مطلب ہے تیر قاتم۔ ڈرائیور نے کہا اور عمران نے اہلتوں میں سرپرلاٹا اور پھر جیب سے

” گواں جیف حفاف نے یہی بتایا ہے کہ اس کا ہیلی کو اورڑ ایکم بیباہی میں ایک بڑا نوٹ تکال کر اس نے یہی ڈرائیور کی طرف بڑھا دیا۔

” یہیں اس کمپنی کا نام بتا رہا ہے کہ ایسا نہیں ہے اور اگر ایسا ہے۔ کراچی کاٹ کر باقی رکھ لو۔ دیسے تم کب سے بھاں کام کر رہے

” بھی ہی سب بھی اس پائنس سے پوچھ گئے کرنے میں آخر حرج یہ کیا ہو۔ عمران نے کہا۔

” عمران نے کہا۔

” اور۔ پھر تو درست ہے۔ آپ کا خدش درست ہے۔ صدر نے یہی چلا رہا ہوں۔ ڈرائیور نے خوش ہو کر ہری مائیت کا

” نے کہا۔ تھوڑی در بعد وہ یہی سخن پر بحث کئے۔ عمران نے جو یہاں اور نوٹ اپنی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

” کیپشن ٹھیل کو دیں پا کیشیا ایتر روٹ پر جی ڈر اپ کر دیا تھا اور اس۔ ایسا ہی ایک اور نوٹ مل سکتا ہے اگر تم اس کمپنی کے ایک

” کے ساتھ صدر اور سور سنگ آئے تھے جبکہ عمران نے جو یہاں اور ہیلی کا پڑبر پائنس کھس کا نام روڈنی ہے کی رہائش گاہ مسلم کر کے

” کیپشن ٹھیل کو ہدایت دی تھی کہ وہ بھیف سے بات کر کے رہا۔ ہمیں وہاں اتار دو۔ یہیں خیال رکھنا وہاں پلازو میں اور کسی کو یہ

” راست اتنا ذی کے دار الحکومت گواں ہمجنیں اور وہاں موجود پا کیشیا مسلم دہوکے کہ ہم روڈنی سے ملاحت کرنے جا رہے ہیں۔ عمران

” سیکرٹ سروس کے فارن ہمچنست سے مل کر ڈاسن کے ہیلی کو اورڑے نے کہا اور جیب سے ایک اور بڑا نوٹ تکال کر اس نے ہاتھ میں پکڑا

” معلومات حاصل کریں کہ فیرکی اور گوریا کی طرف سے وہاں کیا بلد۔

” نوٹ مجھے دیں جتاب۔ میں آپ کو وہاں لے چتا ہوں۔ ”

” راسکو کمپنی کے ہیلی کو اورڑے چلو۔ عمران نے یہی

” دوسری صورت یہ بھی ہے کہ وہ لوگ تیرتے ہوئے اتنا ذائقہ ڈرائیور سے کہا اور یہی ڈرائیور نے اہلتوں میں سرپرلاٹے ہونے

” گئے ہوں گے۔ عمران نے کہا۔

” یہیں کیا یہ ضروری ہے کہ وہ اس کمپنی کے ہیلی کا پڑبر جی آئے۔ لیکن کر رک گئی۔ چار منزلہ عمارت تھی اور اس کے باہر نہ راسکو کمپنی

” ہوں گے۔ کسی بیٹس کمپنی کا اس محلے میں کیا تعلق ہو سکا۔ اچھا یہ سائز کا بورڈ موجود ہے۔

” صدر نے بالفاعدہ جو حکم کرتے ہوئے کہا۔

” جتاب اس پلازو میں اس بڑی کمپنی کا ہیلی کو اورڑ ہے۔ یہی

” راسکو اتنا ذین زبان کا لفظ ہے اور اس کا مطلب ہے تیر قاتم۔ ڈرائیور نے کہا اور عمران نے اہلتوں میں سرپرلاٹا اور پھر جیب سے

” گواں جیف حفاف نے یہی بتایا ہے کہ اس کا ہیلی کو اورڑ ایکم بیباہی میں ایک بڑا نوٹ تکال کر اس نے یہی ڈرائیور کی طرف بڑھا دیا۔

” یہیں اس کمپنی کا نام بتا رہا ہے کہ ایسا نہیں ہے اور اگر ایسا ہے۔ کراچی کاٹ کر باقی رکھ لو۔ دیسے تم کب سے بھاں کام کر رہے

” بھی ہی سب بھی اس پائنس سے پوچھ گئے کرنے میں آخر حرج یہ کیا ہو۔ عمران نے کہا۔

” عمران نے کہا۔

” اور۔ پھر تو درست ہے۔ آپ کا خدش درست ہے۔ صدر نے یہی چلا رہا ہوں۔ ڈرائیور نے خوش ہو کر ہری مائیت کا

” نے کہا۔ تھوڑی در بعد وہ یہی سخن پر بحث کئے۔ عمران نے جو یہاں اور نوٹ اپنی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

” کیپشن ٹھیل کو دیں پا کیشیا ایتر روٹ پر جی ڈر اپ کر دیا تھا اور اس۔ ایسا ہی ایک اور نوٹ مل سکتا ہے اگر تم اس کمپنی کے ایک

” کے ساتھ صدر اور سور سنگ آئے تھے جبکہ عمران نے جو یہاں اور ہیلی کا پڑبر پائنس کھس کا نام روڈنی ہے کی رہائش گاہ مسلم کر کے

” کیپشن ٹھیل کو ہدایت دی تھی کہ وہ بھیف سے بات کر کے رہا۔ ہمیں وہاں اتار دو۔ یہیں خیال رکھنا وہاں پلازو میں اور کسی کو یہ

” راست اتنا ذی کے دار الحکومت گواں ہمجنیں اور وہاں موجود پا کیشیا مسلم دہوکے کہ ہم روڈنی سے ملاحت کرنے جا رہے ہیں۔ عمران

” سیکرٹ سروس کے فارن ہمچنست سے مل کر ڈاسن کے ہیلی کو اورڑے نے کہا اور جیب سے ایک اور بڑا نوٹ تکال کر اس نے ہاتھ میں پکڑا

” معلومات حاصل کریں کہ فیرکی اور گوریا کی طرف سے وہاں کیا بلد۔

” نوٹ مجھے دیں جتاب۔ میں آپ کو وہاں لے چتا ہوں۔ ”

ڈرائیور نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

کیا تم اسے جلتے ہو۔..... عمران نے چونک کر کہا۔

تھی ہاں۔ میں نے کہا ہے کہ میں گذشتہ بہیں سالوں سے یہی نے اثبات میں سرپلاتے ہوئے سلام کیا اور پھر یہی آگئے بڑھا دی۔

چلا رہا ہوں اس لئے میں سنگ میں رہنے والے آدمی سے زیادہ ازدھار کوئی کے ستون پر روشنی کی نہیں پڑت موجوں تھیں جس کے نیچے نہ اسکو

کو جانتا ہوں۔ پانچ روشنی تو یہ شمار بارہ میری یہی میں سرکار کی کام بھی درج تھا۔ عمران نے کال بیل کا بن پر لیں کر دیا۔

چکا ہے بلکہ ایک بار تو اس نے مجھے ایک ماہ کے لئے ہاتھ کیا تھا کیونکہ بعد میں بعد سائیں دروازہ کھلا اور ایک نوجوان باہر آگیا۔

کار اس کی بیوی کے استعمال میں راحت تھی۔ وہ بھی ملازمت کرنے کا اس کی بیوی کے استعمال میں راحت تھی۔ وہ بھی ملازمت کرنے آئے ہیں۔

تھی اور دوسرا کار اس نے ایک ماہ بعد غریبی تھی۔ اس دوران میں عمران نے کہا۔

ستقل طور پر اس کے ساتھ ایجخ رہا تھا۔..... ڈرائیور نے کہا تو جاہب کلب گئے ہوئے ہیں۔ رات کو در سے واپس آئیں

عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتھے ہوئے ہاتھ میں کپڑا ہوا گئے۔..... نوجوان نے جواب دیا۔

وو سرا بڑا نوٹ ڈرائیور کی طرف بڑھا دیا۔ کون سے کہ۔..... عمران نے چونک کر پڑھا۔

ٹکری۔..... ڈرائیور نے کہا اور نوٹ کو جیب میں ڈال کر اس سار کلب جاہب۔ رانچنگ روڈ پر ہے۔..... اس نوجوان نے

نے یہی آگئے بڑھا دی۔ مختلف سرکوں سے گورنے کے بعد وہ ایک جاہب دیتے ہوئے کہا۔

رہائشی کا لوٹی میں بیٹھ گئے۔ رہائشی کا لوٹی کی مختلف سرکوں سے اوس کے ٹکری۔..... عمران نے کہا اور واپس مزگی۔ کاٹوں سے

گورنے کے بعد یہی ایک متوسط ناپ کی کوئی کے گیت لے۔ بہر انہیں یہی مل گئی اور وہ یہی کے گیت لے گئے سار کلب بیٹھ گئے۔

یہ خاصی بڑی عمارت تھی اور سہاں خاصی بہل بھی تھی۔ مقامی سائنسے جا کر رک گئی۔

یہ ہے جاہب پانچ روشنی کی رہائش گاہ۔..... یہی ڈرائیور اور توں اور مردوں کے ساتھ غیر علی سیاحوں کی بھی خاصی

نے کہا اور عمران نے اثبات میں سرپلادیا اور پھر یہی سے نیچے گھرواد موجوں تھی۔ بہل میں موسمی کا خاصا شد تھا۔ ایک طرف کاؤنٹر

آیا۔ اس کے نیچے اترتے ہی تھویر اور صدر بھی نیچے اترتے۔

کا جس پر کئی لوگ بیک وقت کام کر رہے تھے جبکہ ایک سائینس پر

کیا میں آپ کی واپسی کا انتظار کروں جاہب۔..... یہیں ایک نوجوان سائنس فون رکے تقریباً فارغ بیٹھا ہوا تھا۔

ڈرائیور نے پوچھا۔

نہیں۔ ہمیں وقت گئے گا۔..... عمران نے کہا تو یہی ڈرائیور

"ٹرائکو کمپنی میں پائلٹ ہیں مسٹر رڈنی۔ ان سے ملتا ہے۔" میران نے اس کے قرب جا کر کہا تو وہ آدمی کافرستان سے آئے ہیں۔ میران نے کاؤنٹر کے قرب جا کر ان بیوی سے مذا اور حرمت بھری نظروں سے میران اور اس کے ساتھیوں نوجوان سے کہا۔

"وہ گیم روم میں ہوں گے۔ آپ وہاں کے انجارج سے ملیں۔" آپ نے میرانام یاد کی۔ اس نے نوکن اکٹھے کرتے ہوئے وہ آپ کی طاقت کر دیں گے۔ نوجوان نے جواب دیا اور پھر کہا۔

خود ہی اس نے گیم روم کی طرف جانے والے راستے کی نشاندہی کی۔ "تی ہاں۔ ہم کافرستان سے آئے ہیں اور ہم نے آپ سے ملتا ہے۔" کر دی۔ گیم روم میں بے شمار گیم مشینیں نصب تھیں جن کے آپ کی پس بھیں دی گئی ہے۔ اگر آپ کسی علیحدہ بٹھ پر بات کر لیں ذریعے لوگ ہوا کھیلنے میں صرف رہتے۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس پر تو ہو سکتا ہے کہ آپ کو دس لاکھ ڈالر زائد کا فائدہ مل جائے۔ ورنگ برٹے نوکون کے دھیر لگے ہوئے تھے اور لوگ رقم دے کر میران نے سکراتے ہوئے کہا تو رڈنی کے چہرے پر حرمت کے نوکن پہنچے اور نوکن واپس کر کے رقم پہنچے میں صرف رہتے۔ سانپر تمازات مزید بڑھ گئے۔

ایک لیے تو کا آدمی کھرا تھا اور وہ اس طرح گیم روم کو دیکھ رہا تھا۔ "میری سب۔ فائدہ۔ دس لاکھ ڈالر ز۔ کیا مطلب۔" میں اتنا ہم جیسے وہ نظروں ہی نظروں میں وہاں موجود ہر آدمی کو چیک کر رہا ہو۔ آدمی تو نہیں ہوں۔ رڈنی نے احتیاط حرمت بھرے لمحے میں

"مسٹر رڈنی سے ملتا ہے۔" وہ ٹرائکو کمپنی میں پائلٹ ہیں۔" کہا۔

میران نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ آدمی پھر نکل کر میران کس قدر اہم ہیں۔ میران نے کہا تو رڈنی سے اخیار سکرا دیا۔

"ہم کافرستان سے آئے ہیں۔ ان سے ضروری ملتا ہے۔" میران ادا کے آئیں اور سپیشل روم میں پہنچتے ہیں۔ رڈنی نے سکراتے ہوئے کہا۔

"وہ سائنس مشین نمبر ایلوں پر جو صاحب ہیں وہ مسٹر رڈنی۔" اسے جیب میں ڈال کر وہ میران اور اس کے ساتھیوں کو ساقھے لے ہیں۔ اس آدمی نے افراہ کرتے ہوئے کہا تو میران نے اس کا کر گیم روم سے نکل کر کلب کی شمالی طرف آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی زبردستی ادا کیا اور مشین نمبر ایلوں کی طرف بڑھ گیا۔

"مسٹر رڈنی۔" میران نے کاؤنٹر کے قرب جا کر کہا تو وہ آدمی کافرستان سے آئے ہیں۔ میران بھری نظروں سے اس کے ساتھیوں نوجوان سے کہا۔

"وہ گیم روم میں ہوں گے۔ آپ وہاں کے انجارج سے ملیں۔" آپ نے میرانام یاد کی۔ اس نے نوکن اکٹھے کرتے ہوئے وہ آپ کی طاقت کر دیں گے۔ نوجوان نے جواب دیا اور پھر کہا۔

خود ہی اس نے گیم روم کی طرف جانے والے راستے کی نشاندہی کی۔ "تی ہاں۔ ہم کافرستان سے آئے ہیں اور ہم نے آپ سے ملتا ہے۔" کر دی۔ گیم روم میں بے شمار گیم مشینیں نصب تھیں جن کے آپ کی پس بھیں دی گئی ہے۔ اگر آپ کسی علیحدہ بٹھ پر بات کر لیں ذریعے لوگ ہوا کھیلنے میں صرف رہتے۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس پر تو ہو سکتا ہے کہ آپ کو دس لاکھ ڈالر زائد کا فائدہ مل جائے۔ ورنگ برٹے نوکون کے دھیر لگے ہوئے تھے اور لوگ رقم دے کر میران نے سکراتے ہوئے کہا تو رڈنی کے چہرے پر حرمت کے نوکن پہنچے اور نوکن واپس کر کے رقم پہنچے میں صرف رہتے۔ سانپر تمازات مزید بڑھ گئے۔

ایک لیے تو کا آدمی کھرا تھا اور وہ اس طرح گیم روم کو دیکھ رہا تھا۔ "میری سب۔ فائدہ۔ دس لاکھ ڈالر ز۔ کیا مطلب۔" میں اتنا ہم جیسے وہ نظروں ہی نظروں میں وہاں موجود ہر آدمی کو چیک کر رہا ہو۔ آدمی تو نہیں ہوں۔ رڈنی نے احتیاط حرمت بھرے لمحے میں

"مسٹر رڈنی سے ملتا ہے۔" وہ ٹرائکو کمپنی میں پائلٹ ہیں۔" کہا۔

میران نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ آدمی پھر نکل کر میران کس قدر اہم ہیں۔ میران نے کہا تو رڈنی سے اخیار سکرا دیا۔

"ہم کافرستان سے آئے ہیں۔ ان سے ضروری ملتا ہے۔" میران ادا کے آئیں اور سپیشل روم میں پہنچتے ہیں۔ رڈنی نے سکراتے ہوئے کہا۔

"وہ سائنس مشین نمبر ایلوں پر جو صاحب ہیں وہ مسٹر رڈنی۔" اسے جیب میں ڈال کر وہ میران اور اس کے ساتھیوں کو ساقھے لے ہیں۔ اس آدمی نے افراہ کرتے ہوئے کہا تو میران نے اس کا کر گیم روم سے نکل کر کلب کی شمالی طرف آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی زبردستی ادا کیا اور مشین نمبر ایلوں کی طرف بڑھ گیا۔

بجھے ہونے تھے جن کے باہر نہ رکھئے ہونے تھے اور جو پہلیں روم مسروف تھے ان کے باہر سرخ رنگ کے بلب بلب رہے تھے۔ روڈنی نے ایک ایسے پہلیں روم کا دروازہ کھولا جس کے باہر بلب بلب نہ رہا تھا اور وہ اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچے عمران، صدر اور تحریکی بھی اندر داخل ہو گئے۔ عمران دروازے کی ساخت کو دیکھتے ہی کہ یہی کار پہلیں روم سازند بروف ہے۔ روڈنی نے دروازہ بند کیا اور اسے لاک کر دیا اور سائینپر موجود ایک بن آن کر دیا۔ عمران کو ٹھیک کیا کہ اس بن کے آن ہوتے ہی باہر سرخ رنگ کا بلب جل گیا ہوا اور اب کوئی انہیں ڈسڑپ نہیں کرے گا۔ کرے گا۔ کرے گا۔ ایک سائینپر بیٹھ موجود تھا جسکے ایک طرف کریساں اور میر کھی ہوتی تھی۔

۰ تشریف رکھیں روڈنی نے کہا اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے پیچھے ہی روڈنی بھی ان کے سامنے ایک کری پر بیٹھ گیا۔ عمران نے کوٹ کی اندر روڈنی جیب سے بھاری مایست کے کرنی نوٹوں کی ایک گذی نکالی اور اسے اپنے سامنے میر رکھ دیا۔ روڈنی کی نظریں اس گذی پر اس طرح چکپ گئی تھیں جیسے لوہا مقابضی سے چکتا ہے۔

۰ مم۔ مم۔ میں بے قصور ہوں۔ پیزی مجھے کچھ مت کہو۔ روڈنی نے اچھائی گھبرائے ہوئے مجھے میں کہا یہیں اس کے ساتھ ہی وہ پھانسی کے سمول کی طرح والی اگر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کا تحریک نایاں ٹھوپ پر کاٹ پڑا تھا۔

۰ جسماں ہونے والی بات جیت کا کسی کو علم نہیں ہو گا اس نے

کرنے دوز گیا ہو۔ اس کے ہمراہ کارنگ ہلکی کی طرح دردپڑ گیا۔ کیا۔ کیا کہ رہے ہیں آپ۔ میں تو کسی ہمراہے پر نہیں گیا۔ میں نے تو کسی کو سوار نہیں کیا۔ آپ کو کسی نے غلط بتایا ہے۔ آپ جاسکتے ہیں اور آپ سے مزید کوئی بات نہیں ہو سکتی۔ روڈنی نے اچھائی گھبرائے ہوئے مجھے میں کہا اور اس طرح اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھتے گا جیسے اسے خطرہ ہو کہ اگر وہ ایک منٹ بھی جہاں رک گیا تو اس پر قیامت نوت پڑے گی۔

۰ رک جاؤ روڈنی ورد۔ عمران کی عزابت آمیز آواز اجھی تو روڈنی ایک حصکے سے مذا اور دسرے لمحے اس کی آنکھیں خوف کی ٹھہریت سے پھیلتی چلی گئیں کیونکہ ن صرف عمران بلکہ اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں میں بھی مشین پہلیں موجود تھے اور ظاہر ہے ان کا رخ اس کی طرف ہی تھا۔

۰ واپس آکر بیٹھ چاؤ ورد و سراسانی دے لے سکو گے۔ یہ تھوڑا۔

۰ عمران نے اسی طرح عزادت ہوئے کہا۔

۰ مم۔ مم۔ میں بے قصور ہوں۔ پیزی مجھے کچھ مت کہو۔ روڈنی

نے اچھائی گھبرائے ہوئے مجھے میں کہا یہیں اس کے ساتھ ہی وہ پھانسی کے سمول کی طرح والی اگر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کا تحریک نایاں ٹھوپ پر کاٹ پڑا تھا۔

۰ جسماں ہونے والی بات جیت کا کسی کو علم نہیں ہو گا اس نے

نام گوریا تھا۔ ایک اور آدمی کا نام جیکب یا گیا تھا۔ دوسروں کے بارے میں مجھے معلوم نہیں۔ روڈنی نے جواب دیا۔ اس کا یہ جواب بتا رہا تھا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔

ان کے ملینے تفصیل سے بتاؤ۔ عمران نے کہا تو روڈنی نے ذری، گوریا اور جیکب کے ملینے بتا دیئے۔ باقی عقب میں بتھے تھے اس لئے اس نے انہیں خود سے دیکھا ہی نہ تھا۔

تم شاگ کی بجائے پاپو پر کیوں گئے تھے۔ کیا جعلیے سے یہ پلان خایار راستے میں چاہتا۔ عمران نے پوچھا تو روڈنی نے جواب میں اسے ذری کی نزاکتی سے اس کے باس سے ہونے والی بات جیت اور پر میک سے ہونے والی بات جیت کی تفصیل بتا دی۔

کیا تم بتائیکتے ہو کہ یہ لوگ بہاں بنتے گئے ہوں گے یا نہیں اور اس وقت کہاں ہوں گے۔..... عمران نے کہا۔

نہیں۔ میں نہیں بتا سکتا۔ مجھے بہاں آئے ہوئے چار گھنٹے ہوئے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ بہاں آئے بھی ہیں یا نہیں یا بہاں سے پادری طیارے سے اناڑا ٹلتے گئے ہوں یا کہیں اور بھی ہو سکتے ہیں۔..... روڈنی نے جواب دیا۔

ان کے نام کیا تھے۔..... عمران نے پوچھا۔

جو ان کا لیڈر تھا اس کا نام ذری تھا اور اس کی ساتھی عورت کا

تم ہے فکر رہو۔ معلومات تو ہمیں دیئے مجھی مل جائیں گی کیونکہ جہاری روڈنی سب کچھ بتا دے گی لیکن پھر جہاری لاش اس کرے میں پڑی رہ جائے گی جبکہ اگر تم خاموش رہو اور معلومات دے دو تو صرف جہاری جان نکل جائے گی بلکہ جمیں جہاری رقم بھی مل جائے گی اور کسی کو کافنوں کاں خبر بھی نہ ہوگی۔..... عمران نے سرد گھمیں کہا۔

وہ۔ وہ چیف اور اس کے آدمی مجھے ہلاک کر دیں گے۔ روڈنی نے کہنپتے ہوئے لمحے میں کہا۔

ہمارا تعلق پاکیشیا سے نہیں ہے کافرستان سے ہے اس لئے تم کہہ سکتے ہو کہ کافرستان سے جہارے نام کوئی پیغام تھا۔ یہ لو جلدی یہ لو ورد پھر معاملات بگو بھی سکتے ہیں لیکن خیالِ ایکتا ہمیں بنیادی معلومات حاصل ہیں اس لئے تو ہم تم تک دیکھ گئے ہیں اس لئے جھوٹ ہرگز نہ ہونا۔..... عمران نے سرد گھمیں کہا تو روڈنی نے بے اختیار ایک طویل سانس یا۔ اس نے میر سری ہوئی گلدنی انحصار کی جیب میں ڈال لی۔ اس کا نارمل ہو جانے والا ہجرہ بتا رہا تھا کہ وہ ذہنی طور پر تعاون کرنے کا فیصلہ کر چکا ہے۔

ان کی تعداد چھ تھی۔ ایک عورت اور پانچ مرد۔..... روڈنی نے جواب دیا۔

"وہ ہیئے کوارٹر میں یستھا ہے۔ اس کا آفس پلازو کی سب سے اور والی منزل پر ہے لیکن وہ کسی سے نہیں ملتا۔" روڈنی نے جواب دیا۔

"اس کا فون نمبر۔" عمران نے کہا تو روڈنی نے فون نمبر بتا دیا۔

"اب وہ فریکن نسی بتا دو جس پر جہارے چیف سے بات ہوتی ہے۔" عمران نے کہا تو روڈنی نے چیف سیک کی خصوصی فریکن نسی بتا دی۔

"اوے۔ اب سب کچھ بھول جاؤ اور اگر تم نے ہمارے بارے میں کسی کو اطلاع دی تو اس کا خیزادہ ہمی تھا خود بھی بھگتو گے۔" عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں نے مرتبا تو نہیں اطلاع دے کر۔" روڈنی نے کہا اور

عمران نے اجابت میں سرپلادیا اور پھر تیزی سے ہیروڈولے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی در بعد وہ ایک بار پھر اسی بُرن پلازو کے

لئے پہنچ چکے تھے جہاں وہ روڈنی پالٹک کی تلاش میں آئے تھے۔

"اب کی کرنا ہے۔ وہ چیف تو کسی سے ملتا ہی نہیں۔" صدر

انہیں معلوم ہوا کہ ہمارا سے آج کے دن کوئی چارٹرڈ طیارہ بک کرایا گیا ہے اور شہی رواں ہوا ہے۔ کنز و لگن آفس سے بھی انہیں

معلوم ہو گیا کہ اتنا ذکر کوئی پرواہ آج کے دن شیڈول میں نہیں ہے تو عمران اور اس کے ساتھیوں نے اطمینان کے ساتھ ہے

"اس کا مطلب ہے کہ لوگ ابھی سماں میں ہی موجود ہیں۔"

عمران نے ایرپورٹ سے باہر آتے ہوئے کہا۔
"لیکن انہیں تو فوراً ہمارا سے تکل جانا چاہئے تھا کیونکہ جو ندوش ہمارے بارے میں ان کے ذائقوں میں تھا وہ تو درد ہو گی تھا۔ پھر وہ ہمار کوئی رکھ رہے ہیں۔" صدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ان کے ذین میں یہ بات ہے کہ حکومت سماں اور استقامتی حکومت پاکیشیا کے کہنے پر ان کی تکاٹ کر رہی ہو گی اس لئے وہ فوراً اسلامت نہیں آئے۔ ان کا مقصد ہو گا کہ وہ کچھ روز ہمار پھپ کر بیٹھ جائیں گے اور جب معاملات سمت ہو جائیں گے تو پھر وہ تکل جائیں گے۔" عمران نے کہا اور اس پار صدر نے اجابت میں سرپلادیا۔ اس دوران وہ یہی سینڈنگ سمجھ چکے گئے۔

"ترانسکو کمپنی کے ہیئے کوارٹر لے چلو۔" عمران نے یہی میں سے بیٹھتے ہوئے کہا تو یہی ذرا سی دلایو نے اجابت میں سرپلادیا اور یہی میں سے بیٹھتے ہوئے جہاں وہ روڈنی پالٹک کی تلاش میں آئے تھے۔

"اب کی کرنا ہے۔ وہ چیف تو کسی سے ملتا ہی نہیں۔" صدر کے ایرپورٹ کی طرف بڑھتے ہی چار ہے تھے لیکن ایرپورٹ میں کریم نے یہی کہہ ہمارا سے آج کے دن کوئی چارٹرڈ طیارہ بک کرایا گیا ہے اور شہی رواں ہوا ہے۔ کنز و لگن آفس سے بھی انہیں

معلوم ہو گیا کہ اتنا ذکر کوئی پرواہ آج کے دن شیڈول میں نہیں ہے اسی لئے میرا خیال ہے کہ حمور ایکشن ان حالات میں زیادہ بہتر نتائج

لے سکتا ہے۔" عمران نے سکرستہ ہوئے کہا۔

"جب تم خواہ کی بھاگ دوڑ سے تھک جاتے ہو تو جسیں میں یاد آ جاتا ہوں۔ اسی لئے تو میں کہتا ہوں کہ خواہ گواہ کی بھاگ دوڑ کیا کرو۔..... تھوڑے سکرتے ہوئے کہا تو عمران اور صدر دونوں اس کی بات پر بے اختیار پڑے۔

ٹھیکنے کا دروازہ تھا جس کے باہر ایک کافی بڑا کاؤنٹر تھا جس پر مختلف رنگوں کے فون رکھے ہوئے تھے اور ایک خوبصورت مقامی لڑکی کاؤنٹر کے پیچے بھی فون سننے میں معروف تھی۔ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اندر آتے دیکھ کر ہاتھ کے اشارے سے صوفون پر ٹھیکنے کے لئے کہا اور خود فون سننے میں معروف ہیں لیکن عمران "تمہوڑی در بحد و لفڑ کے دریے عمارت کی سب سے آخری منزل پر ہٹک گئے۔ اس منزل میں راہداری کے دو قوں اطراف میں آفس تھے جن میں لوگ آجاتے تھے۔ اپر ہال تھا کہرے میں کوئی داخل نہ ہو رہا تھا۔ البتہ سب سے آخر میں ایک دروازے کے باہر دیواری آدمی ہٹے چوکنا انداز میں کھوئے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی سیدھے ان دونوں سلے ازادی طرف بڑھ گئے کیونکہ سلے افراد کی سماں موجودگی سے ہی وہ سمجھ گئے تھے کہ اس تینجگ دائرہ کے انداز میں موجود ہو گا اس لئے کہا۔

"تمہیں رہو گے جب تک تھوڑے سے ساتھ آئے گا۔..... عمران نے جو اپنے دیواری کی سماں موجودگی سے ہی وہ سمجھ گئے تھے کہ اس تینجگ دائرہ کا آفس سیمی ہو گا اور یقیناً وہ آفس میں موجود ہو گا اس لئے کہا۔

"مگر آپ کون ہیں۔ آپ کی آمد تو شیوں میں شامل نہیں ہے۔"..... عمران نے جو کیدار بارہ موجود تھے۔ دروازہ بند تھا اور باہر ٹھیکنے سے سمجھ گئے تھے کہ اس تینجگ دائرہ کا مددہ اور سیک کا نام درج تھا۔

"ہماری طاقت ایک ذہن سے ملے ہے۔..... عمران نے قریب باہر آجاتی ہے۔..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ کہ ہڈے بادقار سے ٹھیک ہیں کہا۔

"لیں سر۔ تشریف لے جائیے سر۔..... دونوں نے ہی بے اچھا۔ سمجھتی عمران نے مٹیں پہل کا دستہ اس کے سر پر سیدھے کر دیا۔ پیچے ہٹنے ہوئے کہا تو عمران نے دروازے کو دھیلا اور کرے میں لڑکی کے من سے ہلکی سی جنگلی اور وہ بہرا کر کسی پر ہی ڈھیر ہو گئی۔ داخل ہو گیا۔ کمرہ در میان میں دیوار سے آدھا کیا گیا تھا۔ آدمی تھا۔ عمران نے ہاتھ پر حاکر تیزی سے اندر ہے پیشے والے دروازے کو میں صوفہ رکھے ہوئے تھے جبکہ باقی آدمی تھے کے آغاز میں اندر میں ٹھیکلا اور اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک کافی بڑا آفس تھا جس میں ایک

بڑی سی جدید ساخت کی آفس نیبل کے پیچے ایک لبے قدم اور بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے بھرے پر نیچی اور در پیشی عیاں تھی۔ اس نے جدید تراش اور اسٹانی قیمتی کپڑے کا سوتہ بہنا ہوا تھا۔ اس کے پا پر رکھ کر اس نے خیبر والا پاہنچ گھمایا تو اس کا دیاں تھنا آدمی سے زیادہ کرن گیا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک بیچنڈ کر ہوش میں آگیا۔ یعنی عمران نے بھلی کی سی تیزی سے دوسری بار پاہنچ گھمایا اور میک کا بیاں تھنا کرت گیا۔ میک کے حقن سے اب پہلے در پرے جھنیں تکل بڑی تھیں۔ وہ انھنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن عمران نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے دبایا ہوا تھا اور پھر اس کا کوٹ بھی اس کی پشت پر کافی نیچے تھا اس لئے وہ کوشش کے باوجود احتہاد پارہ تھا۔ عمران نے خیبر سائینے میں پر رکھ دیا۔

”تم کون ہو اور اندر کیسے آئے ہو۔“ اس آدمی نے پوچھ کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی آواز قدرتی طور پر تھی۔ ”جہادِ نام میک ہے اور تم خدا کو کے ایم دی ہو۔“ عمران جس کا ہاتھ دوبارہ کوٹ کی بیچ میں پہنچ چکا تھا، نے آگے بڑھنے کے لئے کہا۔

”ہا۔ مگر تم۔“ اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”کہاں ہیں ڈاں کے مجھت۔ بولو۔“ عمران نے عزادت ہوئے کہا۔

”م۔ م۔ مجھے نہیں مسلم۔“ میک نے حکم کر ایک بار پھر انھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ لیکن عمران نے اس کا سرمزید دبا کر اسے ایسا کرنے سے باز رکھا۔

”اس کے کاندھوں پر ہاتھ رکھو تھیر۔“ عمران نے کہا اور ساکت ہو گیا۔ عمران نے جھلک کر اسے بازو سے کپڑا اور ایک کشپی پر پڑنے والی شرب کی وجہ سے وہ جھنگتا ہوا ایک بار پھر نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔

”جھنکے سے اٹھا کر اس کے سائینے پر موجود صوفے پر اسے بخڑایا۔“

”اس کا کوٹ اس کی پشت پر نیچے کر دھون۔ جلدی کرو۔“ کسی

بھی لمحے کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ عمران نے کہا تو تحریر بھلی کی ہی

تیزی سے آئے بڑھا۔ اس نے عقب میں آکر میک کا کوٹ اس کی پشت پر سے کافی نیچے کر دیا۔ عمران نے لپٹنے کوٹ کی اندر واقعی سائینے جیسے سے ایک تیز دھار خیبر نکلا اور پھر ایک ہاتھ میک کے سر پر رکھ کر اس نے خیبر والا پاہنچ گھمایا تو اس کا دیاں تھنا آدمی سے زیادہ کرن گیا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک بیچنڈ کر ہوش میں آگیا۔ یعنی عمران نے بھلی کی سی تیزی سے دوسری بار پاہنچ گھمایا اور میک کا بیاں تھنا کرت گیا۔ میک کے حقن سے اب پہلے در پرے جھنیں تکل بڑی تھیں۔ وہ انھنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن عمران نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے دبایا ہوا تھا اور پھر اس کا کوٹ بھی اس کی پشت پر کافی نیچے تھا اس لئے وہ کوشش کے باوجود احتہاد پارہ تھا۔ عمران نے خیبر سائینے میں پر رکھ دیا۔

”کہاں ہیں ڈاں کے مجھت۔ بولو۔“ عمران نے عزادت ہوئے کہا۔

”م۔ م۔ مجھے نہیں مسلم۔“ میک نے حکم کر ایک بار پھر انھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ لیکن عمران نے اس کا سرمزید دبا کر اسے ایسا کرنے سے باز رکھا۔

”اس کے کاندھوں پر ہاتھ رکھو تھیر۔“ عمران نے کہا اور ساکت ہو گیا۔ عمران نے جھلک کر اسے بازو سے کپڑا اور ایک کشپی پر پڑنے والی شرب کی وجہ سے وہ جھنگتا ہوا ایک بار پھر نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔

”جھنکے سے اٹھا کر اس کے سائینے پر موجود صوفے پر اسے بخڑایا۔“

”اس کا کوٹ اس کی پشت پر نیچے کر دھون۔ جلدی کرو۔“ کسی

بھی لمحے کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ عمران نے کہا تو تحریر بھلی کی ہی

"بُولو۔ کہاں ہیں۔"..... عمران نے تصور سے کہا اور تیزی سے بیر و فی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے مشین پسل داہم جیب میں رکھ لیا تھا۔ تصور نے ہاتھ ہٹائے تو میک کی لاش سائین پر گری اور پھر وہ اوندھے من پیچے قابض پر جا گرا۔ عمران نے دروازہ کھولا اور باہر آگیا۔ اس نے صدر کو کاؤنٹر کے قریب کھوئے دیکھا۔ کاؤنٹر میں موجود تمام خوبی کے رسیدروں اس نے اٹھا کر میں رکھ دیتے تھے۔ لازمی بھک دیتے ہی ہے ہوش بڑی ہوتی تھی۔

"کیا ہوا۔"..... صدر نے جو تک کر پوچھا۔

"آواپ تکل پلیں۔"..... عمران نے اس کے سوال کا جواب دیتے بیٹھ کیا اور تیزی سے بیر و فی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"اس لڑکی کا کیا کرتا ہے۔"..... تصور نے کہا۔

"اے پڑے رہتے دو۔ آوا۔"..... عمران نے سرد پیچے میں کہا اور تصور سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ آیا۔ عمران نے دروازہ کھولا اور باہر آگیا۔ اس کے پیچے صدر اور تصور بھی باہر آگئے۔ تصور نے اپنے عقب میں دروازہ بند کر دیا۔

"صاحب کا حکم ہے کہ انہیں ڈسٹرپ نہ کیا جائے۔"..... عمران نے مسلسل چوکیداروں سے کہا۔

"لیں سر۔"..... ان دونوں نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا تیزی سے لفت کی طرف بڑھ گیا۔ صدر اور تصور اس کے پیچے تھے۔ تمہاری درجہ وہ چنانہ سے باہر آنچکے تھے۔ جلدی انہیں خالی یونکی میں لگی۔

"بُولو۔ کہاں ہیں وہ۔"..... عمران نے ہراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی مزی ہوئی انگلی کا ہمک میک کی پیشانی پر ابھر آئے والی موٹی سی رگ پر بڑا توکرہ میک کے حلق سے نٹکنے والی کربنیاں بیچ سے گوچ اٹھا۔

"بُولو۔ کہاں ہیں وہ۔"..... عمران نے ہراتے ہوئے کہا۔

"م۔ م۔ مجھے نہیں معلوم۔"..... میک نے رک رک کر کہا تو عمران نے اس کی پیشانی پر دوسرا ضرب لگادی اور اس بار میک کا جسم بڑی طرح کاپٹنے لگا۔ اس کے حلق سے پے در پے وجھیں نکل ہی تھیں۔

"بُولو کہاں ہیں وہ۔"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تمیری زور دار ضرب لگادی۔ تمیری ضرب کے ساتھ ہی میک کا پہرہ بیکٹ ہتر اس گیا۔

"کہاں ہیں ڈاں کے مجھت جو ناپ سے مٹاگ آئے تھے۔"..... عمران نے اپنائی حکماں لجھ میں کہا۔

"وہ وہ لارڈ کالونی کی کوئی نمبر ایک سو ایک میں موجود ہیں۔"..... اس بار میک نے ایسے لجھ میں کہا جسے وہ لا شوری طور پر بول رہا ہوں تو عمران نے جیب سے مشین پسل نکلا اور اس کے پیسے پر رکھ کر اس نے نر گیر دبا دیا۔ تھک تھک کی آوازوں کے ساتھ ہی میک کے جسم نے جھکے کھاتے اور پھر اس کی آنکھیں بے نور اور جسم ڈھیلابڑتا چلا گیا۔

"لارڈ کالونی جلو۔..... عمران نے کہا تو بیکسی ڈرائیور نے اخبار
میں سرطاتے ہوئے بیکسی آگے بڑھا دی۔

ذری کی اور گوریا دو توں سٹینگ روم میں موجود تھے جبکہ جیکب اور
اس کے ساتھی کوئی تھی کے فرش اور صحنی طرف نگرانی کرنے میں
مدد کر رہے تھے۔
”ہمیں ہمارا آتے ہی فوراً تکل جانا چاہئے تمہاری کی۔..... گوریا
نے کہا۔

”جیسیں معلوم تو ہے کہ سٹاگ کی انتظامیہ ہمارا باقاعدہ چینگ
کر رہی ہے۔ ہم پکڑے بھی جاسکتے تھے اور میں آخری لمحات میں یہ
رسک نہیں لے سکتا۔..... ذری کے نے کہا۔
”چینگ تو اب بھی ہو سکتی ہے۔..... گوریا نے منہ پہنچتے
ہوئے کہا۔

”ہمارا۔ یعنی انکی ایک تو اب وقت کافی گور چکا ہے اور ظاہر ہے ہمارا
کی انتظامیہ کو اتنی دلچسپی نہیں ہو سکتی جتنی پاکیشی حکومت کو ہو

سکتی ہے اس لئے اب اتنی حخت جھینگ نہیں ہو گی جتنی شروع میں
ہو سکتی تھی۔ دوسری بات یہ کہ اب ہم نئے طیوں میں ہیں اور
ہمارے پاس نئے کاغذات ہیں اس لئے اب ہم محفوظ نہیں گے۔
فریز کی نئے جواب دیا اور پھر اس سے ہٹلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون
کی محنتی رنج اٹھی اور فریز نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انھیں۔
لیں۔ راسٹ بول رہا ہوں۔۔۔ فریز نے بھر بدل کر بات
کرتے ہوئے کہا۔

گوبیل نریوال سے بول رہا ہوں جاپ۔ آپ کا طیارہ ایک گھنٹے
بعد پرواز کرے گا آپ فوراً ایئر پورٹ پر رپورٹ کریں۔ ہاں ہمارا
ناشندہ آپ کے لئے موجود ہو گا تاکہ کاغذات کے سلسلے میں ضروری
کارروائی سرانجام دے سکے۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

ٹھیک ہے۔ اب تم جاؤ اور جب طیارہ پرواز کے لئے جیار ہو
جائے تو ہمیں اطلاع کرو گیا۔۔۔ فریز نے کہا اور ناشندہ سر ہلاتا
ہوا کہنے سے باہر چلا گیا۔

اس کا نام جیری ہے اور وہ چارٹرڈ کاؤنٹری کے پاس موجود ہو گا۔
اس کے سینے پر گوبیل نریوال کا شان موجود ہو گا۔۔۔ دوسری طرف
سے کہا گیا۔

اوے۔۔۔ جھینک یو۔۔۔ فریز نے کہا اور رسیور کھو دیا۔

آؤ چلیں۔۔۔ میں جیکب کو بلالوں۔۔۔ فریز نے کہا اور اٹکر
کھوا ہو گیا جبکہ گوریا بھی کھڑی ہو گئی۔۔۔ تھوڑی در بعد وہ سب ایئر
پورٹ پر موجود تھے۔۔۔ انہوں نے گوبیل نریوال کے ناشندے
والیں ان کے پاس آیا۔

کو کاغذات دے دیئے اور وہ ان کی تصدیق کرنے کے لئے چلا گیا تو
”سب کہنے میں آکر بھیج گئے۔۔۔ تھوڑی در بعد ناشندہ واپس آیا اور
اس نے تصدیق شدہ کاغذات فریز کو واپس کر دیئے۔۔۔
کیا طیارہ براہ راست مارکانی جا کر لینڈ کرے گا یا راستے میں بھی
ٹاپ کرے گا۔۔۔ فریز نے ناشندے سے مخاطب ہو کر کہا۔

جاپ۔۔۔ مارکانی کا فاصلہ ہماں سے کافی طویل ہے اس لئے طیارہ
راستے میں سر اکاب ایئر پورٹ پر اترے گا۔۔۔ ہماں سے فیول لے کر اور
جیکب اپ کے بعد پھری واز کرے گا۔۔۔ آپ کے پاس دو گھنٹے ہوں
گے۔۔۔ اگر آپ چاہیں تو یہ دو گھنٹے ایئر پورٹ پر گزار سکتے ہیں چاہیں تو
سر اکاب شہر کی سیر بھی کر سکتے ہیں۔۔۔ ناشندے نے مودبادہ لے
کارروائی سرانجام دے سکے۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

آپ کے ناشندے کا کیا نام ہے اور وہ ہمیں کہاں ملے گا۔۔۔
جانے تو ہمیں اطلاع کرو گیا۔۔۔ فریز نے کہا اور ناشندہ سر ہلاتا
ہوا کہنے سے باہر چلا گیا۔

ہماں سے جانے کے بعد کوئی مسئلہ نہیں رہے گا اس لئے دو
گھنٹے سر اکاب شہر کی سیر میں بھی گزارے جاسکتے ہیں۔۔۔ مجھے وہ شہر ہے
مدد ہے۔۔۔ گوریا نے سکراتے ہوئے کہا۔

ہاں۔۔۔ جہاری بات درست ہے۔۔۔ اصل مسئلہ تو جہاں تک کا
ہے۔۔۔ فریز نے جواب دیا اور پھر تقریباً اُدھے گھنٹے بعد ناشندہ
والیں ان کے پاس آیا۔

• فکر یہ - آپ والیں جائیں میں ابھی والیں آکر فون سیٹ واپس کر دیا ہوں فری کی نے کہا تو وہ آدمی سر بلاما ہوا والیں مزگیا۔ راسٹر بول رہا ہوں فری کی نے بدلتے ہوئے لجھے میں کہا - گرام بول رہا ہوں راسٹر۔ مجھے ابھی اطلاع ملی ہے کہ سنگ میں ٹرا سکو کمپنی کے پتچر ڈائریکٹر میک کو اس کے آفس میں ہلاک کر دیا گیا ہے اور اسے ہلاک کرنے والے تین ایشیائی تھے۔ انہوں نے اپنے آپ کو کافر سانی غاہر کیا ہے یعنی میں نے جب ان کے چینے مسلم کے تو ان میں سے ایک کاظمی علی عمران کا تمدداں طویل سائیں لئے۔ ان کے پھرے سرت سے دک کر رہے تھے کیونکہ ایک ملاٹ سے وہ اب اپنے منش میں کامیاب ہو گئے تھے۔ تقریباً پار گھنٹے کی سلسہ پرواز کے بعد طیارہ سر اکب ایریز پورٹ پر اتر گیا۔ فری کی اور اس کے ساتھی بھی طیارے سے اتر کر ایریز پورٹ کے لائق میں پہنچنے اور پھر وہاں سے وہ ضروری خاٹ پوری کے بعد ایریز پورٹ سے پاہر آگئے گا کہ دو گھنٹے شہر میں گھوم پھر کر گوار سکن یعنی ابھی " یکسی سینٹر پر پہنچنے تھے کہ ایک آدمی دوڑتا ہوا ان کے پیچے آگئی۔

• مسٹر راسٹر اس آدمی نے فری کی کو آواز دی تو فری کی اور دہاں سے تم آسانی سے اناڑا پہنچنے شروع ہوا چیف گرام نے کہا - یعنی چیف - وہ چاہے کچھ بھی کر لیں ہمارے بارے میں کچھ معلوم نہیں کر سکتے۔ ہم نے تین کاٹفات بتوالے ہیں اور ہم نے میک اپ اور بیاس بھی جدیل کر لئے ہیں اور پھر ہم نے طیارہ برآ راست اناڑا کے لئے بک نہیں کرایا اور صرف دو گھنٹوں بعد ہم بھاں ہوئے کہا۔

• آئیے جاہب - تشریف لے آئیے - طیارہ پرواز کے لئے جید ہے ناہیدے نے موبداد لجھے میں کہا تو فری کی اور اس کے ساتھی اندھے کھوئے ہوئے - طیارے تک ہمچنے میں ان کی باقاعدہ تلاشی لی گئی یعنی یہ تلاشی صرف اسکے اور منتشریات تک ہی محدود تھی جبکہ کہ کس پوائنٹ کو انہوں نے چیک ہی کیا تھا۔ تھوڑی درج بعد وہ طیارے میں سوار ہوئے اور بعد نوں بعد طیارہ فلماسیں بلند ہو گیا تو فری کی اور اس کے سب ساتھیوں نے بے اختیار اطمینان بھرے طویل سائیں لئے۔ ان کے پھرے سرت سے دک کر رہے تھے کیونکہ ایک ملاٹ سے وہ اب اپنے منش میں کامیاب ہو گئے تھے۔ تقریباً پار گھنٹے کی سلسہ پرواز کے بعد طیارہ سر اکب ایریز پورٹ پر اتر گیا۔ فری کی اور اس کے ساتھی بھی طیارے سے اتر کر ایریز پورٹ کے لائق میں پہنچنے اور پھر وہاں سے وہ ضروری خاٹ پوری کے بعد ایریز پورٹ سے پاہر آگئے گا کہ دو گھنٹے شہر میں گھوم پھر کر گوار سکن یعنی ابھی " یکسی سینٹر پر پہنچنے تھے کہ ایک آدمی دوڑتا ہوا ان کے پیچے آگئی۔

• جاہب آپ کا فون ہے ۱۶۳ سے - کوئی ایریز جنسی ہے اس لئے میں بھاں آیا ہوں اس آدمی نے جو ایریز پورٹ ملازم تھا ہم میں پکوئے ہوئے دارالسیس فون سیٹ کو فری کی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

سے پرواز کر جائیں گے اور ساگ سے بہاں تک کا سفر بھی پہ
غمتوں کا ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ اب اس طرح خوفزدہ ہونے
کی خودرت نہیں ہے۔ البتہ اگر آپ زیادہ پر بیٹھاں ہوں تو میں
کار کس پواست کسی کو رسروں کے ذریعے بگوادتا ہوں۔۔۔ فری
نے کہا۔

”حق ہو گئے ہو۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ اناڑا کے قانون کے
مطابق کوئی ساتھی آل کو رسروں کے ذریعے دانتا ہمگوایا جاسکتا
ہے اور شری اناڑا سے باہر بھیجا جاسکتا ہے۔ ایسا ہم ساتھیں آلات
کی بھروسی کو رکھنے کے لئے کیا گیا ہے اس لئے اول تو اناڑا کے لئے
اس کی بہنگ ہی شکی جائے گی اور اگر بہنگ ہو بھی گئی تو اسے دینیں
لٹکتے دیتے۔ بہر حال اب معاملات خطرناک نہیں ہیں۔۔۔ فری
نے کہا۔

”اس قانون کا اچانکی سختی سے نوٹس یا جاتا ہے اور اس کو رسروں کا لائننس بھی ضرور کر دیا جاتا ہے اور وہ تو میں تمہیں ساگ
ہی ایسا کرنے کے لئے کہہ دتا اور وہ شری بات یہ کہ تجھے ساگ
ایپر بورٹ سے معلوم ہو گیا ہے کہ تم چار گھنٹے بچٹے بہاں سے رواد
ہوئے ہو یعنی ہمارا طیارہ چھوتا ہے جبکہ جیٹ طیارے کے ذریعے ”
غمتوں سے بھی کم وقت میں ساگ سے سراہب بہنچا جاسکتا ہے۔
اس لئے بھیا میں کہہ رہا ہوں ولیے کرو۔۔۔ چیف نے اس پار
قدارے سخت لیجے میں کہا۔

”اوه بہاں۔۔۔ وری گڈا۔۔۔ واقعی انہیں ڈان دینے کا ہترین طریقہ
ہے۔۔۔ وری گڈا جیکب۔۔۔ ہماری ذہانت کا جواب نہیں۔۔۔ گوریا
نے تمہیں آئیں لیجے میں کہا اور فری نے بھی گوریا کی بات کی تائید

کر دی اور پھر انہوں نے ایئرپورٹ اتحادیہ سے ضروری بات کر کے جیکب اور اس کے ساتھیوں کو میارے پر آگے بھجتے اور خود دین سر اگب میں ہی رہنے کی اجازت حاصل کر لی۔
اب تم اٹھیخان سے جاؤ ہم بھی منچ جائیں گے۔..... فری کی نے کہا تو جیکب اور اس کے ساتھیوں نے ایجادت میں سرطاں دھنے۔
آؤ گوریا۔..... فری کی نے کہا اور پھر وہ گوریا کے ہمراہ ایئرپورٹ سے نکل کر دوبارہ یونیسینڈ کی طرف بڑھنے لگا۔

”یہ کیسی توجہ ہے ملی کامیل بن کر رہ گیا ہے۔..... صدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ گران اور تحریر سیست اس وقت ایک جیت خیال سے میں ہو اور سر اگب کی طرف پرواز کر رہے تھے۔
فلکر کر کر کہ تم ملی ہو چکے ہیں وہ دوڑتے دوڑتے چہار ادم بھول جاتا۔..... گران نے سکراتے ہوئے کہا۔
”فی الحال تو ملی کا دم بھول رہا ہے۔..... صدر نے جواب دیا اور گران بے اختیار ہنس پڑا جبکہ سوری میں سکرا رہا تھا۔
”گران صاحب۔ ویسے ایک بات ہے کہ ان لوگوں نے اپنی فہانت کا سکہ بھا دیا ہے۔ اب دیکھیں۔ اگر تاپ اسٹیشن سیکڑی والہ کا قون سر اگب ایئرپورٹ کے یونیٹ کو نہ کر داتے تو ہمیں کبھی اس بات کا پتہ نہ چلتا کہ دو افراد سر اگب میں ڈرپ ہو گئے ہیں اور پار میارے میں بیٹھ کر آگے چلے گئے ہیں اور ان دونوں افراد میں

ایک مرد اور ایک عورت ہے۔ اس طرح ہم مجھے گئے کہ ذیر کی اہ گور یا سر اگاب میں ذرا پ ہو گئے ہیں۔ صدر نے کہا۔

عمران صاحب۔ آپ کی بھلی بات کا تو واقعی ہی مطلب تھا ہے میں دو گھنٹے ایک بورٹ پر گوارنے کی بجائے شہر کی سیر کرنے جا رہے تھے کہ اچانک انداز سے فون آگیا اور اس کے بعد انہوں نے یہ فیصلہ کیا۔ اس سے دو باتیں ہمارے نوٹس میں آگئیں۔ ایک تو یہ کہ ہماری بات دوبارہ دوہرائی ہوں کہ اگر وہ جہاری طرح پاکیشی کے رہنے ہمارا مطلوبہ طیارہ تھا درست میں بھلے اس بات سے متعلق تھا کہ ہے والے ہوتے تو لازماً یہ حماقت کر چکے ہوتے۔ اب تم بتاؤ اس سے طیارہ اندازا جانے کی بجائے مارکانی کے لئے بک کر دیا گی تھا اور کیونکہ تم نے یہ مطلب تھا ملکا یا کہ پاکیشی احمد ہوتے ہیں۔

دوسری بات یہ کہ انہیں بھئنا ہمارے بارے میں بتایا گیا ہو گا اس لئے یہ سب پوری طرح بخ کھا ہوں گے ورد بھلے ہو ملکتن ہو چکے۔ اب تو واقعی یہ مطلب نہیں تھا۔ صدر نے حرمت برے تھے کہ اب وہ ہمیں جھلک لے چکے ہیں۔ عمران نے جواب دیا۔

عمری مجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ وہ کیوں احقوق کی طرح کارکس پوانت ایجاد کر رہے ہیں۔ وہ اسے کسی بھی کوئی نہیں کر سکتے اس لئے وہ ایسی حماقت نہیں کر سکتے اور جو نکل پاکیشیاں میں ایسا سروں کے ذریعے طاگ سے اندازا بھجوائیتے تھے۔ حیر نے کہا۔ ہون نہیں ہے اس لئے وہ ایسی حماقت کر گزرتے کیونکہ اندازا میں اگر وہ جہاری طرح پاکیشی کے رہنے والے ہوتے تو لازماً ہون ہے کہ کوئی ساسکی آڑ کو رسروں کے ذریعے دادا سے حماقت کر چکے ہوتے یہیں وہ اندازا کے رہنے والے ہیں۔ عمران بھر بھیجا جا سکتا ہے اور دہی اندازا بھجوایا جا سکتا ہے اس لئے اس نے سکراتے ہوئے کہا۔

طے میں خاص غیال رکھا جاتا ہے ورد اس کو رسروں کا کیا مطلب۔ کیا پاکیشی احمد ہوتے ہیں۔ حیر نے انسن بھی مشوغ ہو سکتا ہے اس لئے وہ اگر اسے کو رسروں کے خصیلے بچے میں کہا۔

لیے اندازا بھجوائے تو ایک بورٹ پر لازماً اسے چک کر دیا جاتا اور اگر احمد ہوتے تو جو لیا اب تک قرعہ قال کسی نہ کسی امن تو کیا جاتا اس لئے وہ محور ہیں کہ وہ اسے خود ساختہ لے جائیں۔

کوئی خالی پڑی تھی۔ پھر آپ نے فوراً کس طرح اندازہ کر لیا کہ یہ
لوگ ایز پورٹ گئے ہوں گے کہ آپ وہاں سے سیدھے ایز پورٹ
چک گئے اور پھر وہاں سے آپ نے چارڑی میلارے کے بارے میں
معلومات حاصل کر لیں۔ کیا آپ کو الہام ہو جاتا ہے۔۔۔ صدر
نے بعد لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

۔۔۔ الہام تو کسی نیک آدمی کو ہوتا ہو گا جیسے سور ہر وقت اس
طرح کم کم رہتا ہے جیسے اسے سلسل الہام ہو رہا ہو۔ اصل بات یہ
یہ ہے کہ جب تم دونوں کوئی تکاشی میں مصروف تھے تو میں نے
چیک کرایا تھا کہ وہاں موجود فون میں باقاعدہ سیکوری بھی ہے۔ میں
نے اسے چیک کیا تو آخری کال جو اس فون سے ہوئی ہے کسی گوبل
زروز ہجتی کی تھی جس نے انہیں چارڑی میلارے کی جیاری کے
بارے میں بتایا تھا اور وہاں اس کے شاندے کے بارے میں بھی
وشاخت موجود تھی۔ اس طرح مجھے معلوم ہو گیا کہ وہ بھاں سے ایز
پورٹ گئے ہیں۔ پھر وہاں ایز پورٹ پر جو کچھ ہوا وہ جیسی معلوم
ہے۔۔۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو صدر نے بے

انخیار ایک طویل سائیں لیا۔

۔۔۔ فضول باتیں کہیے ہو گئیں۔ تم بھی تو اپنے والدین کی بند
کا بنتگرو بنانے میں شامل ہو۔۔۔ عمران نے کہا تو سور نے یہ
کیا یہ سیکوری والا فون انہوں نے خاص طور پر وہاں سنگو کر
ر کیا تھا ایسا اور صدر اس کے اس طرح مت بنانے پر ہے انخیار
ہنس پڑا۔

۔۔۔ عمران صاحب۔ ایک بات تو بتائیں۔ آپ ہمارے ساتھ ان
سیک کو ختم کر کے لارڈ کالونی چینج تھے یعنی وہاں ہماری ملکی

ہمراں نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔
۔۔۔ اگر تم جیٹے ہی یہ وضاحت کر دیتے تو خواہ ٹوہہ بات کا بنتگرو تو
ہتنا۔۔۔ سور نے مت بناتے ہوئے کہا۔
۔۔۔ بنتگرو بنانے کے جگہ میں تو بات کی جاتی ہے۔۔۔ جب بات
کامیاب ہوتی ہے سب ہی بنتگرو بتاتے ہے۔۔۔ عمران نے جواب نہیں
ہوئے کہا۔

۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔ کیا کہ رہے ہو تم۔۔۔ سور نے الجھے ہوتے
لیجے میں کہا۔۔۔ واقعی عمران کی اس بات کا مطلب ہے کہ سکا تھا۔
۔۔۔ مطلب ہے کہ شادی کی بات کامیاب ہو جائے تو پھر بات کا
بنتگرو بتاتے ہے یعنی ہیجاں میاں بات میں شامل ہو کر بنتگرو بنانے
سہب پتھے ہیں۔۔۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو اس بات
صدر کے ساتھ ساتھ سور بھی ہے انخیار پس پڑا۔

۔۔۔ جہارا دماغ ہر وقت اپنی فضول باتوں میں لگا رہتا ہے۔۔۔

۔۔۔ یہ نہ سنتے ہوئے کہا۔

۔۔۔ یہ فضول باتیں کہیے ہو گئیں۔ تم بھی تو اپنے والدین کی بند
کا بنتگرو بنانے میں شامل ہو۔۔۔ عمران نے کہا تو سور نے یہ
انخیار مت بنالیا اور صدر اس کے اس طرح مت بنانے پر ہے انخیار
ہنس پڑا۔

ہیں۔ تمہیں یاد ہی نہیں رہتا کہ اسیئت محدث عام طور پر جب
”رہائش گاہیں انجمنیوں کو دیتے ہیں تو وہاں سیکوری فون کا بندوبست
کرتے ہیں کیونکہ اگر اسیے لوگ فون کا غلط استعمال کرتے ہیں تو
اوہ سیست کی پشت سے سرناک دیا۔ صدر کھجور گیا تھا کہ عمران اب مزید
اے روکنے کے لئے یہ بندوبست کیا جاتا ہے تاکہ ضرورت ہوئے ہے
بات چیز ختم کر کے اس مندر کے کسی پواست پر خود کرنا چاہتا
پولیس اس سیکوری کو ہدایک کر کے اس غلط استعمال کے خلاف کام
ہے اس لئے وہ بھی خاموش ہو گیا۔ جیسے طیارہ تین گھنٹوں بعد
کر سکے۔ عمران نے کہا تو تورنے ایک بار پھر براسامتہ بنایا اور
مرکاب ایئر پورٹ پر لینڈ کر گیا اور عمران اپنے ساتھیوں سیت
طیارے سے باہر آگیا اور پھر وہ ایئر پورٹ میں ہر کے آپ کی طرف بڑھ
صدر ایک بار پھر اس کے اس طرح منہ بخانے پر نہیں پڑا۔

”عمران صاحب کیا مرکاب میں کوئی قارن محدث نہیں ہے؟“

”میخرا صاحب سے کہیں کہ مرکاب کے رائہی صاحب کے آدمی
ہمارے پہنچنے لئے انہیں روک لے۔ صدر نے بھل گوں بھد کیا۔
”جہاں تک میرا خیال ہے کہ نہیں ہے کیونکہ یہ جو ٹھاں مالک
ہے اور پاکیشیا کا اس سے کسی بھی طرح سے کوئی بھی رابط نہیں پڑا جو یہ سکر نری نے فون پر یہ بات دہرا دی اور انہیں فوراً اندر
بٹایا گیا۔ میخرا دھیر اور حیر عمر اور با اخلاق آدمی تھا۔

”پھر تو وہاں اس کی کاش محلہ ہو جائے گی۔ ضروری تو نہیں۔“ رائہی صاحب نے آپ کے بارے میں مجھے خصوصی بدایت
کہ وہ جن طیوں میں بھاں سے روانہ ہوئے ہیں انہی طیوں میں وہاں
کی تھی کہ آپ سے ہر قسم کا مکمل تھاون کیا جائے۔ آپ فرمائیں میں
موجود ہوں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہمارے پہنچنے لئے کسی اور
کیا خدمت کر سکتا ہوں۔ میخرا نے رسی تھارف اور جملوں کی
پرواز کے ذریعے اتنا ڈیا کسی اور ملک روانہ بھی ہوئے ہوں۔“ صدر اداگی کے بعد کہا۔

”ٹنگ سے ایک چار نرڈی طیارہ بھاں فیول لینے کے لئے رکا تھا اور
وہاں اتنا ڈیں جو یا اور کچھن ٹھیک موجود ہیں اور ہو سکتا ہے۔ پھر وہ مارکانی کے لئے روانہ ہو گیا جبکہ اس میں سوار چھ افراد میں سے
کہ جہاں سے چیف نے اور سیرز کو بھی ساقہ بھجوادیا ہو۔ اگر وہ وہاں
بھنگ گئے تو وہ انہیں سنبھال لیں گے اور اگر وہ روانہ نہ ہوئے ہوں اور قلاسٹ میں سوار ہو کر ٹھیک ہوئے تو نہیں گے۔“ عمران نے سمجھا

میخے میں کہا۔

ان کے نام اور دیگر تفصیلات کیا ہیں۔ میخ نے کہا تو

مران نے جیب سے ایک لفاف نکالا اور اس میں سے دکاٹہ نکال کر

اس نے میخ کی طرف بڑھا دیئے جن میں سے ایک راستہ اور ایک

ڈینی نامی حورت کا تھا۔ ان پر ان کی تصویریں بھی موجود تھیں۔ یہ

کاشفات اس نے شاگ ایز پورٹ سے حاصل کئے تھے کیونکہ چارڑا

طیارہ بک کرنے کے لئے مسافروں کو اپنے کاشفات کی ایک ایک

کاپی ایز پورٹ پر جمود نہیں تھی ہے۔ میخ نے کاشفات کو ایک نظر دیکھا

اور پھر انرکام کا رسیدور الحمار کا اس نے کسی کو آفس بلایا۔ تموزی ر

کیا ہے۔ مران نے کہا۔

بعد ایک نوجوان اندر داخل ہوا تو میخ نے کاشفات اس کی طرف

بڑھا دیئے اور مران کی مطلوب معلومات پیک کر کے پورٹ دینے

ہیاں ہر یکسی ڈرائیور کے پاس خصوصی فون ہوتا ہے۔ ہیڈ آفس

کی پدائش کی توجہ نوجوان سر ملا گا ہوا باہر چلا گیا۔ میخ نے مران اور

اس کے ساتھیوں کے لئے ان سے پوچھ کر بات کافی مکتووی اور پر

چھے ہی انہوں نے کافی ثقہ کی نوجوان والیں آیا اور اس نے کاشفات

میخ کی طرف بڑھا دیئے۔

جتاب۔ یہ دونوں افراد ایز پورٹ سے باہر چلے گئے ہیں اور انہی

میخ کی پرواز سے ملک سے باہر نہیں گئے۔ نوجوان نے

بہاب دیا۔

اوکے ٹکری۔ مران نے وہ کاشفات میخ سے لیتے ہوئے

ایک بڑا نوٹ لیٹے کے بعد یہ معلومات حاصل کرنے پر آمادہ ہو گیا اور

ہما اور نوجوان سلام کر کے والیں چلا گیا۔

ہیاں ایز پورٹ پر جو یکسیاں موجود ہوتی ہیں کیا وہ خاص ہوتی

ہیں یا ہر یکسی ڈرائیور ہیاں اگر سواریاں لے سکتا ہے۔ مران

نے میخ سے پوچھا۔

خاص تو نہیں ہوتیں لیکن آپ کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ میخ

نے کہا۔

میں یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ یہ دونوں افراد ہیاں سے بہر حال

کی یکسی میں سوار ہو کر گئے ہوں گے۔ اگر وہ یکسی ڈرائیور میں

کاپی ایز پورٹ پر جمود نہیں تھی ہے۔ میخ نے کاشفات کو ایک نظر دیکھا

جانے تو اس سے معلوم کیا جاتا ہے کہ اس نے انہیں کہاں دراب

کیا ہے۔ مران نے کہا۔

اوہ۔ یہ کام تو ہو سکتا ہے۔ آپ یکسی ہیڈ آفس پلے جائیں۔

بڑھا دیئے اور مران کی مطلوب معلومات پیک کر کے پورٹ دینے

ہیاں ہر یکسی ڈرائیور کے پاس خصوصی فون ہوتا ہے۔ ہیڈ آفس

کی پدائش کی توجہ نوجوان سر ملا گا ہوا باہر چلا گیا۔ میخ نے مران اور

اس کے ساتھیوں کے لئے ان سے پوچھ کر بات کافی مکتووی اور پر

چھے ہی انہوں نے کافی ثقہ کی نوجوان والیں آیا اور اس نے کاشفات

میخ کی طرف بڑھا دیئے۔

جتاب۔ یہ دونوں افراد ایز پورٹ سے باہر چلے گئے ہیں اور انہی

میخ کی پرواز سے ملک سے باہر نہیں گئے۔ نوجوان نے

بہاب دیا۔

اوکے ٹکری۔ مران نے وہ کاشفات میخ سے لیتے ہوئے

ایک بڑا نوٹ لیٹے کے بعد یہ معلومات حاصل کرنے پر آمادہ ہو گیا اور

ہما اور نوجوان سلام کر کے والیں چلا گیا۔

پورٹ سے پک کر کے ریوال ہوٹل ڈرائپ کیا گیا ہے تو عمران پتے ساتھیوں سیست دیاں سے ریوال ہوٹل کے لئے روانہ ہو گید ریوال ہوٹل سے انہیں معلوم ہو گی کہ ان دونوں نے دیاں ایک ڈبل بیٹھ روم رزرو کر کر کھا ہے لیکن اس وقت وہ روم لاک ٹھاڈاں کا مطلب تھا کہ وہ دونوں کہیں گئے ہوتے ہیں لیکن بہر حال انہیں نے واپس تو آتا تھا اس نے عمران پتے ساتھیوں سیست دیاں بال میں ہی ان دونوں کے اختصار میں بیٹھ گیا۔

”یہ محاملہ تو ہے حد آسان ثابت ہو رہا ہے۔..... صدر نے ہا

یہیں جیسے ہی ایک دو منزلہ عمارت کے سامنے جا کر درکی

نے جو نک کر ڈرائیور کی طرف دیکھا۔

”جو محاملہ جس قدر آسان ہوس ہوتا ہے اصل میں اتنا ہی مسئلہ ہوتا ہے۔..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

”جذاب ہی ساگر اکب ہے۔..... ڈرائیور نے درکی کے پہنچنے کے لئے اپنے کے سامنے جا کر اس کیا مسئلہ رہ گئی ہے۔..... اس پارکنگ کا مطلب کچھ ہوئے کہا۔

”ادا اچھا۔ تھیک یو۔..... درکی نے کہا اور جیب سے نوٹ

”میں نے تو صرف بات کا جواب دیا ہے۔ اب جھادی مردی کے

نکال کر اس نے ڈرائیور کو دیا اور پھر یہی کا دروازہ کھول کر یہی

اس بات کو جس محاطے پر چاہے فٹ کر لو۔..... عمران نے اڑا کی۔ یہی آگے بڑھ گئی تو

”دونوں اس دو منزلہ عمارت کے میں گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔

”میران صاحب کا مطلب ہو یا سے تھا۔..... صدر نے کہا۔

”ادا۔ وہ تو واقعی اس کے لئے مسئلہ کیا ناممکن ہے۔..... تھوڑا

”ایک غیر ملکی سیاحوں کی کشت تھی۔ وہ پال میں داخل ہو کر ایک

”نے فوراً ہی جواب دیا تو صدر کے ساتھ ساق عمران بھی بے اختیار

”لیکن موجود تھیں۔ سروس کا اڈنر پونکہ علیحدہ تھا اس نے یہ دونوں

لڑکیاں صرف انگو اور زن کے کاموں میں صرف تھیں۔
”ہمیں ساگر اکب بجانا ہے مسٹر رینڈن سے ملنے کے لئے۔“ فری
”لمحہ کر اس نے دستکاٹ کے اور پھر ہر ناگ کر اس نے کارڈ فری کی طرف
نے ایک لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یہ کون سا اکب ہے جاتا۔ میں تو اس کا نام بھی بارس
بھی ہوں۔“ لڑکی نے پاسٹ سے لجھ میں جواب دیا۔
”رینڈن کو لوں نے تو یہی نام بتایا تھا۔“ فری نے کہا تو لڑکی
نے کہا۔

”فکری۔“ فری نے ہاب دیا اور گوریا کو اپنے ساتھ آنے کا
ٹھاکرہ کرتے ہوئے وہ راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ حموڑی در بعد
ہوئے کہا۔

”اب واقعی ساگر اکب ہی ہے۔“ لڑکی نے مسکراتے
خاصی بھیجیدہ انداز کی راہداری سے گرفتے کے بعد وہ ایک کمرے میں
داخل ہوئے تو بہان ایک ادھیر عمر آدمی سر بریجیب طرح کی نوپی ہٹنے
یہ کام ہوا تھا۔

”لیکن فرائیور ایسی ہی مخلوق ہوتی ہے جاتا۔ وہ ہر جیز کے
بادے میں جلتے ہیں۔“ لڑکی نے جواب دیا تو فری بے اختیار
ہوئے کہا۔

”فکری۔ یہیں آپ کے پاس بھنچ کے لئے ہر بھی وجہ مرا حل
ٹھکرنا پڑتے ہیں۔“ فری نے کہا اور پھر اس نے اپنا اور گوریا کا
ڈرائیور کی خدمات حاصل کرنا ہوں گی۔“ فری نے کہا۔

”آپ کا نام۔“ لڑکی نے سامنے رکھے ہوئے فون کے رسیور پر
ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

”آپ نے فون پر مجھے اتنا دا کے کر سلطان کی سب دی تھی۔ وہ آپ
کا کیسے واقف ہے۔“ رینڈن نے قدرے سے جیرت پھرے لجھ میں
لڑکی نے فون پر کسی سے بات کی اور پھر رسیور کھکھ کر اس نے کاڑیز
کہا۔

- کر سلطان میرا ماتحت رہا ہے۔ اب اس کا سیکشن ملبوخہ کر دیا جی
ہے۔ میں نے بھاگ سے اسے کال کیا تھا کیونکہ مجھے مسلم تھا کہ
سرائیں میں بلا طویل عرصہ ہماری بھنپی کے تحت کام کرتا رہا ہے
اس لئے ازاں اس کی بھاگ واقعیت ہو گی۔ اس نے قب کے بارے
میں بتایا تو ہم آپ کے پاس آگئے۔ فری کی نے بتایا تو ریکلا
کولون بے اختیار اچھل پڑا۔

"ادہ۔ ادہ۔ تو آپ کا تعلق بھی ڈاں سے ہے اور کر سلطان آپ کا
ماتحت رہا ہے۔ ادہ۔ پھر تو آپ بہت اہم شخصیت ہوئے۔ یہ تو میری
خوش قسمتی ہے کہ آپ خود چل کر میرے پاس تشریف لائے
ہیں۔ ریکلانے احتیا مرجوبیت سے پر لمحے میں کہا۔

"اسی کوئی بات نہیں۔ کام تو اسی طرح چلتا ہے۔ ہمارا منش
چونکہ خفیہ ہے اس لئے مجھے خود آتا ہا ہے۔ فری کی نے کہا۔

"ادہ۔ ادہ۔ آپ فرمائیں۔ حکم کریں۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہے
گی۔ ریکلا کولون داقتی اب تھا جا رہا تھا۔

حکم نہیں بلکہ تعاون کی درخواست ہے اور اس کے عوض میں
محادف آپ چاہیں آپ کو مل جائے گا یعنی کام فوری اور فویل پروف
ازداں میں ہونا چاہئے۔ فری کی نے سکراتے ہوئے کہا۔

"محادف تو ظاہر ہے میں ضرور لوں گا کیونکہ یہ میرا بڑی ہے
یعنی آپ کام تو بتائیں اور اگر آپ ناراضی ہوں تو مجھے اس مطریہ
کے بارے میں بھی تفصیل سے بتا دیں جس کی وجہ سے آپ کو کار سلطان کے

حاطے کو خفیہ رکھ رہے ہیں تاکہ میں اس کو مد نظر رکھ کر آپ کا کام
فویل پروف اندزاد میں کر سکوں۔ ریکلا کولون نے کہا۔

"کام تو بے حد معمولی ہے اور کام یہ ہے کہ آپ مجھے اور نیزی
دونوں کو سمندر کے راستے ہمسایہ تک کار سلطان بھجوادیں یعنی شرط
یہ ہے کہ راستے میں کسی قسم کی کوئی چیختگی نہ ہو اور کوئی خطرہ یا
رکاوٹ نہ ہو اور جہاں تک خطرے کی بات ہے تو اصل بات یہ ہے
کہ ہم پا کیشیاں میں ایک مشن تکمیل کر کے آرہے ہیں اور پا کیشیاں
سیکرت سروس کے لوگ ہمارا اتھاگا کر رہے ہیں۔ فی الحال امکان ہی
ہے یعنی ضروری نہیں کہ الجما ہو جائے کہ وہ لوگ بھاگ سرائیں
میں بھی تھیں جائیں اس لئے سارا کام فوری اور فویل پروف اندزاد میں
ہونا چاہئے۔ فری کی نے جواب دیا۔

"ادہ۔ یہ تو کوئی سند نہیں ہے۔ میں سمجھتا تھا کہ شاید بھاگ کا
کافی گروپ آپ کے لئے خطرہ ہے یعنی یہ کام رات کو ہو سکتا ہے۔
اں وقت فوری نہیں ہو سکتا۔ مجھے اس کے لئے مخصوصی انتظامات
کرنے ہوں گے۔ ریکلا کولون نے کہا۔

"ٹھیک ہے رات کو ہی یعنی کام ہو جانا چاہئے اور آپ اپنا
محادف بھی بتا دیں اور ساتھ ہی اپنی پلاٹگی بھی تاکہ میں سلمیں
ہو سکوں۔ فری کی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"محادف تو ظاہر ہے میں ضرور لوں گا کیونکہ یہ میرا بڑی ہے
یعنی آپ کام تو بتائیں اور اگر آپ ناراضی ہوں تو مجھے اس مطریہ
کے بارے میں بھی تفصیل سے بتا دیں جس کی وجہ سے آپ کو کار سلطان کے

شمالی ساحل پر اکار دیا جائے گا اور آپ بے گفرین کوئی چیز نہیں
کوئی رکاوٹ سلاتے نہیں آتے گی۔ محاوقدہ میں لاکھ ڈالر ڈب ہو
گا۔..... ریمنڈ کوون نے جواب دیا۔
”ٹھیک ہے۔ آپ میری بات کارستان سے کر دیں۔ وہ آپ کو
محاوقدہ کی ضمانت دے دے گا۔ ہمیں کس وقت رواد ہونا ہو گا
اور کہاں سے۔۔۔ فری کے پوچھا۔
”آپ آٹھ سچھ جہاں میرے پاس ہیچھ جائیں۔ میں آپ کو ساق
لے کر لائیں ہو سوار کراؤں گا اور آپ کل بیج کارستان ہیچھ جائیں
جی۔۔۔ ریمنڈ کوون نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریسر
ٹھیکیا اور نمبر میں کرنے شروع کر دی۔
کارستان بول بھاہوں۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک ریسر ٹھیکنگ کا

کوون کام ہے داغ انداز میں کرتا ہے۔۔۔ کارستان نے کہا اور
فری کے سکراتے ہوئے رسیور ریمنڈ کوون کی طرف بڑھا دیا۔
”میں۔۔۔ ریمنڈ کوون بول بھاہوں۔۔۔ ریمنڈ نے کہا اور پھر دوسرا
طرف سے بات سن کر اس نے اسکے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
”ٹھیک ہے جاتا۔۔۔ آپ رات کو ہبھاں میرے پاس ہیچھ جائیں۔۔۔
میں اس دوران تمام انتظامات مکمل کر لوں گا اور آپ بھوکھ کارڈ باری
بات ختم ہو گئی ہے اس لئے آپ فرمائیں کہ آپ کیا پہنچ پسند
کریں گے۔۔۔ ریمنڈ نے سکراتے ہوئے کہا۔
”بلیک ڈاگ میگواوو۔۔۔ فری کے نے بے تکلفاً جھیلے میں کہا تو
ریمنڈ نے انڑکام کا رسیور انھا کر کسی کو اڑ دیا اور پھر رسیور رکھ
کارستان بول بھاہوں۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک ریسر ٹھیکنگ کا
آواز سنائی دی۔
”ریمنڈ کوون بول بھاہوں سراگاپ سے۔۔۔ سسر راسٹر اور ان کی
ساتھی عورت میں فریزی میرے آفس میں موجود ہیں۔۔۔ سسر راسٹر تم
بھاہوں۔۔۔ آپ روم نمبر بادیں تاکہ اگر آپ کو درد ہو جائے تو میں آپ کو
سانچہ ہی اس نے رسیور فری کی طرف بڑھا دیا۔
”ہلے۔۔۔ راسٹر بول بھاہوں کارستان۔۔۔ ریمنڈ کوون سے میری
ہدایہ شراب ہیچھ گئی اور وہ سب شراب پہنچے میں صرف ہو گئے۔۔۔
بات ہو گئی ہے۔۔۔ یہ میں لاکھ ڈالر محاوقدہ مانگ رہا ہے تم اسے
خدا کے۔۔۔ آپ ہمیں اجازت۔۔۔ ہم آٹھ سچھ ہیچھ جائیں گے۔۔۔ دیسی
ضمانت دے دو تاکہ کام ہو سکے۔۔۔ فری کے نے کہا۔
”بلکہ مخصوصی فون نمبر کیا ہے تاکہ ہم رواد ہونے سے پہلے آپ سے
ٹھیک ہے۔۔۔ فون ریمنڈ کوون کو دو۔۔۔ وہی تم فکر د کرو ریمنڈ
اطمیت حاصل کر سکیں۔۔۔ فری کے نے کہا تو ریمنڈ نے اپنا فون

نہ بہتا دیا اور پھر بیٹھ سے مل کر وہ کلب کی عمارت سے نکل کر باہر آیا۔ اور گلزاری سے ہرگیا۔ اس کے ساتھ ہی گوریا بھی اتر آئی۔
گئے۔ تھوڑی در بعد ایک خالی بیکھی ان کے قریب آکر رک گئی تو..... بے عذری چاہ۔..... بیکھی ڈرائیور نے کہا۔
کوئی بات نہیں۔..... ڈری کی نے کہا اور بیکھی ڈرائیور نے
ڈری اور گوریا اس میں بیٹھ گئے۔
لڑکی آگے بڑھا دی۔
”جاتا ہوئی اپ کے بارے میں بیکھی ہیڈ آفس سے پوچھ گئی تھی۔ کیا وہ لوگ جہاں بھی بیٹھ گئے ہیں یعنی طیارہ تو آج چلا گی
ہی تھی۔ میں ہی مجھ آپ کو ایئر پورٹ سے لے کر نہ لات ہوئی ہے۔..... گوریا نے حریت بھرے لیٹھ میں کہا۔
لے گی تھا۔..... بیکھی ڈرائیور نے گاڑی آگے بڑھانے کی بجائے مل۔ آؤ۔ اب ہمیں دوبارہ ریکٹ کوون سے ملنا ہو گا اور رات تک
کر ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کیونکہ وہ دونوں بیکھی کی تھیں ہمیں رہتا ہو گا اور ساتھ ہی میک اپ اور بس بھی مبدل کرنا ہو
سیست پر موجود تھے۔
کیا کہہ رہے ہو۔ کس نے پوچھا تھا۔..... ڈری کی نے پوچھ کر اہمیں ایئر پورٹ سے پک کیا تھا درد تو ہم سیدھے ان کی جھوٹی میں جا
پوچھا۔ گوریا بھی جو نک پڑی تھی۔
”بیکھی ہیڈ آفس سے قام بیکھی ڈرائیورز کو جزل کاں کی گئی بلند رکھتا چڑا درد تو وہ ہوٹل سے ہی اسے لے التے۔ اب وہ ہمارا
تھی اور آپ دونوں کے میٹنے بنا کر پوچھا گیا تھا کہ اپ کو ایئر پورٹ ہاں انتظار کرتے رہیں گے۔..... ڈری کی نے کہا اور واپس سٹاگرا
سے پک کر کے کہاں ڈرپ کیا گی ہے جس پر میں نے اہمیں بتا دیا۔ اپ کی طرف بڑھ گیا۔
اب آپ دوبارہ میری بیکھی میں بیٹھ گئیں تو میں نے مناسب سمجھا۔ ”حریت ہے کہ یہ لوگ کہے کہے جو ہے استعمال کرتے ہیں۔
آپ کو اطلاع دے دوں۔..... بیکھی ڈرائیور نے گاڑی آگے بڑھا۔ اور یا نے کہا تو ڈری کی نے سکراتے ہوئے اہمیں سر ٹلا دیا۔
ہوئے کہا۔

”اوکے۔ پھر بیکھی روک دو اور صرف کرایے لے لو بلکہ
بھی لے لو۔..... ڈری کی نے کہا تو بیکھی ڈرائیور نے گاڑی سائینپور کے روک دی۔ ڈری کی نے ایک بنا نوٹ جیب سے نکال کر اسے دے

لیا ہو کہ ہم ان کے بارے میں معلومات حاصل کر رہے تھے۔ صدر نے ایجاد میں سرطاتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ کروچیک کرایا جائے۔ اگر تو ان کا سامان ہمارا موجود ہے تو پھر وہ لازماً اپس آئیں گے۔"..... تصور نے کہا۔

"ضروری تو نہیں یہاں بہر حال پھر بھی چیخنگ ضروری ہے۔ تم لوگ ہمارا بھروسے آ رہا ہوں۔"..... عمران نے انتھتے ہوئے کہا۔

"آپ بھیں۔ یہ کام میں کرتا ہوں۔"..... صدر نے کہا اور اٹھ کر اس سائیکی طرف بڑھ گیا بعد افسوس موجود تھیں۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں ہمارا سے چلتا چلتے ہے۔ یہ لوگ والیں۔"..... اگر وہ ہمارا داپس نہ آئے تو پھر ہم انہیں کہاں کلاش کریں نہیں آئیں گے۔ عمران نے کہا تو صدر اور تصور دونوں بند کیے۔ تصور نے کہا۔

میرا خیال ہے کہ ہمیں دوبارہ یہیں ہیڈ آفس جانا ہو گا جاکر کیا مطلب۔ کیوں نہیں آئیں گے۔ انہیں تو معلوم نہیں ہوا۔ ایک بار پھر ان کے بارے میں معلومات حاصل کر سکیں۔ وہ لازماً کہ ہم ان کو کلاش کرتے ہوئے ہمارے پیش جائیں گے۔"..... صدر نے کی کی یہیں ہیں جیسے کہیں گے ہوں گے اس طرح ہمیں ان کے کہا۔

"ہمیں ہمارا بھروسے ہوئے دیکھ گھٹک ہو گیا ہے اور اتنے طویل میں سرطاتے ہوئے۔ تصوری درجہ صدر و اپس آگیاد وقت تک ان کی داپس نہ ہونے کا مطلب ہے کہ یا تو انہیں کسی۔"..... کمرے میں کوئی سامان موجود نہیں ہے۔ صدر نے کری طرح ہماری ہمارا موجودگی کی اطلاع ہو چکی ہے یاد دسری صورت ہے۔"..... بھروسے ہوئے کہا۔

پہنچنے کے انجمن نے ڈاچ دیا ہے کہ ہمارا کرہ بک کراکر خود دہ کیا۔"..... ہو سکتا ہے کہ سامان نام کی دیجی یہی کوئی چیز ان کے پاس نہ اور نکل گئے ہیں۔ عمران نے کہا۔

"بہر حال اب ہمیں دوبارہ یہیں ہیڈ آفس جانا ہو گا یہاں بھی ہاں۔"..... ہو سکتا ہے کہ ہمارا انہوں نے قون کیا ہو تو انہیں ہمارا ایک آدمی کو رہنا ہو گا جاکر اگر وہ داپس آ جائیں تو ان کی آمد کی

الٹائج ہو سکے۔ میران نے کہا۔
 آپ دونوں جائیں میں بھائیں یہ ملتا ہوں۔ تصور نے کہا۔ ایڈو مسٹر رادش۔ ہم دوبارہ آگئے ہیں۔ میران نے ہنگز کے نہیں۔ صدر بھائی رہے گا۔ تم میرے ساتھ آؤ اور صدر اُکرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔
 ضرورت پڑی تو میں تمہیں کال کروں گا اور اگر وہ لوگ بھائیں آؤ۔ تو میری خوش قصتی ہے جتاب۔ رادش نے جائیں تو تم مجھے یہیں آفس فون کر لینا۔ میران نے انجھ سکراتے ہوئے کہا۔ سبھی میران نے اسے بھاری سپ دی ہوئے کہا تو تصور بھی ساتھ ہی اظک کھوا ہوا اور صدر نے ایجادت میں فی اس لئے وہ خوش تھا کہ اسے دوبارہ رقم ملنے کا سکوپ بن گیا ہے۔ سرطادیا اور پھر میران اور تصور دونوں ہوٹل سے باہر آگئے۔ ہمارے مطابق لوگ رسالہ ہوٹل واپس نہیں آئے اور ہم ان تم مجھے دہاں کیوں نہیں یہ ملتے دھننا پڑتے تھے۔ تصور نے انتظار کرتے کرتے تھک گئے ہیں اس لئے ہم نے سچا کہ آپ ان باہر نکلتے ہی کہا تو میران نے اختیار سکرا دیا۔ کے بارے میں دوبارہ کال دیں تاکہ ہمیں معلوم ہو سکے کہ وہ اس لئے کہ اگر وہ بھاری عدم موجودگی میں آگئے تو ہمارے لذات ہوٹل سے کہاں گئے ہیں۔ ہم دہاں جا کر ان سے مل میں پاتھوں بارے جائیں گے جبکہ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے کارکر کیوں کہاں ہم نے واپس بھی جانا ہے۔ میران نے کہا اور اس کے پوانتس کہیں چھپا کھا ہو۔ پھر وہ نہیں مل سکے گا۔ میران ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک بڑا نوت نکال کر ہنگز رادش کی نے کہا تو تصور نے اختیار سکرا دیا۔ طرف بڑھا دیا۔

بات تو ہماری تھیک ہے۔ میں ان کا خاتم کر دیتا کیونکہ ان بے حد شکریہ جتاب۔ رادش نے بھدی سے نوٹ لے کر کی وجہ سے ہمیں احتجوں کی طرح دوڑنا پڑ رہا ہے۔ تصور نے کہا۔ تب میں ڈالنے ہوئے کہا اور پھر اس نے سامنے رکھی ہوئی مشین پھر اس سے پھیل کر میران کوئی جواب دیتا۔ ایک خالی یہیکی ان کے کہن آن کے کہن آن کے اور جزل کال دھننا شروع کر دی۔ اس نے خود ہی قریب اکر رک گئی۔ یہی اور گوریا کے پھیلئے بھی ہتا دیئے کیونکہ جو جھنٹے ہیں بھی اس اور یہی افسوس چلو۔ میران نے یہی میں یہ ملتے ہوئے کہاں کی تھی اس لئے اسے جیلنے یاد تھے۔ کال دیئے کے بعد اس نے اور یہی ذرا بیخور نے ایجادت میں سرطادیا۔ تصوری در بعد وہ یہی مشین آف کر دی۔ تقریباً پانچ منٹ بعد ہی مشین سے سینی کی آواز ہیڈ آفس پہنچ گئے۔ دہاں کافی ساری یہیں موجود تھیں تاکہ اگر ملائی دی تو رادش نے ہاتھ بڑھا کر بہن آن کر دیا۔

- اسلو۔ کیب نمبر اکسیں سو اکسیں سے ڈائیور سختہ بولتا ہے جو بھی گیا۔

ہوں۔۔۔ مشین سے ایک آواز سن کر راذش کے ساتھ ساقٹ عران۔۔۔ دیکھو سختہ۔۔۔ ہمارا منہ کاروباری ہے اور ہم وقت بچانا چاہتے ہیں۔۔۔ اختیار پونک پڑا کیونکہ مہل کال کا ہواب بھی اسی ڈائیور نے۔۔۔ اس نے ہمیں غلط رپورٹ مت دیا۔۔۔ البتہ اگر تم مجھ پرورث دو دیا تھا۔۔۔

- بھی تو ہمیں انعام بھی ملے گا۔۔۔ عران نے کہا۔

- بھاب۔۔۔ کیا رپورٹ ہے۔۔۔ راذش نے کہا۔

- بھاب میں ہیڈ آفس کے قریب موجود ہوں۔۔۔ میں خود آہا۔۔۔ آپ کو غلط رپورٹ دوں۔۔۔ باقی بھاب آپ کی ہبرانی ہے کہ آپ مجھے

ہوں۔۔۔ میرے پاس تاہم تین رپورٹ موجود ہے۔۔۔ دوسری طرف کوئی انعام دیں گے۔۔۔ سختہ نے کہا۔

سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ثابت ہو گیا تو راذش نے ایک۔۔۔ نصیک ہے۔۔۔ انعام مل جائے گا۔۔۔ بتاؤ۔۔۔ عران نے کہا۔

ٹوپیل سائنس پیٹھے ہوئے مشین کا بیٹھن آف کر دیا۔

- بھاب۔۔۔ آپ سے آدھ گھنٹہ بچتے میں ساحل مندر کے قریب

کیا مطلب۔۔۔ اس نے رپورٹ کیوں نہیں دی۔۔۔ عران نے موجود تھا کہ سنگر اکب کے سامنے وہی جو زانجھے کرو انکر آیا جس کے

کہا تو راذش نے اختیار پس پڑا۔

- بھاب۔۔۔ لاحق تو ہر ایک کو ہوتا ہے۔۔۔ راذش نے کہا تو جس میں سے رپورٹ دی گئی۔۔۔ میری نیکی میں بھی

عران نے بے اختیار اثبات میں سرطا دیا۔

پوچھا گیا تھا جس پر وہ وہیں تھے گئے تھے اور مجھے کرایہ اور پ بھی

۔۔۔ یعنی صرف لاحق کی بنابرہ غلط رپورٹ نہ دے دے۔۔۔ یہ تو وہی دست دی یعنی کہانے سے انکار کر دیا۔۔۔ آپ کی دوبارہ کال آئی تو

ہے جس نے بچتے رپورٹ دی تھی۔۔۔ عران نے کہا۔

۔۔۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے جب کہ وہ غلط رپورٹ دے دیے۔۔۔ ہوں۔۔۔ سختہ نے ہواب دیتے ہوئے کہا اور عران بھجو گیا کہ «لمح

۔۔۔ واقعی وہی ہے۔۔۔ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اسے بک کرایا۔۔۔ لعل رہا ہے۔۔۔ اس نے جیب سے ایک نوٹ کال کر سختہ کی طرف

ہوا۔۔۔ راذش نے کہا اور پھر پندرہ منٹ بعد ایک نوجوان آفس یاددا یا۔

۔۔۔ میں داخل ہوا اور اس نے موذناہ انداز میں راذش کو سلام کیا۔۔۔

- یو یہ رکھ لو اور یہ بتا دو کہ نیکی سے اتر کر دہ کہاں گئے تھے۔۔۔

- آق سختہ بن گئو۔۔۔ راذش نے کہا اور سختہ ساقٹ والی خالی کری عران نے کہا۔

"جاحب وہ سنگر اکب داپس ملے گئے۔ میں نے انہیں بیک مرد ہوئے نمبر میں کر دیتے۔ میں داپس جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ سخت نے جواب دیا۔ "رزاست ہوٹل"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوائی آواز دیتے۔ اس سنگر اکب کا ماں کون ہے۔ کیا تم جانتے ہو۔ سنائی دی۔

عمران نے کہا۔ "ہال کی نیجل نمبر المارہ پر ایک ایشیائی صاحب موجود ہوں گے ان سے بات کرنی ہے۔ عمران نے کہا۔

ریمنڈ کوون سہت ہذا اسکھر ہے۔ بخی اسکھر۔ اس کی ذاتی انہیں "ہولڈ کریں"۔ دوسرا طرف سے کہا گیا۔ اور ثراہیں۔ سخت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ بے حد فکر یہ۔ اب اجازت"..... عمران نے لفڑی میں بیکھ کر ہوئے کہا اور راہش اور سخت بھی اٹھ کرے ہوئے اور پھر عمران اور ساصل صدر پر سنگر اکب ملچھ جاؤ۔ ہم بھی دیں ملچھ رہے ہیں" وہ حمورایہ آفس سے باہر آگئے۔ عمران ایک فون بوخت کی طرف ہذا وہاں آرہے تھے کہ بیکی ڈرائیور نے انہیں کال کے بارے میں بتا گیا تاکہ صدر کو اطلاع دے سکے۔ وہ کچھ گیا تھا کہ بیکی ڈرائیور ویا اور وہ واپس اس کلب میں ملے گئے ہیں۔ عمران نے کہا۔

نے انہیں اطلاع دے دی تھی وردہ وہ لوگ داپس آرہے تھے۔ "ادا اچھا۔ نحیک ہے۔ صدر نے جواب دیا تو عمران نے بھر حال اب بھی اسے یعنی تھا کہ وہ انہیں مکاش کر لے گا۔ اس نے رسیدر دوبارہ ہک سے نکالیا اور فون بوخت سے باہر آگئی۔ پھر اس نے ایک غالی بیکی کو دیکھ کر ہاتھ المخایا تو بیکی ان کے قریب اکر لیں۔ انکو اتری پہنچ۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوائی آواز رک گئی۔ عمران اور رسیدر دونوں عتمی سیست پر بیٹھے گئے۔

سنائی دی۔

رزاست ہوٹل کا نمبر ہتا دیں۔ عمران نے کہا تو دوسری انہیں دیکھا رہا پھر اس نے بیکی آگے بڑھا دی۔

کیا بات ہے۔ تم کچھ کہنا چاہ رہے تھے۔ عمران نے کہا۔ کوٹ کی چھوٹی جیب سے سکے نکال کر رسیدر دوبارہ ہک سے نکالیا اور رسیدر ہک سے نکال کر اس نے فون میں میں والے سنگر اکب خفیہ کلب ہے۔ ہم بیکی ڈرائیور کو تو اس کا علم ہے

ٹھیک ہے۔ ٹھیریہ۔ میران نے کہا اور پھر تھوڑی در بعد
یہسی ایک دو منزلہ عمارت کے سامنے باکر رک گئی جس پر کوئی
بورڈ و فیرہ موجود نہ تھا۔ میران نے ڈرائیور کو کراچی کے ساتھ ساتھ
بھاری سپ بھی دی اور پھر وہ دونوں کلب کے میں گیٹ کی طرف مز
گئے۔ اسی لمحے ایک طرف سے صدر آتا ہمیں دکھانی دیا تو وہ رک
گئے۔

میران صاحب میں ماسک میک اپ بالکس لے آیا ہوں کیونکہ
ہو سکتا ہے کہ بھارے اندر داخل ہوتے ہی انہیں اطلاع مل جائے
اور وہ بھاں سے بھی قرار ہو جائیں۔ صدر نے قریب اکر کہا تو
میران نے اختیار ہونک پڑا۔

"اوہ۔ وہی گذ۔ اس کا تو مجھے خیال ہی نہ آیا تھا۔ گذ۔ ش۔ پڑو
کسی قریبی ہوٹل میں چل کر باختہ روم میں ماسک لائیں۔ پھر آئیں
گے۔ میران نے کہا اور پھر وہ تینوں سامنے کچھ فاصلے پر موجود
ایک اور ہوٹل کی طرف چل پڑے جس پر ریٹ میٹر ہوٹل کا نیوں
سائز چل بجھ رہا تھا۔ تھوڑی در بعد وہ تینوں ماسک میک اپ کر
کے ایک میں بن چکے تھے۔

میران صاحب ہمیں اس سلسلے میں بجھ کر پلانگ کر لئی
چاہئے کیونکہ اگر اس وقت وہ لوگ بھارے بالتوں سے نکل گئے تو پھر
کر اپ انہیوں سے زیادتی کی ہے۔ ڈرائیور نے جواب دیے
ہوئے کہا۔

یہنہ وہ لوگ بغیر کسی مخصوصی حوالے کے کلب کو تسلیم ہی نہیں
کرتے۔ یہسی ڈرائیور نے یہسی چلاتے ہوئے کہا تو میران نے
اختیار ہونک پڑا۔

”فقطی کلب سے کیا مطلب ہوا تھا۔“ میران نے جیسے
بھرے چھے میں کہا۔

”جاتا۔ اس کلب کے لوگ اسٹھنگ میں ملوٹ رہتے ہیں اس
لئے پولیس اور اعلیٰ حکام سے پچھے کئے انہیں نے اس کلب کا کوئی
نام نہیں رکھا اور جاتا۔ دیجئے اس کلب کا نام تو سب جانتے ہیں جیسے
وہ لوگ سوائے اپنے خاص جانشی والوں کے باقی کسی کے سامنے ان
بات کا اقرار نہیں کرتے کہ یہ سٹاگر اکب ہے بلکہ وہ اسے عام طور پر
ریاتو ہوٹل کہتے ہیں حالانکہ اس کے باہر ریاتو ہوٹل کا بھی بارہ

نہیں لگا ہوا۔ ڈرائیور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہنہ ہمیں تو بتایا گی ہے کہ تم سٹاگر اکب کے مالک ریٹا
کو ہوں سے مل لیں۔ وہ ہمارا کام کر دے گا۔ میران نے کہا۔

”اس بارے میں تو مجھے معلوم نہیں کیونکہ میں بھی اندر نہیں
گیا۔ میں تو اس لئے اپ کو یہ بتانا چاہ رہا تھا کہ اپ اندر جا کر جب
سٹاگر اکب کی بات کریں گے تو دہان کے ٹھلے میں سے کسی نے
اے تسلیم نہیں کرنا اور پھر اپ شاید سوچیں کہ میں نے غلط بیکھا
کر اپ انہیوں سے زیادتی کی ہے۔ ڈرائیور نے جواب دیے
ہوئے کہا۔

کام دن کو نہیں بلکہ رات کو ہو گا۔ یہ تو ہمیں ہمارے سامنے حلقہ۔
اس میں پلانگ کی کیا خواست ہے۔ ہم نے انہیں جا کر پکڑنا
بے۔ ان سے کارکس پواست حاصل کرنا ہے۔ پلانگ کرتے کرتے
تو وہ لوگ نکل جائیں گے۔ تورنے اپنی عادت کے مطابق کہا۔
صدر درست کہہ دہا ہے سور۔ بھیں واقعی صورت یہ بھی ہو سکتی
ہندے دل سے تحریر کرنا چاہتے۔ بھلی بات تو یہ ہے کہ انہیں
بہر حال صدایم ہو گیا ہے کہ ہم ان کے پیچے ہمابھی ٹکے ہیں اس
لئے وہ واپس ہوئیں آتے۔ اس لحاظ سے وہ اب پوری طرح
پوکا اور ہوشیار ہوں گے اور پھر وہ سیکرت ہجت ہیں کوئی عام مجرم
نسے، ہر۔ وہ سری یا ملت۔ کہ سناؤ کلب ایک خفیہ کلب ہے اور

بھیں ہیں۔ دوسری بات یہ کہ سارے بچے یہ یہ ہیں۔ خواہ تجوہ کی باتیں ہیں یہ سب یہ ہو سکتا ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ یہ سب فضول امکانات ہیں۔ تم مجھے اجازت دیں اس ریمنڈ کوون کے پاس زیادہ امکان ہیں ہے کہ وہ اس کے مالک ریمنڈ کوون نے انہیں اس ہوں گے کیونکہ وہ بھی اندازیں ہے۔ اب ریمنڈ کوون نے انہیں اس کلب میں رکھا ہوا ہے یا کسی اور جگہ چھایا ہوا ہے اس کے پارے میں ہمیں معلوم نہیں ہے اور آخری بات یہ کہ ریمنڈ کوون بھری اسکفر ہیتا جا رہا ہے اور سر اگاب کا سندھری لٹک کار اسٹان کے ساتھ ہے اس نے لا مصالحتی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یہ لوگ ریمنڈ کوون کی مدد سے سر اگاب سے فرار ہو کر کار اسٹان جانا چاہئے ہوں گے تاکہ ہم انہیں بھاگنے کا شکار کرتے رہ جائیں اور وہ بھاگنے سے آسانی سے نکل جائیں اور لا مصالحتی اگر انہیں کسی لامی پر یا زار میں اسیگل کیا گی تو یہ مصالحت سے ان کے پارے میں معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں لیکن یہ

بھی ہو سکتا ہے کہ اس میں کافی وقت لگ جائے اور یہ لوگ تک جائیں۔ اس نے ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم چار ڈیاڑے کے ذریعے ہاتھ بوا وابس مزگیں۔

”تم لوگ ہمیں پہنچو۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی کام کی بات معلوم ہو جائے۔ عمران نے کہا اور اٹھ کر تیز توجہ قدم اٹھاتے عقی طرف جانے والی راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ عقی طرف پہنچل روم بننے پوئے تھے۔ وہ پہنچل روم نمبر بارہ کے سامنے رکا۔ اس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ سجد کوں بعد ہی دروازہ کھلا اور وہی وزیر اعلیٰ حکومت میں غائب ہو جائیں۔ پھر صدر نے کہا۔

”لیکن ہم معلومات تو حاصل کر سکتے ہیں۔ عمران نے کہا۔ ”کہیے اور کس ذریعے سے صدر نے کہا۔

”اس ریکنڈ کوون نے خصوصی طور پر انتظامات کے ہوں گے اور لازماً ان کے مقابلوں کا کوئی اسکریپٹ بھی ہو گا یا ہماری معلومات فراہم کرنے والی کوئی خلیفہ بھی ہو گی۔ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہنچ کر صدر اس کی بات کا کوئی جواب دیا۔ عمران نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا اور جلدی سے بوتل کھول کر ”تجھیک یو سر وزیر نے کہا اور جلدی سے صربوں کا پیساہا ہوا۔

”میں سر اور دسر وزیر نے قریب آکر مودباد لجھ میں کہا۔ اس نے شراب گلاس میں اٹھ لی اور پھر ایک بی سانس میں پورا ہیں۔ ”ہمیں چند معلومات چاہیں۔ ایک ہزار ڈالر زیس میں کہا۔ اب فرمائیں جتاب۔ آپ کیا پوچھنا پڑتھی ہیں۔ وزیر نے مکراتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے سے ہرگز یہ بھوس دہ ہوا تھا اس۔ عمران نے آہست سے کہا۔

”اوہ۔ کیوں نہیں جتاب۔ آپ میں سے ایک آدمی عقی طرف رکھو اپنائی تیز شراب کا بوڑا گلاس لی چکا ہے۔ پہنچل روم نمبر بارہ میں آجائے۔ میں جو کچھ جانتا ہوں ضرور بتاؤں۔ ”اس ہوتی کے ساتھ ہی مثاگر اکلب ہے جس کا مالک ریکنڈ اکلون ہے۔ ریکنڈ کوون ہمارے دو دشمنوں کو رات کو بھری راستے گا۔ وزیر نے صرفت بھرے لجھ میں کہا۔

سے کارستان متصل کرنا چاہتا ہے۔ ہم جلد ہیں کہ اس بارے میں جواب دیا۔
ہمیں حتیٰ معلومات مل سکیں گا کہ ہم اپنے ہیئت آفس کو اطلاع کر
بھارت ساتھ ڈالنیں ہوتا چاہتے وہ تم بھی اور رہڑ بھی ہے ک
دین۔..... عمران نے کہا۔
”اس کے لئے آپ کو ریکٹ کوون کے نائب رہڑ سے بات کرنا
ہوتا ہے جو اگر ایک بیساکار یعنی ہمیزیت اگر رقم دیتے
ہو گی۔ وہ لائی آدمی ہے۔ اگر اسے بھارتی دولت دی جائے تو وہ آپ
کو سب کچھ بتادے گا کیونکہ اگر ایسا ہو رہا ہے تو اس کے قدم
انتقامات رہڑ نے ہی کئے ہوں گے۔“ دیزرنے جواب دیا۔
”یعنی وہ نائب ہے۔ اپنے بھارت کے خلاف کہیے جاسکتا ہے۔“
”بھیں میں آہا ہوں۔“ دیزرنے کہا اور انہی کی تیر تیز قدم رکھتا
ہمارا نے مت بناتے ہوئے کہا۔
”میں نے بتایا ہے کہ وہ اجتماعی لائی آدمی ہے اور آپ نے صرف سبھیں دم سے باہر چلا گی۔“ عمران نے بے اختیار ایک طویل
اطلاعات فریبی میں اور پھر جو کچھ ہو گا وہ کارستان میں ہو گا اسی لئے، میں اس لیا۔ تقریباً اُسے گھنٹے بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور دیزرنے
رہڑ پر کیا حرف آسکتا ہے۔..... دیزرنے جواب دیا تو عمران نے ”اصل ہوا۔“ اس نے سب سے پہلے تو شراب کا ایک گلاں پھر کر کے
جیب سے ایک ہزار ڈالر کا نوٹ کھال کر دیزرنے کی طرف بڑھا دیا۔ بھیج سانس سے لپٹنے ملک میں انتظام اور پھر وہ کسی پر بینچ گیا۔
”فکر یہ جتاب۔ دیزرنے اپنائی پر جوش انداز میں کہا اور عمران جتاب سیری رہڑ سے بات ہو گئی ہے۔“ وہ اب سے ایک گھنٹے
کے ہاتھ سے نوٹ لے کر اس نے جلدی سے اپنی جیب میں ڈال دیا۔ بعد اسی سبھیں دم میں آپ کے پاس ہی کی جائے گا۔ میں بھی آجاؤں
”حقیقتی میں،“ ایک نوٹ ہو دیجی مل سکتا ہے اگر تم جلد ایسا کہا۔“ اسکے بعد آپ یہ سبھیں دم اپنے نام بالاخودہ لے کر الیں۔ تجھے یقین ہے
رہڑ سے کرو دو۔ اس طرح کہ ریکٹ کوون کو معلوم ہوئے کہ آپ کو سبھیں یعنی ساری معلومات مل جائیں گی۔ دیزرنے کہا
”تو عمران نے ایجاد میں سرطا دیا اور پھر جیب سے ایک اور ہزار نوٹ
”یہ بھی ہو سکتا ہے یعنی ایک بات میں پہلے بتا دوں کہ ہزار نوٹ کا اس نے دیزرنے کو دے دیا۔“
”بہت لائی آدمی ہے۔ وہ بھارتی رقم اور وہ بھی نقد مانگے گا۔“ دیزرنے ”یہ نوٹ رکھو اس میں سے یہ سبھیں دم بھی سیرے نام لے

اندر داخل ہوا۔
”آجاؤ۔۔۔۔۔ اس نے مزکر کہا اور پھر ایک طرف ہٹ گیا تو ایک آنی اندر داخل ہوا۔ وہ لپے قد اور بھاری جسم کا مالک تھا اور اپنے ہر سے کے خدوخال سے ہی شاطر اور لاپتی طبیعت کا آدمی لگ رہا تھا۔
”آپ ہے مگر ہو کر بات جیت کریں۔۔۔۔۔ میں آپ کے لئے شراب آتا ہوں۔۔۔۔۔ ویزرنے داہم جاتے ہوئے کہا۔

”صرف مسٹر برڈ کے لئے لاتا۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو ویزرنے اپناتھ میں سرپلا دیا اور اپنی چلا گیا۔

”مجھے دکن نے بتایا ہے کہ آپ مجھ سے مٹا جائیتے ہیں۔۔۔۔۔ کیا مدد ہے۔۔۔۔۔ ربرڈ نے کہی پریستھ ہوئے قدرے سخت لمحے میں کہا تو عمران نے کوت کی اندر ونی جیب سے بھاری مالیت کے کرنی سے ایک گیم روم سے کمائی ہے اس لئے کوشش کر لیئے ہیں کوئی خروج نہیں ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو مسٹر اور تھر درنوں نے اپناتھ میں سرپلا دیتے۔۔۔۔۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ہی ویزرنے تحریک آگیا۔

”مسٹر برڈ۔۔۔۔۔ ہمارا تعلق ایکریما کے ریٹ سینٹریکس سے کروڈ بار لمحے میں کہا اور پھر آگے بڑھ گیا۔۔۔۔۔ ویزرنے قرب آئے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو ربرڈ نے بے اختیار جھکا کھایا اور عمران سکرا دیا کیونکہ اسے بھی معلوم تھا کہ بھری اسکھروں کے لئے ریٹ سینٹریکس کا نام صرف دشت کا باعث تھا بلکہ ریٹ سینٹریکس سے ہوئے۔۔۔۔۔ وہ جملے ہی بات کافی کی دعست کر چکے تھے اس لئے وہ یعنی پوری دنیا کے بھری اسکھروں اور زبردیں دیا کے افراد خوفزدہ رہتے تھے۔۔۔۔۔ تیز تیز قدم اٹھاتے پیشل روزی کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔۔ تھوڑی در بعد پیشل روم میں پہنچ گئے۔۔۔۔۔ تقریباً دس منٹ بعد دروازہ کھلا اور ویز

کراں۔۔۔۔۔ میکل جان کے نام سے اور باقی جھاری مپ۔۔۔۔۔ اس میں سے تم شراب کی رقم ادا کر دیا۔۔۔۔۔ کرو یہ جھاری مرضی۔۔۔۔۔ عمران نے اٹھنے ہوئے کہا۔

”ہے حد شکر یہ جتاب۔۔۔۔۔ ویزرنے خوش ہوتے ہوئے کہا اور عمران اٹھ کر بیردنی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔ ہال میں چک کر اس نے مسٹر اور تھر کو تفصیل بتا دی۔

”مجھے تو یقین نہیں ہے کہ ربرڈ کچھ بتائے گا۔۔۔۔۔ لوگ اس طرح غیر ملکیوں سے روکمات ہٹوٹے میں ماہر ہوتے ہیں۔۔۔۔۔ تھر نے مت بناتے ہوئے کہا۔

”مکرمت کرو یہ رقم میں پاکیشی سے ساتھ نہیں لایا تھا۔۔۔۔۔ میں سے ایک گیم روم سے کمائی ہے اس لئے کوشش کر لیئے ہیں کوئی خروج نہیں ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو مسٹر اور تھر درنوں نے اپناتھ میں سرپلا دیتے۔۔۔۔۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ہی ویزرنے تحریک آگیا۔

”آپ پہلیں جتاب۔۔۔۔۔ ربرڈ بھی پہنچ رہا ہے۔۔۔۔۔ ویزرنے قرب آئے۔۔۔۔۔ کرو تم بھی۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو مسٹر اور تھر بھی اٹھ کرے ہوئے۔۔۔۔۔ وہ جملے ہی بات کافی کی دعست کر چکے تھے اس لئے وہ یعنی

تیز تیز قدم اٹھاتے پیشل روزی کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔۔ تھوڑی در بعد پیشل روم میں پہنچ گئے۔۔۔۔۔ تقریباً دس منٹ بعد دروازہ کھلا اور ویز

- چہار اسٹبل راسٹر اور ڈنی سے ہے۔ رہرڈ نے کہا۔
- نام کوئی بھی ہو سکتے ہیں۔ ہمیں اس سے کوئی ڈپی نہیں ہے۔
- تھا کہ رینے پیدا نہیں کیست کا نام سن کر لازماً رہرڈ کو جھٹکا لگے گا اور دیسا ہی پاں آگر دو ہوڑے ہو سب تو اس پارے میں پات کی جا سکتی ہوں۔

تم۔ تم کیا چاہتے ہو۔۔۔۔۔ رجڑ نے اس بارہ دے بوكھلاتے ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
اکب جو اجو نوجوان ایکمیں جوڑا ہے جس میں مرد کا نام
بھرئے لے گی، کہا۔

اگر تم ہمیں معلومات مہیا کر دو تو یہ نوٹ جھارے ہو سکتے ہیں
لیکن اگر تم نے غلط معلومات مہیا کیں یا تم نے ہمیں ڈائج دیا تو یہ
روزہ سینکڑت ایک ایک پورے، قوت سے عرکت میں، آسٹن سے اور۔ بھی

چھیں معلوم ہو گا کہ ریڈ سینٹریکٹ کے آؤ بھیش رازداری میں
مظہور رہے ہیں اس نے اگر تم نے درست معلومات مہیا کر دیں تو
جسہ اتام بجکار اور کمر بجکار سائنس سرگرمیوں کے لئے گا۔ عمران نے اسی جیب میں رکھ لی۔

میرا مطلب تھا کہ یہ کام
کہا۔ اور یہ سپردست بھیں۔ میرا یہ مطلب تھا۔ میرا مطلب تھا کہ یہ کام
ادھ نہیں۔ میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ میرا مطلب تھا کہ یہ کام

- تم کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ رہڑ نے ہوت چلتے ہوئے
باہس کے ٹھپر کیا جا رہا ہے۔ رہڑ نے پریمان ہونے ہوئے ہوا
تو عمران نے سکراتے ہوئے دوبارہ گذی تکال کر مین پر رکھ دی اور
کہا۔

• جہارے باریں رینڈل کوون نے ایک جو دے کو آج رات ریڑھ کی انکھوں میں ایک بار پھر جھک ائی۔

سندھ کے راستے کارستان اسکل کرنا ہے۔ ہمیں اس کے تمام انتظامات کی تفصیل چلتے اور یہ بھی سن لو کہ ان سلطنت میں کوئی مداخلت نہیں کی جائے گی البتہ جب یہ جوڑا کارستان پہنچ جائے گا تو پھر ان سے سخت یا چاہے گا اس لئے تمہیں یا جہارے بس پر رینہ سینڈنڈیکٹ کی کارروائی کا کوئی اثر نہیں پڑے گا۔..... غرمان نے کہا۔

اسنگل اور زر زمین دیا پر چایا ہوا تھا اس لئے اسے بھٹے سے یقین

تحاک کے روپ سینٹریکسٹ کا نام سن کر لازماً پڑھو جو جھکائے گا اور دلچسپی ہو۔

اگر تم ہمیں معلومات مہیا کرو تو یہ نوٹ جھارے ہو سکتے ہیں لیکن اگر تم نے غلط معلومات مہیا کیں یا تم نے ہمیں فائج دیا تو یہ روپ پرینٹ نکلتا ہے اور رکھتے ہیں۔ آئندہ سے اور۔۔۔

تم کما ہو جھنا علیٰ تھا تو رجڑ نے ہوت جاتے ہے

• جہارے یاس ریخت کوئون نے ایک جوڑے کو آج رات

اس نرال پر سوار کر دیا جائے گا اور پھر یہ نرال مج اجھیں کار میان کے شہابی ساحل پر ایک ویران علاقے جس کا نام راجہ گہر ہے اتار دے گا اور ہمارا کام ختم ہو جائے گا۔ اس بارے میں تمام انتظامات مکمل کرنے گے ہیں۔ راستے میں کوئی چینگ یا رکاوٹ نہیں ہو گی۔

رہڑ نے جواب دیا۔

کیا یہ جواہارے کلب میں موجود ہے عمران نے پوچھا۔

نہیں۔ انہیں پاس نے لپٹنے کی خاص پوانت پر ہنچا دیا ہے اور پاس خود بھی تمام انتظامات کے بعد وہاں چلا گیا ہے۔ اس نے مجھے بھی اس پوانت کے بارے میں نہیں بتایا۔ نجاتے کوئی خاص بات ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ پاس نے مجھ سے کوئی بات نہیں چھپائی۔ ویسے یہ تمام انتظامات میری صرفت ہوئے ہیں کیونکہ یہ سارا دھنہ میری نگرانی میں ہی ہوتا ہے رہڑ نے جواب دیا۔

اس لائچ اور نرال کا کیا نام ہے اور اس کی کیا شاخت ہے۔

عمران نے پوچھا۔

لائچ کا نام میری فلاور ہے اور نرال کا نام داسٹر ہے۔ رہڑ نے جواب دیا۔

وب آخری بار کہ رہا ہوں کہ اگر کوئی قلط یا نی کی ہے تو اب بھی جہارے پاس موقع ہے کہ تم درست بات بتاؤ عمران

نے کہا۔

میں نے تھا بولا ہے رہڑ نے کہا تو عمران نے نوٹس کی گذی اس کی طرف بڑھا دی۔ رہڑ نے گذی مصیبی اور اسے اخما کر جلدی سے اپنی جیب میں ڈال کر وہ اعلیٰ کووا ہوا۔

میں چلتا ہوں رہڑ نے کہا اور عمران کے اشیات میں بر بلانے پر وہ تیزی سے مذا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

میرا خیال ہے کہ انہیں سراغب کے ساحل پر ہی پکڑ لیتا چاہتے ہو سکتا ہے کہ راستے میں یہ لوگ پکر چلا دیں اور تم انہیں کو یعنی حیر نے کہا۔

جگد میرا خیال ہے کہ ہمیں کار میان ہنچ کر ان سے منٹا چاہتے کیونکہ جہاں انہیں اس ریکٹنڈ کو لوں اور اس کے آدمیوں کی مدد کے ساتھ ساق کوست گاڑو ڈنگیر کی مدد بھی حاصل ہو گی۔ وہ لوگ تاہر ہے رہڑ دنگیر سے بھاری رخوت لے چکے ہوں گے صدر نے کہا لیکن عمران خاموش یہ تھا رہا۔

کیا بات ہے عمران صاحب۔ آپ خاموش کیوں ہو گئے

ہیں صدر نے کہا۔

بروگ کچھ ہیں کہ جب وہ عقلمند باتیں کر رہے ہوں تو احق کو کوئی رائے دینے کا حق نہیں ہے اس لئے میں خاموش ہوں۔

عمران نے بڑے مضموم سے لفج میں کہا۔

وہ تو تم ہو ہی حیر نے فوراً کہا اور صدر نے اختیار نہیں

پڑا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور دیر اندر داخل ہوا۔
” جتاب آپ کا کام ہو گیا ہے۔ دیر نے مسکاتے ہوئے
کہا۔

” ہاں عمران نے کہا اور جیب سے ایک چھوٹا نوت کال کر
دیر کو دے دیا اور دیر سلام کر کے واپس چلا گیا۔
اصل بات یہ ہے کہ میری رائے تم دونوں کے درمیان ہے۔

” عمران نے دیر کے جانے کے بعد کہا تو وہ دونوں پوچھ پڑے۔
” کیا مطلب۔ صدر نے حیران ہو کر کہا۔

” میرا خیال ہے کہ ہمیں اس زرال پر چھاپ مارنا چاہئے اس طرح
ان کے پاس بھائی کا کوئی راستہ نہیں ہو گا ورنہ ہمہن پاچتھیں
سے ان کی واپسی اور فرار کا امکان ہو سکتا ہے اور وہاں کارشنan میں
بھی ایسا ہو سکتا ہے جبکہ صدر میں ان کے پاس سوانی اس کے اور
کوئی راستہ ہو گا کہ وہ سر زدہ ہو جائیں عمران نے کہا۔
” یعنی یہ کام کس طرح ہو گا۔ پھر زرال پر وہ اکیلے تو نہیں ہوں
گے۔ زرال میں خاصاً عمدہ ہوتا ہے صدر نے کہا۔

” کچھے صدر میں ایک نیش کوست گارڈ کام کرتے رہتے ہیں
اکر منشیات وغیرہ کو پریک کیا جائے اور ان کے اڑے ہمہن سر اکاب
میں بھی ہوں گے اور کارشنan میں بھی اور لفڑا اس رہڑ کے ان کے
ساقے قعلتات ہوں گے اور انہیں بھی بھاری رخوت دے کر اس
بات پر آمادہ کر دیا گیا ہو گا کہ وہ کچھے صدر میں بھی اسی زرال کو پریک

” دکریں کیونکہ رہڑ نے ہڈے جھی لجھے ہیں کہا تھا کہ ہمہن سے لے
کر کارشنan کے ساحل تک کسی بھی جگہ ان کی چینگ ہے ہو
گی۔ عمران نے کہا۔

” تو آپ رہڑ کے ذریعے ان سے رابطہ کرنا چاہئے ہیں لیکن رہڑ
اں پر ہرگز آمادہ نہیں ہو گا کیونکہ اس طرح بعد میں بات اس پر آ
سکتی ہے۔ صدر نے کہا۔

” ہاں۔ جہاری بات درست ہے۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے اور
دوسرा کوئی ذریعہ نہیں ہے اس لئے دو صورتیں ہیں کہ تم دونوں
ہمہن ان کے خلاف کام کرو۔ میں کارشنan جا کر ان کا انتظار کرو۔
اگر وہ تم دونوں سے نجات نہیں تو میں وہاں کوئی کام کر سکتا ہوں۔ عمران
نے کہا۔

” نہیں عمران صاحب۔ اگر وہ ہم سے نجات نہیں تو پھر وہ ہر لحاظ سے
ہو کتا ہو جائیں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہ راستے میں ہی کسی اور زرال
میں مستقل ہو جائیں یا کسی اور ساحل پر زرال کو چھوڑ دیں کیونکہ
بہر حال وہ سکرت ہمہن ہیں عام مجرم تو نہیں اور اب تک ان کی
ذہانت کا استعمال ہم دیکھتے ہی آ رہے ہیں۔ صدر نے جواب
دیا۔

” تم خواہ ٹوواہ کی بخوبی میں لٹھ جاتے ہو۔ تم ہمہن ان پر چھاپ
مارو۔ میں دیکھتا ہوں کہ وہ کیسے نجات کر جاتے ہیں۔ سور نے
منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں لائف پر ہی چھاپ مارنا چاہئے۔ وہ لائف سے
کھلے صدر کی طرف ہی جائیں گے۔ صدر نے کہا۔
"پڑا انھو۔ اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں ہے کہ ہم اس
گودی پر لائف جائیں جہاں سے یہ لوگ لائف میں سوار ہوں گے۔ جہاں
یہ لوگ کسی کار یا جیپ میں بیٹھنگیں گے۔ جہاں ان سے آسانی سے
نمٹا جا سکتا ہے۔ مران نے انتہی ہونے کا تو صدر اور تر
دو نوں احتکر کر کرے ہو گے۔

رینڈن کوون لپٹے آفس میں موجود تھا کہ فون کی ٹھنڈی ناخنی
اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسور اٹھایا۔
"میں۔ رینڈن نے پچھتے ہوئے لیچ میں کہا۔

"و سن بول رہا ہوں ریلے ستار ہوٹل سے۔ دوسرا طرف
سے ایک مرد اون آواز سنائی دی تو رینڈن کوون سے اختیار چونک پڑا۔
کیونکہ و سن ریلے ستار ہوٹل کا مالک اور یتھر تھا اور ان دونوں کے
درمیان خاصے دوستاد تعلقات تھے یہیں اس کے باوجود ان کے
درمیان پلت پیش سوانے اہمیٰ ضروری بات کے کبھی نہیں ہوتی
تمی اس نے و سن کا اس طرح اچانک فون آنسے پر رینڈن کوون نے
اختیار چونک پڑا تھا کیونکہ وہ بھی گیا تھا کہ کوئی خاص بات ہو گئی
ہے۔

"اوہ تم۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔ رینڈن کوون نے
بات پڑھا۔

پوچھا۔

”یہ بتاؤ کہ جس ہوڑے کو تم خفیہ طور پر کار میان ہمچا رہے ہوں
وہ کون ہے۔“ وسن نے کہا تو رینڈہ کوون کے ہمراہ پرلاٹے
کے سے آثار بندوار ہو گئے۔ اس کی آنکھیں حیرت کی شدت سے
پھٹتی گئی تھیں۔

”میں پوچھے گئے کی۔ اس دیڑتے انہیں کیا بتایا کیا نہیں اس کا مجھے علم
نہیں ہے۔“ بہر حال جب میں نے پستیل رومن نہیں بارہ کو آن کیا تو
کوون نے پوکھلانے ہوئے تھے میں کہا تو دوسرا طرف سے وسن
لے کر چہار سے اس خفیہ پلان کی تفصیل انہیں بتادی کہ ہماراں سے
کیا کہہ رہے ہو۔ کس ہوڑے کو۔ کیا مطلب۔“ رینڈہ

”اس نے میں نے جہیں فون کیا تھا۔ بہر حال مجھے تفصیل کی
کہ ہزار لائچ پر سوار ہو گا اور کیسے کھلے ہمدرد میں جا کر انہیں زار میں
ضورت نہیں ہے لیکن یہ بتا دوں کہ چہارا یہ خفیہ پلان پوری وقت کیا جائے گا اور کار میان میں ہماراں انہیں ذراپ کیا جائے گا۔
تفصیل کے ساتھ اس ہوڑے کے مخاطنوں کے باس پہنچ گیا ہے۔“ ان وقت رواں گی ہے اور کسی وقت یہ لوگ کار میان پہنچن گے۔
میں نے اس نے جہیں فون کیا ہے کہ تم اپنا خفیہ پلان بدل۔“ تھا کہ اس نے لائچ اور ٹرالر کا نام بھی بتا دیا۔ لائچ کا نام میری فناور
ورث چہاری ساکھہ غراب ہو سکتی ہے۔“ وسن نے کہا تو رینڈہ لے ٹرالر کا نام و اسرائے بتایا گیا ہے۔ رجڑ کے جانے کے بعد یہ لوگ
کوون نے یہ اختیار ہونت پہنچنے۔

”تم مجھے تفصیل بتاؤ۔ تم نے تو واقعی زبردست دھماکہ کر دیا تھا۔ آخر یہ قیصد ہوا کہ وہ دہان پہنچ جائیں جہاں سے تم نے اس
ہے۔“ رینڈہ کوون نے ہواب دیتے ہوئے کہا۔

”کے کو لائچ پر سوار کرنا ہے اور پھر وہ ملے گئے۔“ میں نے ہو چاک
میں تو معلوم ہے کہ رینڈہ میان ہوٹل میں ایسے خفیہ انتظامات میں اطلاع دے دوں۔“ وسن نے تفصیل سے بات کرتے
میں موجود ہیں کہ جن کا علم سوانح میرے اور کسی کو بھی نہیں ہے۔“ کہا۔

”اس طرح مغلے کے بھی بہت سے محالات میرے نوٹس میں آتے۔“ ادا۔“ تم نے مجھ پر احسان کیا ہے وسن۔ میں اس کے لئے
بہتے ہیں۔“ مجھے اطلاع ملی ہے کہ میرے ہوٹل کا ایک دیڑتینا اسٹھکر ہوں۔“ تم نے میری ساکھہ بچالی ہے۔“ رینڈہ کوون

300
"بیو لو۔ حکیم کر اپنی جان بچالو گے ورنہ..... ریمنڈ گولون کا
بچہ اہمیت سرد ہو گی تھا۔" نے کہا۔

ایک بات اور بتا دوں جو میں بتانا بھول گیا ہوں کہ اونچے دو دو بس۔ اصل میں..... رچڑ نے بڑی طرح بکلا تے ایک بیمیز نے اپنے آپ کو ایک بیمیا کے روپ میختیکت سے سحق بنا لئے ہے میں کچھ کہنا جانا یعنی اس سے پہلے کہ وہ فقرہ مکمل کرتا ہے..... ولسن نے کہا۔

"مرحباً میرے آپس میں آؤ..... رینڈن کو لوٹ نے کہا اور دیگر بڑے بچے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پر اس پر رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھوئی اور اس میں ہزار کھوئی دیا اور اس وقت تک زمگر سے انگلی نہیں ہٹائی جب تک

موجودہ مشین پسل کو ٹھال کر اسے چیک کیا اور پھر اسے دوبارہ ددھ کر ترچ ترچ کی آوازیں سنائی شدیں۔ اس نے پورا میگزین ریہڈر پر میں رکھ دیا۔ لیکن دراز کو کھلا لی رکھا۔ تھوڑی نر بند دوازہ کھلا کر دیا تھا لانکہ ریہڈ تو نجاتے کب کا ختم ہو چکا تھا۔ ریہڈ ریہڈ ریہڈ اندر دخل ہوا اور اس نے جلدے ہو ڈیا۔ اندر اس سلام کیا۔ کوئون وابس مڑا اور ایک بار پھر اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے

..... یعنی ریمنڈ کوون نے اپنے مخصوص لمحے میں ہکا توہہ مہنگام کار سیور اٹھایا اور ایک بار پھر یہکے بعد دیگرے کی نمبر بریس میز کی دوسری طرف موجود کری بچھے گیا۔ کھنڈ قم مصالک کے تینوں افراد کوون کے ایک بھائی کے لئے اپنے

نے کہا۔
”ایک بات اور پتا دوں جو میں بتانا بھول گیا ہوں کہ ان ” وہ ۔۔۔ پاس ۔۔۔ اصل میں ۔۔۔ پرہڑ نے بڑی طرح ہٹلاتے
بچہ اپنی سرد ہو گیا تھا۔

ایک بیگنے اپنے آپ کو ایک بیبا کے روپ میختیکت سے سحق نہیں کرنے لگے میں کچھ کہنا چاہتا ہیں اس سے بچنے کے وہ فقرہ مکمل کرتا ہے..... وسن نے کہا۔

..... ریخت و دوون سے ہجا درد، چکرے تھے میں ہبا درس لے ساختہ ہی اسے ایک بار پھر اس پر رکھ دیا۔ اس کے ساختہ ہی اس نے میزکی دراز کھولی اور اس میں ٹھڑکھول دیا اور اس وقت تک تریگر سے انگلی نہیں ہٹائی جب تک موجود مشین پٹل کو کھال کر اسے چکیک کیا اور پھر اسے دوبارہ دک کر تریج تریج کی اوازیں سناتی شد ویں۔ اس نے پورا اسٹکنر پر جریدہ کر کر کھلا کر دیا۔

..... ریکنڈ کوں نے اپنے مخصوص لمحے میں کہا تو وہ تنہ کام کار سیور انھیا اور ایک بار پھر کئے بعد دیگر کے کمی شہر میں ریکنڈ دیا۔ سین دراز کو صلیبی رہا۔ سوڑی ورجن دورو وہ ساتھی عالی رو دیا تھا لالاں ریکنڈ تو سجا ہے اب کام ہو چکا تھا۔ ریکنڈ ریکنڈ اندر داخل ہوا اور اس نے بڑے حوصلہ انداز میں سلام کیا۔ کوئون وائیں مزا اور ایک بار پھر اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے بیٹھو۔ ریکنڈ کوں نے اپنے مخصوص لمحے میں کہا تو وہ تنہ کام کار سیور انھیا اور ایک بار پھر کئے بعد دیگر کے کمی شہر میں

میری دوسری طرف موجود را بیچھے کیا۔ لاری پر بیچھے کیا۔
تم نے رینی سینڈنگیکٹ کے ایک بیگزیز سے کھنی رقم وصول کی۔ ماسٹر بول بہا بہوں۔۔۔۔۔ ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
ہے۔۔۔۔۔ رینکنڈ کلوون نے اچھائی سرداڑی میں کہا تو مر جڑے اختیار۔۔۔۔۔ میرے آفس میں آؤ ماستر۔۔۔۔۔ رینکنڈ کلوون نے اچھائی سرداڑی

میں پوچھا تو رینڈ کوون نے اسے پوری تفصیل بتا دی۔
اوہ۔ فری بیٹھ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم بال بائی گئے ہیں
ورس یا لوگ ہمیں عین موقع پر چھاپ لیتے۔..... فری کی نے ہونے
چکاتے ہوئے کہا۔

ہم اور اب میں نے فیصلہ کیا ہے کہ آج رات کی بجائے جسیں
کی لاش بھاں سے انھوا کر کلب سے باہر سڑک پر بیٹھنکوادو۔ اس کے
بیٹھنے پر خدا کا رذگوادو اور ستوآج کے بعد اس کی جگہ تم سنجھا لوگے
کل رات بھاں سے کارستان شفت کیا جائے۔..... رینڈ کوون نے
اور یہ سن لو کہ اگر تم نے بھی کسی لمحے جو سے خداری کی تو جھاڑا
کہا۔

بھی بھی حشر ہو گا۔..... رینڈ کوون نے پھٹکارتے ہوئے لمحے میں
اوہ نہیں۔ ہم نے بہر حال آج ہی جانا ہے۔ تم نے دیکھا کہ یہ
لوگ کس انداز میں کام کرتے ہیں اس نے وہ ہم نے فری بھاں
کہا۔

میں سر۔..... ماں زنے بکے ہوئے لمحے میں کہا اور تیزی سے ہر سے لٹکا ہے۔..... فری کی نے کہا۔
کر باہر نکل گیا۔ رینڈ کوون انھوا اور میر کی سائنس سے ہو کر تیزی سے
بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی در بعد وہ ایک دروازہ نے کہا۔

کھول کر اندر داخل ہوا تو کمرے میں موجود فری کی اور گوریا جو شراب۔ وہ کہے۔..... فری کی نے چونکہ کر کہا اور رینڈ کوون بھی
پہنچ میں صرف تھے اسے دیکھ کر چونکہ پڑے۔

خیرت بھری نظر میں سے گوریا کو دیکھنے لگا۔
کیا ہوا۔ تم پریشان دکھائی دے رہے ہو۔..... فری کی نے۔ وہ لوگ سابل سندوپ ٹکریں مارتے رہیں گے جبکہ ہم طیارہ
چونک کہا۔

میرے راست پہنچنے خداری کی ہے اور میں نے اسے موت کی بھیجیں گے ہم لوگ دہاں سے اناڑا بھی جائیں گے۔..... گوریا نے
سزادے دی ہے۔..... رینڈ کوون نے اس کے ساتھ والی خاطرہ بہاء
کری پہنچتے ہوئے کہا۔

اوہ۔ فری گذا آئیں یا۔ کیا تم خودی خور پر طیارہ چارڑی کراں کے
کیا مطلب۔ کیسی خداری۔..... فری کی نے خیرت بھرے۔..... گوریا جنہیں کوون۔..... فری کی نے کہا۔

میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی در بعد دروازہ کھلا اور ایک آدمی
اندر داخل ہوا۔ اندر داخل ہوتے ہی جب اس کی نظریں سائنس
قائمین پرہیزی ہوئی رجڑی کی لاش پرہیزی تو وہ بے اختیار ہونک پڑا۔
یہ خدار نکال بے حالانکہ میں اسے اپنا راست پہنچ کھتا رہا۔ اس

کی لاش بھاں سے انھوا کر کلب سے باہر سڑک پر بیٹھنکوادو۔ اس کے
بیٹھنے پر خدا کا رذگوادو اور ستوآج کے بعد اس کی جگہ تم سنجھا لوگے
کل رات بھاں سے کارستان شفت کیا جائے۔..... رینڈ کوون نے
اور یہ سن لو کہ اگر تم نے بھی کسی لمحے جو سے خداری کی تو جھاڑا
کہا۔

بھی بھی حشر ہو گا۔..... رینڈ کوون نے پھٹکارتے ہوئے لمحے میں
اوہ نہیں۔ ہم نے بہر حال آج ہی جانا ہے۔ تم نے دیکھا کہ یہ
لوگ کس انداز میں کام کرتے ہیں اس نے وہ ہم نے فری بھاں
کہا۔

میں سر۔..... ماں زنے بکے ہوئے لمحے میں کہا اور تیزی سے ہر سے لٹکا ہے۔..... فری کی نے کہا۔
کر باہر نکل گیا۔ رینڈ کوون انھوا اور میر کی سائنس سے ہو کر تیزی سے
بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی در بعد وہ ایک دروازہ نے کہا۔

کھول کر اندر داخل ہوا تو کمرے میں موجود فری کی اور گوریا جو شراب۔ وہ کہے۔..... فری کی نے چونکہ کر کہا اور رینڈ کوون بھی
پہنچ میں صرف تھے اسے دیکھ کر چونکہ پڑے۔

خیرت بھری نظر میں سے گوریا کو دیکھنے لگا۔
کیا ہوا۔ تم پریشان دکھائی دے رہے ہو۔..... فری کی نے۔ وہ لوگ سابل سندوپ ٹکریں مارتے رہیں گے جبکہ ہم طیارہ
چونک کہا۔

میرے راست پہنچنے خداری کی ہے اور میں نے اسے موت کی بھیجیں گے ہم لوگ دہاں سے اناڑا بھی جائیں گے۔..... گوریا نے
سزادے دی ہے۔..... رینڈ کوون نے اس کے ساتھ والی خاطرہ بہاء
کری پہنچتے ہوئے کہا۔

اوہ۔ فری گذا آئیں یا۔ کیا تم خودی خور پر طیارہ چارڑی کراں کے
کیا مطلب۔ کیسی خداری۔..... فری کی نے خیرت بھرے۔..... گوریا جنہیں کوون۔..... فری کی نے کہا۔

"لیں۔۔۔ رینڈ کو لوں نے کہا۔
"مسٹر بول دہا ہوں بس۔۔۔ دوسری طرف سے ماسٹر کی
مودباد آواز سنائی دی۔
"مرے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے یا نہیں۔۔۔ رینڈ کو لوں
نے تیرچ لجھے میں کہا۔
"لیں بس۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
"اوے۔۔۔ گیست روم میں آجائو۔۔۔ رینڈ کو لوں نے کہا اور
رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی تاریخ پر بعد دروازہ کھلا اور ماسٹر اندر داخل ہوا۔
اس نے مودباد آواز میں سلام کیا۔

"مہماںوں کے کافذات لے جاؤ اور ان کے لئے کارمندان کے لئے

چیزوں چارٹرڈ کراؤ۔۔۔ رینڈ کو لوں نے کہا۔

"اے بلاقو۔۔۔ میں گیست روم سے بات کر رہا ہوں۔۔۔ اسے کہا کہ
بھاں بھے سے فون پر بات کرے۔۔۔ رینڈ کو لوں نے تیرچ لجھے میں
لنافل ٹھال کر ماسٹر کی طرف بڑھا دیا۔

"اور سخوب طیارہ چارٹرڈ ہو جائے تو ہماس گیست روم کے فون
بر راسٹر کو بتا دتا۔۔۔ میں نے ایک ضروری کام جانا ہے اس لئے میں
کو لوں نے کہا تو فریکی ہے اختیار سکرا دیا۔
کب میں موجود نہیں ہوں گا اور یہ بھی سن لو کہ جب طیارے کی
دو سیک اپ میں ہیں اور ریٹی سینٹریکیٹ کا حوالہ انہوں نے روائی کا وقت ہو تو تم نے اپنی حفاظت میں مہماںوں کو کادر میں ایز
صرف چہارے آدمی کو خوفزدہ کرنے کے لئے دیا ہو گا۔۔۔ نیک ووت لے جانا ہے اور جب تک طیارہ پرواز کر جائے تم نے دہان
نے کہا اور رینڈ کو لوں نے اثبات میں سرٹیڈیا۔ اسی لمحے فون کی دہانہ ہے اور ان کی ہر طرح سے حفاظت کرنی ہے۔ اپنے آدمی ساتھ
گھنٹی بج دئی تو رینڈ کو لوں نے رسیور اٹھایا۔
لے جانا۔۔۔ رینڈ کو لوں نے کہا۔

"ہاں۔۔۔ یہ کون سا مشکل کام ہے۔۔۔ چہارے کافذات کا کیا ہو
گا۔۔۔ رینڈ کو لوں نے کہا۔

"کافذات چہارے پاس موجود ہیں اور درست ہیں۔۔۔ فریکی
نے کہا تو رینڈ کو لوں نے اثبات میں سرٹیڈ ہوئے سلنتے موجود

فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے تبریزیں کرنے شروع کر دیئے۔

"لیں۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مرد ان آواز سنائی دی۔

"ماسٹر کہاں ہے۔۔۔ رینڈ کو لوں نے اپنے تھوس لمحے میں
کہا۔

"وہ آفس سے باہر گیا ہے بس۔۔۔ دوسری طرف سے مودباد
لچھے میں کہا گیا۔

"اے بلاقو۔۔۔ میں گیست روم سے بات کر رہا ہوں۔۔۔ اسے کہا کہ
بھاں بھے سے فون پر بات کرے۔۔۔ رینڈ کو لوں نے تیرچ لجھے میں

کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"تم تو کہ رہے تھے کہ چہارے عجیب ایشیائی ہیں جبکہ

ایک بیٹیں ہیں اور ان کا تعلق ریٹی سینٹریکیٹ سے ہے۔۔۔ رکھا

کب میں موجود نہیں ہوں گا اور یہ بھی سن لو کہ جب طیارے کی

دو سیک اپ میں ہیں اور ریٹی سینٹریکیٹ کا حوالہ انہوں نے روائی کا وقت ہو تو تم نے اپنی حفاظت میں مہماںوں کو کادر میں ایز

صرف چہارے آدمی کو خوفزدہ کرنے کے لئے دیا ہو گا۔۔۔ نیک ووت لے جانا ہے اور جب تک طیارہ پرواز کر جائے تم نے دہان

نے کہا اور رینڈ کو لوں نے اثبات میں سرٹیڈیا۔ اسی لمحے فون کی دہانہ ہے اور ان کی ہر طرح سے حفاظت کرنی ہے۔ اپنے آدمی ساتھ
گھنٹی بج دئی تو رینڈ کو لوں نے رسیور اٹھایا۔

”میں پاں..... ماسٹر نے ہواب دیا اور واپس مزگایا۔
 ”اب تجھے ابھازت دیں میں نے ایک ضروری کام کرتا ہے۔ آپ کیپسول کر دیا اور پھر خود ہی طیارہ چارڑذ کر اکر بچلے گئے ہیں۔ سفری کار سان میں کرچے ضرور فون کریں گے۔ اگر میں نہ بھی ہوات بھی نے کہا۔
 آپ نے ماسٹر کو پہنچا دے دیا ہے۔ اس طرح میں مسلمان ہوا جاؤں ”اوے۔ اگر تم کہتے ہو تو نحیک ہے۔ رینڈل کو نون نے کہا
 گا۔ رینڈل کو نون نے اٹھتے ہوئے کہا تو فری کی اور گھوریا بھی انہیں اور پھر واپس مزا اور کمرے سے باہر چلا گی۔
 ”یہ لوگ تو واقعی سند بن گئے ہیں فری۔ میں تو ہر بار حیران کھوئے ہوئے۔
 ”ایک بات میں جھیس ہتا دوں رینڈل کر تم نے ان ایک میں کے ہوتی ہوں کہ یہ لوگ کس انداز میں درست معلومات حاصل کر لیتے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرنی۔ فری کے مصافحہ کرتے ہیں۔ اب یہ ہماری خوش قصی ہی ہے کہ یہ لوگ ابھی بھک ہمارے ہوئے کہا تو رینڈل کو نون بے اختیار پوچھ پڑا۔ ساقہ نکلا انہیں سکے۔ گھوریا نے دبادہ کری پر بیٹھتے ہوئے کہا۔
 ”وہ کیوں۔ جبکہ میں نے تو فیصلہ کرایا تھا کہ ان سے ساصل ہے۔ ”ہا۔ اسی نے تو یہ لوگ پوری دیبا میں مضمون ہیں۔ فری کی منت لوں گا کیونکہ اب یہ بہر حال نہ ہی ایک میں میں ہیں اور یہ ان کا نئے ہواب دیا۔
 ”ویسے کار سان جانے کی بجائے اگر ہم طیارہ چارڑذ کر اکر سیدھے تعلق رینڈل کیتھ سے ہے۔ رینڈل کو نون نے حیران ہوتے۔ گھوریا نے کہا۔
 ”اناڑا جاتے تو زیادہ سہر تھا۔ ہو سکتا ہے کہ انہیں مضموم ہو جائے اور اناڑا بہر حال ہجان سے رہے ہو۔ یہ لوگ اہمی خطرناک ہیں۔ اگر تم نے انہیں پھیرا تو۔ بہت طویل فاصلے پر ہے اور یہ لوگ وہاں ہمارے ہمپنے سے بچلے ایسے لوگ ہمارے لئے زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں اس نے تم اپنی انتقامات کر سکتے ہیں جس سے مصالحت بگو جائیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پاکیشی سکرت سروس کی کوئی ٹیم وہاں بھی بچلے سے ہمارے بچھ مسلمان رہو۔ فری کی نے کہا۔
 ”یعنی راسٹر۔ جب ہم انہیں وہاں نہیں ملیں گے تو پھر لاحالہ ی انتقامار میں موجود ہو جبکہ کار سان میں ہم زیادہ سے زیادہ دو گھنٹوں واپس ہجان آئیں گے اور رینڈل سے معلومات حاصل کرنے کی میں ممکن جائیں گے اور پھر وہاں سے ہم عام پرواز سے بھی اناڑا جا سکتے کو شش کریں گے۔ گھوریا نے کہا۔

خلاف کوئی کارروائی کر سکیں گے۔۔۔ فری کے کہا تو گوریانے اس انداز میں سر بلا دیا جسے وہ فری کی دماحت سے پوری طرح مطمئن ہو گئی ہو۔

عمران، صدر اور سور کے بہرام سر اگب کے جتوی گھات پر موجود تھا۔ وہاں ہر طرف لا نجیں ہی لا نجیں نظر آ رہی تھیں۔ یون اکمالی دستی تھا کہ جیسے وہاں لاپگوں کا سیر دکا ہوا ہو۔ بڑی اور طاقتور لا نجیں ملیجھہ تھیں جبکہ عام لا نجیں ملیجھہ موجود تھیں۔ وہاں بے شمار لوگ آ جا رہے تھے۔ لا نجیں بھی سلسل آ جا رہی تھیں۔ ایک طرف ایک چائے کا ہوش تھا جس کا ہال بھی لوگوں سے بہرا ہوا تھا اور وہاں میں لوگ موجود تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی اس نے وہاں موجود تھے کہ وہاں انہوں نے بڑی اور طاقتور لا نجیں میں سے ایک بڑی لا نجیں نام دیکھ دیا تھا۔ یہ نام سیری قلاور تھا۔ یہ دی ہام تھا جو رہڑ نے انہیں بتایا تھا اور پھر عمران نے سرسری طور پر وہاں موجود افراد سے بڑی قلاور کے بارے میں جو معلومات حاصل کی تھیں اس کے مابین بھی اس لا نجی کا تعلق ساگر اگب سے تھا اس نے عمران کو

"کیا ہوا عمران صاحب"..... صدر نے عمران کو بھکتے دیکھ کر یقین تھا کہ رہڑا نے ان سے غلط پیانی نہیں کی۔ اس وقت ساز میں چہ کا وقت تھا اور رہڑا نے بتایا تھا کہ یہ لوگ آٹھ بجے کے بعد روانہ ہوں گے جبکہ ابھی آٹھ بجے میں فیروز گھنٹہ رہتا تھا سہاں سراہاب

میں پانچ بجے ہی شام ہو جاتی تھی اور ہر طرف لفکت اس طرح اندر جیرا چھا جاتا کہ شام پانچ بجے کے بعد ہی رات کا منظر موس ہونے لگ کلب اور رہڑا کے بارے میں بات کی ہے۔ میں نے بھی سنا گرا کلب کے رہڑا سے ملاقات کرنی ہے اور مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ رات آٹھ سے زیادہ گور بچی ہو۔ عمران ایک لانچ جیبل سے بک کر اپنا تھا اسکے زیادہ گور بچی ہو۔ عمران ایک لانچ جیبل سے بک کر اپنا تھا اسکے زیادہ گور بچی ہو۔ عمران ایک لانچ جیبل سے بک کر اپنا تھا اسکے زیادہ گور بچی ہو۔

جب یہ لانچ حرکت میں آئے ہے اس کا تعاقب کر سکیں یہنے بات کرتے ہوئے کہا۔ "اب آپ کی ملاقات اس سے نہیں ہو سکتے جتاب۔ اب آپ اس ہوٹل کے سامنے موجود تھے۔ جائے کے لئے ڈسپوز ایبل کلب استھان کے نائب ماسٹر سے ملاقات کر لیں یہنے وہ لوگ تو بھاں نہیں آتے۔ اس بک کو رہڑا نے بتایا ہے تو غلط بتایا ہے۔ اس آدمی نے جواب پہنچنے والے دہان ہوٹل میں جگد پاس لئے وہ تینوں بھی کپ دیا۔

"کیوں۔ رہڑا کو کیا ہو گیا ہے۔ کیوں اس سے ملاقات نہیں ہو سکتے۔" اسکے ادھر گرد کافی سارے لوگ گروپوں اور نکڑیوں کی صورت ملکی۔ عمران نے حیرت کا عہد کرتے ہوئے کہا۔

"اسے خداری کے ہرم میں گوئی مار دی گئی ہے اور اس کی لاش میں کھڑے چائے پہنچنے کرنے میں مصروف تھے کہ اچانک عمران کے کانوں میں سنا گرا کلب اور رہڑا کے لفاظ پڑے تو وہ ہے ملا گرا کلب سے باہر نہیں کلک دی گئی ہے اور یوں اس کی لاش انحصار پر نک پڑا۔ اس نے گردن ٹھما کر اپنے دامنیں طرف دیکھا تو اس کے لئے گئی ہے۔ اس آدمی نے جواب دیا تو عمران محاورہ نہیں آدمی چائے پہنچنے اور باتیں کرنے میں مصروف تھے۔ وہ دونوں ہی مقتاں تھے اور اپنے لباس اور بھرے ہمہ سے تر زمین دیتا کے افراد۔

"خداری۔ کیا مطلب۔ کس سے خداری۔ کیا ملک سے خداری کی ہے اس نے۔ عمران نے کہا تو وہ دونوں آدمی ہے انحصار اس کی دکھائی دیتے تھے۔

طرح پس بڑے بصیرے وہ اس کی سادگی پر پس رہے ہوں۔
 جواب۔ یہ ہم ائم کہ آپ نے ان سے کیوں ملنا تھا۔ دوسرے
 ادمی نے کہا۔
 میں نے کچھ مال کارخانہ بھجوانا تھا اور مجھے بتایا گی تھا کہ سنگرا
 کلب کا رہرہ ڈی کام کرتا ہے۔ عمران نے جواب دیا۔
 اس سے آپ خود بھجوائیں کہ ایسے لوگ ملک سے خداری کے
 نے نہیں بلکہ اپنے بس سے خداری کے ہرم میں بلاک ہوتے ہیں۔
 سنگرا کلب کا مالک اور رہرہ ڈی کا یاں رینڈ کوون اجٹانی سنگرا اور
 خالم ادمی ہے۔ رہرہ ڈی اس کا نائب اور ایک لحاظ سے دست راست تھا
 لیکن اس کے ساتھ ساتھ رہرہ ڈی اجٹانی لالجی ادمی بھی تھا۔ وہ ادھر اور
 بھی پاچھ مارا کر جتھا اور مجھے جو معلوم ہوا ہے اس کے مطابق (الملا
 کوون) کے کچھ ہماؤں نے کبھی جانا تھا جن کے مجھے دشمن نے
 ہوئے تھے کہ رہرہ نے ان ہماؤں کے دشمنوں سے بھاری رقم لے
 کر انہیں ہماؤں کے بارے میں تفاصیل بھی کر دی اور رینڈ کوون
 کو تو سات پر دوں کے یتھے ہونے والی کارروائی کا بھی علم ہوا جاتا ہے
 ادمی کے ساتھ ہونے والی پاسی تو بد سے منع ہے تھے۔
 میں گولی مار کر اس کی لاش کلب کے باہر بھجوادی اور اس کی لاش
 پر خداری کا کارڈ نکال دیا گیا تاکہ دوسروں کو اس سے بحرب ہو۔ پہلے
 ادمی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔
 یہی بات تو تم دونوں ملتے ہی نہیں ہو۔ اس عتمت نہ ہ شفقت
 کی اپ رہرہ کے ساتھی ہیں یہ اپ کو اس قدر تفصیل سے نہ تھا۔ تا ان اس

سادی باتوں کا علم ہے۔ عمران نے حیرت برے مجھے میں کہا تو
 وہ دونوں ایک بار پھر پس بڑے۔
 سارے سرگاہ کو ان باتوں کا علم ہے جواب۔ ایسی باتیں بھلا
 کہاں جھپی رہ سکتی ہیں۔ ویسے آپ کی اطلاع کے نے۔ وہن کہ اب
 رہرہ کی بندگی اس کے نائب ماسٹر کو دے دی گئی ہے اس نے آپ
 اپنے کام کے نئے اس سے رابطہ کریں لیکن سہماں نہیں کلب ہیں۔
 اس ادمی نے کہا۔
 ”بے حد فخر یہ جواب۔ یعنی ماسٹر سے طاقت کیا عام خواہ پر ہے
 جائے گی۔“ عمران نے کہا۔
 ہاں۔ وہ سب سے ملتا ہے۔ وہ سنگرا، صب کا مخبر ہے۔ اس
 ادمی نے جواب دیا اور عمران نے اس کا²۔ یہ ادا کیا اور وہ اپنے
 ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔
 یہ کیا ہوا! عمران صاحب۔ اس کا مطلب ہے کہ رہرہ نے جو بہ
 سے بات ہیئت کی تھی وہ آوت ہو گئی ہے۔ ویری ہے۔ اب تو شاید
 یہی وہ سہماں اُسیں۔۔۔ صدر نے کہا۔ قابل ہے وہ عمران کی اس
 ادمی کے ساتھ ہونے والی پاسی تو بد سے منع ہے تھے۔
 میں تو جھٹے بی بکر رہا تھا کہ خواہ کو اس کے پنکھے میں د بھسو۔ یعنی
 پر خداری کا کارڈ نکال دیا گیا تاکہ دوسروں کو اس سے بحرب ہو۔ پہلے
 ادمی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔
 یہی بات تو تم دونوں ملتے ہی نہیں ہو۔ اس عتمت نہ ہ شفقت
 کی اپ رہرہ کے ساتھی ہیں یہ اپ کو اس قدر تفصیل سے نہ تھا۔ تا ان اس

"آواب بہاں سے چلیں۔..... عمران نے کہا اور پھر تیر تیز قدم
امحاتا دے آگئے بڑھا چلا گیا۔ صدر اور سور اس کے پیچے تھے۔ کافی
فاسٹلے پر ایک پیک فون بوچ میو جو دھما۔ عمران نے فون بوچ میں
داخل ہو کر انکو اتری سے سنا گرا لکب کا نمبر طلب کیا۔

"سوری جناب۔ اس نام کا کوئی لکب سرا لکب میں نہیں ہے۔
دوسری طرف سے انکو اتری آپریٹر نے جواب دیا۔

"تو پھر آپ ریڈ سٹار ہوٹل کا نمبر دے دیں۔..... عمران نے کہا
تو اس پار دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریل لائن
پر میں کر کے رابط ختم کر دیا۔

"محاققت مجھ سے ہوتی ہے کہ میں نے خفیہ لکب کا نمبر بوچ
لیا۔..... عمران نے کہا اور پھر جیب سے کارڈ نکال کر اس نے اسے

مشین میں ڈالا اور لائس آن ہونے پر اس نے نمبر میں کرنے شروع
کر دیئے۔ کارڈ اس نے سامل پر اگر خرید اتحادی کو نکلے تو دیکھا تھا
کہ ہبھاں ہر طرف اس کمپنی کے پیک فون نصب تھے جو کارڈ سے

آپس سے ہوتے تھے اس نے ایر پلٹی سے منٹنے کے لئے ایک
کارڈ خرید کر جیب میں رکھ دیا تھا۔

"ریڈ سٹار ہوٹل۔..... رابط قائم ہوتے ہی ایک نوائی آواز
سنائی دی۔

"مختصرہ آپ کے قریب ایک دو منزلہ عمارت میں لکب ہے جسے
طرف عام میں سنا گرا لکب کہتے ہیں جس کا جیف ریکٹ کو لوں ہے اور

اس کا نائب رہوڑ ہے میک انکو اتری آپریٹر کہنا ہے کہ سنا گرا لکب
نام کا کوئی لکب نہیں ہے۔ کیا آپ مجھے اس کا فون نمبر بتا سکتی ہیں۔
میں نے وہاں کے آدمی ماسٹر سے اچھائی ضروری بات کرنی ہے۔
ومرمان نے ہر بارہ ہند باد لجھے میں کہا۔

"تھی یہ نام دھرمڑ نہیں ہے اس نے انکو اتری والے اس کا نام
نہیں جانتے۔ میں آپ کو ماسٹر کا فون نمبر دے دیتی ہوں۔ دوسری

طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک فون نمبر بتا دیا گی۔
"بے حد شکریہ۔..... عمران نے کہا اور کریل لائن پر میں کر
کے اس نے رابط ختم کر دیا اور پھر کارڈ کو تھوڑا سا مزید آگے کی طرف
ڈبادیا اور پھر لائس آتے پر اس نے اس لڑکی کا بتایا ہوا نمبر میں کر

[www.BooksPdf.com](#)

"میں۔..... رابط قائم ہوتے ہی ایک مرد اس ادا از سنائی دی۔ پھر
ناسا کر دیتے۔

"ماسٹر سے بات کرائیں۔ میں مائیکل بول رہا ہوں۔..... عمران
نے بھی لجھے کو کر دیتے ہتھے کہا۔

"کون مائیکل۔..... دوسری طرف سے اسی لجھے میں پوچھا گیا۔

"ماسٹر جاتا ہے۔ تم نہیں جلتے اس نے اس سے بات کرنا
وہ۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

کر بیل لائن پریس کر کے رابط ختم کیا اور کارڈ کو مزید آگے کی طرف پریس کر کے اس نے دوبارہ وہی نمبر پریس کر دیا۔

"میں وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"مسٹر ایمپریورٹ پر کس سیکشن میں ہو گا۔ مجھے بتا دو۔ میں ایمپریورٹ سے ہی بات کر رہا ہوں" عمران نے کہا۔

"چارڑا سیکشن میں موجود ہو گا۔ وہاں تکش کرو۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر رابط ختم ہو گی اور عمران نے اس پارسیور کر بیل پر رکھا اور پھر اپنے ساتھیوں کی طرف مزگی بجو ایک طرف کھرے آپس میں باتیں کر رہے تھے۔

"آپ کس سے بات کر رہے تھے۔ صدر نے کہا تو عمران نے تھسٹ خود پر انہیں تفصیل بتا دی۔

"چارڑا سیکشن کا مطلب ہے کہ وہ لوگ اب چارڑا طیارے سے فرار ہو رہے ہیں۔ صدر نے کہا۔

"ہاں۔ سیرا خیال ہے کہ وہ ایسا ہی کر رہے ہیں اس لئے اب ہمیں خود پر وہاں بہنچتا ہے۔ ایک منٹ" عمران نے کہا۔

اور ایک بار پھر تیزی سے مزکر قون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے انکو ازی کے نمبر پریس کر کے ایمپریورٹ کے چارڑا سیکشن کا نمبر مسلم کیا اور پھر کارڈ قون مشین میں ڈالا اور لائست آنے پر اس نے "نمبر پریس کرنے شروع کر دیتے۔

"چارڑا سیکشن ایمپریورٹ رابط قائم ہوتے ہی ایک

"سوائی آواز سنائی دی۔
پولیس کشف آفس سے بول رہا ہوں" عمران نے مقامی

لیان اور سچے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"میں سر۔ فرمائیے" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ایک صاحب ماسٹر نامی ہیں۔ جنہوں نے شاید طیارہ چارڑا کر دیا ہے۔ ان کا تعلق سنگر اکب سے ہے۔ عمران نے کہا۔

"ایک منٹ۔ میں معلوم کرتی ہوں" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اے! چند لمحوں بعد وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"میں عمران نے کہا۔

"ماسٹر صاحب واپس چلے گئے ہیں۔ انہوں نے ایک طیارہ چارڑا کرایا تھا جو ابھی پرواز کر گیا ہے اور اس کے بعد وہ واپس چلے گئے ہیں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کہاں کے لئے چارڑا کرایا تھا طیارہ انہوں نے۔ عمران نے کہا۔

"کار سان کے لئے۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کتنے افراد طیارے میں ہو ا رہے ہیں" عمران نے پوچھا۔

"سوری۔ یہ نہیں بتایا جا سکتا" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"محترم آپ کو میں نے بتایا ہے کہ میں پولیس کشف آفس سے بات کر رہا ہوں۔ پھر بھی آپ نے یہ بتات کر دی ہے۔ عمران نے

ہمیں خود پر وہاں بہنچتا ہے۔ ایک منٹ" عمران نے کہا۔

اور ایک بار پھر تیزی سے مزکر قون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے

انکو ازی کے نمبر پریس کر کے ایمپریورٹ کے چارڑا سیکشن کا نمبر مسلم کیا اور پھر کارڈ قون مشین میں ڈالا اور لائست آنے پر اس نے "نمبر پریس کرنے شروع کر دیتے۔

"چارڑا سیکشن ایمپریورٹ رابط قائم ہوتے ہی ایک

نے قدرے سخت لیجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آئی ایم سوری جاپ۔ اس طیارے میں صرف" ایکر بھین سوار ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک مرد اور ایک عورت چلے ہے اس طرح ہم خاید اکٹھے ہی وہاں نیچے جائیں۔ اب آخری راتی ہے۔ مرد کا نام راسٹ اور عورت کا نام فندی ہے۔..... اس بار آپر ز نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ طیارہ کس وقت کارستان چلتے گا۔..... عمران نے پوچھا۔

"تھی دو گھنٹے بعد۔..... دوسرا طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوکے شکریہ۔..... عمران نے کہا اور رسید رکھ کر اس نے سفر نے کہا۔

انختار ایک طویل سانس یا اور پھر واپس اپنے ساتھیوں کی طرف ہے۔ میں کے لئے لاٹگ ریخ ٹرائیکسیز چلتے اور یہ ہمارے پاس نہیں گیا۔

"بنجی الگے۔..... عمران نے کہا تو صدر اور سور دنوں اچھی ہے۔ تو۔..... عمران نے کہا اور تیری سے مل کر ایک طرف بنے پڑے۔

"کیا ہوا۔..... صدر نے کہا۔

"وہ چارڑہ طیارے پر سوار ہو کر کارستان گئے ہیں اور میرے فون کرنے سے کچھ نہ چلتے طیارہ پرواز کر گیا ہے اور دو گھنٹے بعد کارستان چلتے ہوئے گا۔ اب اگر ہم بھی طیارہ چارڑہ کر کر ان کے میچے جائیں سب بھی تین چار گھنٹے تو ہر حال لگ جائیں گے اس نے ہم انہیں پاس نہیں پا سکتے۔..... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ پوری بیٹی۔ واقعی سور کی بات درست تھی۔ ہمیں ہر سماں گراں اکٹھ پر حملہ کر دنا چاہتے تھا۔..... صدر نے کہا۔

۔ ہر لحاظ سے ادکے ہونے چاہئیں۔ دوسری نے کہا۔
۔ میں سر۔ ہر لحاظ سے اور بختل ہیں۔ دوسری طرف سے کہا۔

- بالکل ہمیں چماری صورت پڑے گی مارٹل اور ہم جسیں
کٹھک کر سی گے..... فریکی نے کہا۔

لیں سرہ میں حاضر ہوں۔ آپ کا کام ہر لحاظ سے اور کے ہو گا..... دوسری طرف سے کہا گیا تو زرکی نے اور کے کہہ کر رسید رکھے
www.Babu-Diary.com

۰ اب تم اس قدر محاط کیوں ہو رہے ہو تو پاکیشی سیکھت مردوں کا محاذ ختم ہو گیا ہے۔ اب وہ رساںگب میں کاش کرتے پھر رہے ہوں گے اور آگر فرض کیا کہ دھباں بھی آ جائیں تو اتنے بڑے شہر میں وہ بھیں کہے جائیں کہ علکے ہیں اور پر دھباں سکھنڈوں نوگ سلسل دوسرے سے ملکاں آ جا رہے ہیں۔ وہ کس کس کو چیک کرتے ہوں گے۔ مگر یا نے کہا تو فرم کیے

اندیش پر اے۔
”ہمارے پیٹھے میں محاط رہنے کو ہی زندگی کہا جاتا ہے اس لئے

کارمندان کے متوسط ناتاپ ہوٹل کے کرے میں ذریکی اور گوریا
 موجود تھے۔ ان دونوں نے سراگاپ سے کارمندان بخیک کر کے صرف نئے
 کاظفات چیار کروائے تھے بلکہ ان کاظفات کے مطابق انہوں نے لیا
 میک اپ بھی جب دیل کرنے تھے اور اپ وہ ایکر میں کی جائے یوپی
 ملک کے باشندے بن بیکے تھے اور ذریکی کا نام نئے کاظفات کے
 مطابق وسن اور گوریا کا نام سوئی تھا۔ وہ دونوں کرتے ہیں بیٹھے
 شراب پینے میں صروف تھے کہ پاس پڑے ہوئے فون کی ٹھنڈی نا
 وحی اور ذریکی نے ہاتھ انداز کر رسمیور انہایا۔
 ”میں۔ وسن بول رہا ہوں۔..... ذریکی نے بدلتے ہوئے بیجے
 میں کہا۔
 ”مارٹل بول رہا ہوں جاہا۔ اپ کے کاظفات چیک ہو گئے
 ہیں۔..... دوسرا طرف سے کہا گیا۔

ہمیں ہر قدم پر احتیاط لٹکا رکھنی پڑتے۔۔۔ فری کے سکرتے ہوئے کہا۔

"تم خایر اس کیس میں بود ہو گئی ہو۔۔۔ فری کے سکرتے ہوئے کہا۔

"جی پر جو تو میں واقعی ہے حدود ہوئی ہوں پورے کیس میں کیونکہ مجھے کام کرنے کا موقع ہی نہیں ملا۔ پاکیشیا میں سارا کام جیک نے کیا ہے اور اس کے بعد ہم سلسل میک اپ جدیل کرنے اور بھالگئے میں لگے ہوئے ہیں اور اب بھی ہمیں پوزیشن ہے۔۔۔

گوریا نے جواب دیا۔

"جماری یہ بورست بلڈ ہی دور ہو جائے گی۔۔۔ فری کے سکرتے ہوئے کہا تو گوریا نے اختیار جو نک پڑی لیکن اس سے بچتا کہ وہ کوئی بات کرتی دروازے پر دھک کی آواز سنائی دی تو فری کی انداز اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کون ہے۔۔۔ اس نے دروازہ کھینچنے سے بچنے پر جھا۔

"مارٹل نے بھیجا ہے جاتا۔۔۔ باہر سے الکٹری سی آواز سنائی دی تو فری کے سکرتے ہوئے دروازے پر دھک کی آواز سنائی دی تو فری کی انداز اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"مارٹل نے کافیات بھیجا ہے۔۔۔ نوجوان نے ایک لفاظ فری کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اندر آ جاؤ۔۔۔ فری کے سکرتے ہوئے کی جائے ایک طرف بٹھے ہوئے کہا تو نوجوان اندر داخل ہوا اور فری کے سکرتے ہوئے کی طرف بٹھے ہے۔۔۔

"میری تھک میں تو یہ بات نہیں آئی کہ ہم کا کس پوائنٹ کو اٹھائے امحقون کی طرح بھاگ رہے ہیں۔۔۔ جلو مان لیا کہ یہ قانون کے مطابق کسی کو رسیر سروس کے ذریعے نہیں بھجوایا جاسکتا لیکن کیا یہ کسی بھی عام آدمی کے ہاتھ یا سفارت خانے کے سپیشل بیگ کے ذریعے نہیں بھجوایا جاسکتا۔ اس طرح ہم پر یہ سلسل بوجھ تو فرم ہو جائے گا۔۔۔ گوریا نے کہا تو فری ایک بار پر بنس پڑا۔

"جہاں تک عام آدمی کا تحلق ہے ایسا تو سوچنا بھی محقق ہے کیونکہ جو احتیاط ہم لوگ رکھ سکتے ہیں عام آدمی نہیں رکھ سکتا اور یہ بہر حال اہمیتی قسمی ترین پر زد ہے جسے نہ صرف ہم نے باکشا سکرت سروس سے بچاتا ہے بلکہ اسے باقی سپریاورز سے بھی بچاتا ہے اور جہاری دوسرا بات تو یہ بات میں نے بھی چیز سے کی تم۔۔۔

چیف نے جواب دیا تھا کہ ہر سفارت خانے میں دوسرا حکومت کے مخبر موجود ہوتے ہیں۔۔۔ اگر پاکیشیا کے مخبر نہیں ہوں گے تو سپریاورز کے مخبر بہر حال موجود ہوں گے اور یہ راز ایک آوث ہو سکتا ہے اس لئے انہوں نے اسے سفارتی بیگ کے ذریعے بھجوانے سے منع کر دیا تھا۔۔۔ فری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"غمودرت سے زیادہ احتیاط بھی بعض اوقات لفاظان دہ ہو جاتی ہے۔۔۔ بہر حال اب کیا پر دگرام ہے۔۔۔ گوریا نے طویل سانس لیتے

اویں مخواہ مجھے ہماؤ کہ تم نے بیٹر کسی تصدیق کے لفاذ کیوں دینے کی کوشش کی ہے اس طرح تو یہ کاغذات غلط آدمی بھک بھی پہنچنے تھے۔ تم نے نام بھک نہیں پوچھا۔ کیوں۔۔۔ فری کی نے قدرے سخت لیئے میں کہا تو نوجوان ہے اخیلہ مسکرا دیا۔

جواب۔ جو تصور ان کاغذات پر موجود ہے آپ کا طبیعہ بھی وہی ہے اس لئے آپ کو دیکھتے ہی میں لکنغم ہو گی تھا کہ کاغذات درست آدمی بھک پہنچ رہے ہیں وہ میں پوری سلسلی کر کے کاغذات دھنائے۔ نوجوان نے کہا۔

ادہ اچھا۔ جھاری یات واقعی قابل قبول ہے۔۔۔ فری کی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس بار لفاذ لے کر اس نے اسے کھولا۔ اس نے لفاذے میں سے کاغذات نکالے اور انہیں چیک کرنا شروع کر دیا۔ کافی فری بعد اس نے کاغذات کو واپس لفاذے میں رکھا اور لفاذے چیف۔ مجھے یقین ہے کہ پاکیشا سیکٹ سروس کو ہمارے سرکاپ سے کارمان پہنچنے کا علم ہو گیا ہو گا۔ گوہم نے میک اپ فلکری۔۔۔ فری کی نے کہا تو نوجوان اللہ کھوا ہوا۔ اس نے بھی جدیل کرنے ہیں اور کاغذات بھی نے خیال کرنے ہیں لیکن اس سلام کیا اور واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے جانے کے باوجودہ میں کوئی رسک نہیں لیتا چاہتا کہ آخری لمحات میں بعد فری کی نے رسیور انحصاری اور تھیری رسیں کرنے شروع کر دیئے اور آخری حوالمات گزیدہ ہو جائیں۔ میرے سامنے دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ میں اس نے لاڈر کا بہن بھی پرسیں کر دیا تاکہ گھوریا بھی یات جیت کر وہ کارمان پہنچنے کی ہوں اور، میں ملاش کر رہے ہوں اور اس کے سن سکے۔

میں۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ڈاں کے چیف گرام کی آواز رہتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ پاکیشا حکومت نے کارمان حکومت سے سنائی دی۔۔۔

فری بول بہاہوں چیف۔ کارمان سے۔۔۔ فری کی نے کہا۔۔۔ کیا پوریں ہے جھاری۔۔۔ چیف نے کہا۔۔۔

وہ نے نئے کاغذات خیال کرنے ہیں اور اب ہم کارمان سے اتنا پہنچنے کے لئے جید ہیں۔ میں نے اس نے فون کیا ہے کہ میں بالی ایم براد راست اتنا پہنچنے کی بجائے پہنچنے اتنا ڈاکے ہمسایہ ملک بارسن پہنچا چاہتا ہوں اور پھر بارسن سے بھری اسٹریم کے دریے اتنا میں واصل ہوتا چاہتا ہوں اس کے لئے آپ کی اجازت کی مردودت تھی۔۔۔ فری کی نے کہا تو گھوریا جیت بھری نکروں سے فری کی کو دیکھنے لگی۔۔۔ میں وہ خاموش رہی۔۔۔ میں کی وجہ۔۔۔ چیف نے پوچھا۔

چیف۔ مجھے یقین ہے کہ پاکیشا سیکٹ سروس کو ہمارے سرکاپ سے کاغذات کو واپس لفاذے میں رکھا اور لفاذے

جیب میں رکھ یا۔۔۔

فلکری۔۔۔ فری کی نے کہا تو نوجوان اللہ کھوا ہوا۔ اس نے بھی جدیل کرنے ہیں اور کاغذات بھی نے خیال کرنے ہیں لیکن اس سلام کیا اور واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے جانے کے باوجودہ میں کوئی رسک نہیں لیتا چاہتا کہ آخری لمحات میں بعد فری کی نے رسیور انحصاری اور تھیری رسیں کرنے شروع کر دیئے اور آخری حوالمات گزیدہ ہو جائیں۔ میرے سامنے دو صورتیں ہیں۔۔۔ ایک تو یہ میں اس نے لاڈر کا بہن بھی پرسیں کر دیا تاکہ گھوریا بھی یات جیت کر وہ کارمان پہنچنے کی ہوں اور، میں ملاش کر رہے ہوں اور اس کے سن سکے۔

میں۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ڈاں کے چیف گرام کی آواز رہتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ پاکیشا حکومت نے کارمان حکومت سے سنائی دی۔۔۔

"میں چیف۔ یہ مکمل اور بہتر انظام ہے۔۔۔۔۔" فری کی نے جواب دیا۔

"اوکے۔۔۔ دش یو گلڈک"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو فری کی نے بھی رسیور رکھ دیا۔ "کمال ہے۔۔۔ میں تو سوچ رہی تھی کہ تم پاکیشیا سکرٹ سروس سے خوفزدہ ہو یہاں اب چیف کی باتیں سن کر مجھے مزید حیرت ہو رہی ہے کہ چیف تم سے بھی زیادہ پاکیشیا سکرٹ سروس سے خوفزدہ ہے۔۔۔۔۔ گوریا نے کہا تو فری کی بے اختیار پڑا۔

"چیف اور میں حقیقت پسند ہیں۔۔۔۔۔" فری کی نے بنتے ہوئے کہا۔

بڑی اور خوف کو چیانے کے لئے اچھے الفاظ ہوتے ہیں تم نے۔۔۔۔۔ گوریا نے سکراتے ہوئے کہا تو فری کی بے اختیار مکھلا رہیں پڑا۔

یہ بجائے براہ راست اناذا ہے کیونکہ جائیں کیوں نہ اہم یہ معلوم ہے کہ ہم کار میان سے بہر حال اناذا جائیں گے اور انہوں نے دہان ایہر پورٹ بر پلٹک کر رکھی ہو۔ ان دونوں صورتوں سے پچھنے کے لئے میں نے ہمی سوچا ہے کہ ہم اناذا جانے والی پرواز کی بجائے بارس جانے والی پرواز پر جائیں اور پھر دہان سے بھری اسٹریم کے ذریعے اناذا میں داخل ہوں۔ اس طرح دونوں ممکن صورتوں سے ہمارا مکمل تحفظ ہو جائے گا۔۔۔۔۔ فری کی نے تفصیل سے بت کرتے ہوئے کہا۔

گلڈ فری کی۔۔۔۔۔ تم نے واقعی موجودہ حالات کے مطابق درست سوچا ہے اس لئے تم ایسا کر سکتا ہو لیکن ایک بات اور ذہن میں رکھا کر اناذا ہے کہ تم نے براہ راست بھروسے رابطہ نہیں کرتا اور دیگرے پاس آتا ہے کیوں نہ ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا سکرٹ سروس میں ہیڈ کوارٹر کے گرد پلٹک کر رکھی ہو یا میرے ہیڈ کوارٹر میں ان کے ممبر موجود ہوں اور وہ میں آخری لمحات میں رکاوٹیں کھوئی کر دیں اس لئے اناذا ہے کہ تم نے کار کس پواست کو مرکٹناک بیک کی دھرمیں برائی کے سپیش لاؤ کر میں رکھ دیتا ہے اور اس کے بعد میری بیانش گاہ پر فون کر کے صرف اتحادیاً دیتا ہے کہ مشن مکمل ہو گیا ہے اور میں سمجھ جاؤں گا اور پھر اس لاکر سے کار کس پواست نکلا کر جہاں اپنی حکومت کے ہوا لے کر دیا جائے گا اور پھر ہم سلمان ہو جائیں گے اور ہمارا مشن ہر لمحہ سے مکمل ہو جائے گا۔۔۔۔۔ چیف نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

اس بار تو کمال ہو گیا ہے ہم مشن کا تھاکر کرتے کرتے
خالنوں کے گرد بچتے ہیں اور اس کے باوجود ناکام ہیں۔ صدر
نے کہا تو سب بے اختیار پڑے۔

“اس بار عمران کو سلیم کرنا پڑے گا کہ ہمکمل طور پر مخت
کھا چکا ہے۔..... تحریر نے مت بناتے ہوئے کہا۔

“عمران اب تک ایک بار نہیں بلکہ کئی بار اپنی محنت تسلیم کر
چکا ہے لیکن اس کا فلسفہ ہے کہ بعد وہ جد آغزی کے تک جاری رہی
چلہنے اس نے وہ بہر حال جدو ہد کر رہا ہے۔..... صدر نے کہا۔

“سری نجھ میں نہیں آ رہا کہ جہاں کرے میں بیٹھے بہتے سے
مشن کیے مکمل ہو گا۔..... جویا نے مت بناتے ہوئے کہا۔ جویا،

کمپین ٹھیک، صدر اور تحریر اتنا دا کے دار الحکومت گوام کے ایک
ہوٹل کے کرسے میں موجود تھے۔ صدر، تحریر اور عمران کا درست ان۔۔۔

خصوصی چارڑی پرواز کے دریے گوام بیٹھے تھے اور پھر دہاں میں موجود جو یا
اور کمپین ٹھیک پا دی جو دیکھ اپ کے انہیں نظر آگئے اور قابل ہے کہ
لپٹے ساتھیوں کو وہ باوجود دیکھ اپ کے بھی آسانی سے ہبھان لیتے
تھے اس نے عمران ان دونوں کو لپٹے ساتھ اس ہوٹل میں لے آیا تھا
اور پھر انہیں جہاں چھوڑ کر وہ خود ضروری کام کا کہ کر داپس چلا گیا تھا
اور اب چار گھنٹے گور بچک تھے لیکن اس کی داپس شہوئی تھی اور وہ
بیٹھے انہیں میں باہمیں کر رہے تھے۔

”جہاں ایمپرورٹ پر موجود رہنے سے بھی مشن نہیں ہو سکتا میں
جویا کیوں کہ وہ دونوں نجانے کس دیکھ اپ میں جہاں ہبھیں۔۔۔
صدر نے کہا۔

”بھر بھی مٹھوک افزاد کو چیک تو کیا جا سکتا ہے۔۔۔ سیکرٹ
میجنت لپٹے انداز سے ہی ہبھانے جا سکتے ہیں۔۔۔ جویا نے جواب
لیتے ہوئے کہا۔

”عمران خود بھی نکلا ہے اور دوسروں کو بھی نکلا کر دتا ہے۔۔۔
تحریر نے موقع تھیمت کیتھی تو نہیں۔۔۔

”بھر حال اسے نکلا کہنا تو زیادتی ہے تحریر۔۔۔ وہ ہم سے بہت آگے
کی بات سوچتا ہے۔۔۔ جویا نے عمران کی سائیڈ لیتھے ہوئے کہا۔
”اچھا تو یاد کے کیا سوچا ہو گا اس نے بہت آگے۔۔۔ یاد۔۔۔ تحریر
نے کہا تو جویا بے اختیار پڑی۔۔۔

”کمپین ٹھیک بیٹھتا ہے کیوں کہ میں نے دیکھا ہے کہ کمپین

شہل عران کے دہن کو ہم سب سے زیادہ بہتر سمجھتا ہے۔۔۔ جو یا
نے کہا۔

"ایسی بات نہیں ہے مس جو یا۔ عران صاحب کا دہن ہبت تیر
ہے۔ جو باتیں میں مسلسل غرور و فکر اور تجزیہ کے بعد سچتائیں ہوں ॥
فرو انہیں سوچ ریتا ہے۔۔۔ کیپن ٹھیل نے سکراتے ہوئے
ہواب دیا۔

"پھر بھی تم نے اب عران کی سہاں پلاٹنگ کے بارے میں
غور سوچا ہو گا کہ موجودہ حالات میں وہ کیا کرنا چاہتا ہے یا کیا کر
سکتا ہے۔۔۔ جو یا نے کہا۔

"میرا خیال ہے مس جو یا کہ عران صاحب ڈاسن کے چیف کو
غمیرنے کی فکر میں ہوں گے۔۔۔ کیپن ٹھیل نے کہا تو جو یا
سمیت باتی سب یہی سے اختیار ہوئے۔

"اوہ۔ ورنی ٹھک کیپن ٹھیل۔ تم نے واقعی درست سوچا ہے۔

"آخری حرپ سی رہ جاتا ہے۔۔۔ جو یا نے تھیں آئیں لئے میں کہا اور
باقی ساتھیوں کے مہروں بر بھی تھیں کے نثارات اجر آئے۔

"میں نے نہیں سوچا بلکہ میرا خیال ہے کہ عران صاحب الیسا
سوچیں گے۔۔۔ کیپن ٹھیل نے سکراتے ہوئے کہا تو سب اس
کی بات پر پس پڑے۔

"عران واقعی اسی انداز میں سوچتا ہے۔ اصل میں ہم لوگ صرف
سلی انداز میں مسلطات کو دیکھتے ہیں۔ نہیں ایزیورٹ پر پلٹنگ

کرنے کی بجائے شروع سے ہمیں کام کرنا چاہئے تھا کیونکہ بہر حال
اطلاع تو ڈاسن کے چیف بھی نہیں گی۔ وہاں اس کا کیوں کہا جائے
ہے۔۔۔ جو یا نے کہا۔

"مس جو یا۔ بات سوچنے کی نہیں ہے۔ اصل بات کام کرنے کی
ہے۔ فرض کرو ہم سوچ بھی پہنچے ہیں یعنی اس پر عمل کیسے کرتے۔
عکومتی بھیجنسی کوئی دکان تو نہیں ہے کہ اس کا فون چیک کریا جاتا
یا دکاندار کی نگرانی کر لی جاتی۔ وہ اچھائی نائب سکرٹ سرکاری
بھیجسی ہے۔ اس کی نگرانی اس انداز میں کیسے کی جائیں گے۔ یعنی
عران میں ہمیں وصف ہے کہ وہ ایسا کرنے کا بھی کوئی نہ کوئی طریقہ
سوچ ریتا ہے اور میرا خیال ہے کہ اب بھی وہ اسی تجھکر میں ہو گا۔
پہنچنے کے ٹھیل نے کہا۔

"ہاں۔ جھماری بات درست ہے۔۔۔ وہ لمحنا کوئی نہ کوئی حل کسی
کسی انداز میں نکال لے گا۔۔۔ جو یا نے جواب دیا۔

"یعنی اس سے فائدہ کیا ہو گا۔ اگر ہمیں مسلم ہو بھی جائے کہ
اڑیں پہنچنے اتنا مش نکمل کر کے دابیں آئے گے میں اور کافی
انتہا ہوں تے ڈاسن کے چیف کو دے دیا ہے یا اس کے کہنے پر
ہمیں پہنچا دیا ہے تو پھر کیا ہو گا۔ کیا اس سے ہمارا مشن کامیاب ہو
لے گا۔۔۔ تھر نے منہ بحاثت ہوئے کہا۔

"اس سے یہ تو مسلم ہو جائے گا کہ کہاں کس پوانتہ ڈاسن کے
بھی نہیں گا ہے پھر ڈاسن کے چیف کو پکڑ کر اس سے دابیں

• عمران صاحب۔ ہم اس بارے میں باتیں کر رہے تھے کہ آپ
مشن کی تکمیل کے لئے کیا لامع عمل اختیار کریں گے یا کر رہے
ہیں۔ صدر نے فایپ موٹور بدلنے کے لئے کہا۔

• پھر کیا فیصلہ ہوا۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

• کہپن ٹھیل صاحب نے سچا ہے کہ آپ یقیناً وہ اس کے جیف
کو گھیرتے کا پروگرام بارے ہوں گے تاکہ مجھے ہی اسے اطلاع ملے
کہ انہوں نجیت گوام پہنچنے ہیں آپ ان کو گھیر کر مشن تکمیل کر
لیں۔ صدر نے جواب دیا۔

• کہپن ٹھیل کے ذہن سے مجھے اب واقعی خوف آتے لگا ہے۔
میں نے واقعی سمجھی سوچا ہے اور اس کے علاوہ بظاہر اور کچھ سوچا بھی
نہیں جاسکتا۔ عمران نے جواب دیا۔

• یہن اصل مسئلہ تو اس سوچ پر عمل کرنے کا ہے۔ وہ کہے ہو
گا۔ صدر نے کہا۔

• سہاں گوام میں بھی انسان ہی پہنچتے ہیں فرشتے نہیں پہنچتے۔ اس
لئے اگر کوشش کی جائے تو کام بن جاتا ہے۔ میں نے بھی کوشش تو
کیا ہے اب دیکھو کیا ہوتا ہے۔ عمران نے کہا۔

• میں کوشش کی ہے۔ بھی تو بتاؤ۔ جواب نے کہا۔
• فی الحال کچھ کہا نہیں جاسکتا۔ جب تک کوئی واضح نتیجہ نہ نکل
نے سہاں ایک بھنگی ہے جو اسے کام کرتی ہے۔ میں نے اسے ہمارے
لیا ہے یہن اصل بات یہ ہے کہ جب تک محاذ محاولات انجام نہ نکلے۔

بھی لیا جاسکتا ہے۔ جواب نے کہا۔
• نہیں میں جواب نہیں ہے۔ عمران صاحب اسے

ڈس کے چیف ہمپنچے سے بھٹے ہی ادا نے کی کوشش کریں گے
ورہہ سرکاری بھنگی کے چیف کو گھیر کر اس سے مطلوب کام کرانا
آسانی سے ممکن نہیں ہو سکتا۔ صدر نے کہا اور پھر اس سے بھٹے
کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور عمران اندر داخل ہوا۔

• واد۔ تو مذاکرات جاری ہیں۔ یہن چائے یا کافی کے کچھ مجھے
میرے لفڑ نہیں آرہے۔ سلام دعا کے بعد عمران نے ان کے ساتھ
بھی کرسی پر بیٹھنے ہوئے کہا۔

• چائے لی پی کر اور آپ کا انتفار کر کے ہم تو حکم پہنچ دیں۔
صدر نے سکراتے ہوئے کہا۔

• انتفار کی گھریاں گو طبلہ ہوتی ہیں اور شامِ حضرات تو انتفار
کی ایک گھری کو صدیوں تک پہنچ کر لے جاتے ہیں یہن انتفار میں
بہر حال اپنا ایک لطف ہوتا ہے۔ کیوں جو یہا۔ عمران نے
سکراتے ہوئے کہا۔

• مجھے کیا معلوم۔ مجھے تو چہار انتفار د تھا۔ جواب نے من
بناتے ہوئے کہا۔

• گذ۔ اس کا مطلب ہے کہ انتفار تھا۔ وہی گذ۔ عقلمند کہتے ہیں
خاتون کی شہ کو ہاں کھا جائے اور سیاست دانوں کی ہاں کو نہ۔
ومران نے سکراتے ہوئے کہا اور سب کے اختیار پڑے۔

میں چاہیں اس وقت تک کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ میران نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھی اس نے رسید اخادر ہوشی کے دوم سروں والوں کو کافی بھیجنے کا ارادہ دے دیا۔

میران صاحب تصور کا کہنا ہے کہ اس پار آپ مکمل اور واضح طور پر ٹھست کھا چکے ہیں۔ صدر نے سکراتے ہوئے اور قدرے شرارت بھرے لمحے میں کہا۔

تھوڑے درست کہہ رہا ہے۔ سر ابھی یعنی خیال ہے۔ مجھے ان کی

کارروائی سے بھلے اطلاع مل گئی تھی کہ وہ یہ کارروائی کرنے کے لئے پاکیشیاں بھی چکے ہیں لیکن ہم انہیں نہیں کر سکے۔ بھراہیوں نے

کارروائی بھی مکمل کر لی اور ہم ان کا کچھ نہیں پہاڑ سکتے۔ بھر ہم ان کے بھیچے دوڑتے ہیاں ان کے گرد بھیچنے لگے ہیں لیکن ابھی عکس

ان کے پارے میں ہمارے پاس کوئی معلومات نہیں ہیں۔ اس پار دھاکر رسید اخادر ہے اور مجھے اس کا اعتراف ہے

کہ اتنا دین بعدت ہم سے زیادہ تیز اور قیمت ثابت ہوئے ہیں۔

میران نے ہر سے کھلے دل سے اعتراف کرتے ہوئے کہا اور بھر اس میں کہا۔

بیکا سری بول بہا ہوں سری بیکل۔ دوسری طرف سے ایک

اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو دیزڑاں دھداش اور سنائی دی تو میران نے لاڈڑکا ہٹن پر میں کر دیا۔

میں سری بیکا سری۔ کیا پورت ہے۔ میران نے کہا۔

ایک فون کال نہیں ہوتی ہے۔ اگر آپ سننا چاہیں تو میں اس لیپ سنو اسٹا ہوں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

۰ میران صاحب اصل بات یہ ہے کہ وہ کارکس پوانت بردار راست ڈاں کے ہیئت کو اڑ ہو چکا ہائے گا یا نہیں۔ کیپن ٹھیک نہ کہا۔

۱ دونوں پاتیں مکن ہو سکتی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اسے کسی دوسرے لگے کو ہمچکا دیا جائے اور ہو سکتا ہے کہ یہ ہیئت کو اڑ ہو چکا ہائے گا۔ میران نے کہا۔

۲ اگر آہ کسی بیداری تک ہمچکا دیا گی تو تم۔ صدر نے کہا۔

۳ بھر اس بیداری کو نہیں کر کے اسے جہا کرنا پڑے گا۔ میران نے سادہ سے لمحے میں جواب دیا اور سب نے اٹھات میں سرہلا بھیچے دوڑتے ہیاں ان کے گرد بھیچنے لگے ہیں لیکن ابھی عکس

ان کے پارے میں ہمارے پاس کوئی معلومات نہیں ہیں۔ اس پار دھاکر رسید اخادر ہے اور مجھے اس کا اعتراف ہے

کہ اتنا دین بعدت ہم سے زیادہ تیز اور قیمت ثابت ہوئے ہیں۔

میران نے ہر سے کھلے دل سے اعتراف کرتے ہوئے کہا اور بھر اس میں کہا۔

بیکا سری بول بہا ہوں سری بیکل۔ دوسری طرف سے ایک

اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو دیزڑاں

دھلیتا ہوا اندر واصل ہوا۔ دیزڑا پر کافی کے برسن موجود تھے۔ اس نے

برسن میز بر کھے اور دیزڑا ایک طرف کر کے واپس چلا گیا۔ ہیلانے

۴ ایک فون کال نہیں ہوتی ہے۔ اگر آپ سننا چاہیں تو میں اس لیپ سنو اسٹا ہوں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

شانگ میں موجود ہے اور اس بارج کی سپیشل آفیئر میں روزی کے ذریعے اسے آپست کیا جاتا ہے۔ میں روزی کے ساتھ کوئی مخصوص کوڈ نہ ہے جو اس طرح کام ہوتا ہے۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”میں روزی کے بارے میں کیا کوافٹ ہیں۔ وہ کہاں رہتی ہے اور کس پوزیشن میں رہتی ہے۔“ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے تفصیل بتادی گئی۔ ”اوے۔ بے حد شکری۔ اب بھی آپ نے کام جاری رکھتا ہے۔ معاوضہ آپ کو ملتا رہے گا۔“ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے اوکے کہہ کر ریور رکھ دیا گی تو عمران نے بھی ریور رکھ دیا۔

”زندگی لگا عمران۔ تم نے واقعی کام کیا ہے۔“ ڈاں کے جیف کا فون نیپ کرنا واقعی تا ممکن تھا۔ لیکن ان لوگوں نے اسے بھی ممکن بتا دیا ہے۔ جو یا نے کہا۔

”موجودہ سائنسی دور میں سائنس کے ذریعے حفاظتی اقدامات کو تاثریں تعمیر کھا جاتا ہے حالانکہ سائنسی انتظامات کو سائنسی الات کے ذریعے زیادہ آسانی سے کوئی جا سکتا ہے۔ اب دیکھو ڈاں جیف کا فون ایک مخصوص موافقی سیارے سے لک کیا گیا ہے اکر عمران نے کہا۔“

”کیوں نہیں۔ بلکہ میں نے معلوم کرایا ہے۔“ سپیشل اکر میں موجود مشیری کو اگر مخصوص الات سے جنک کیا جائے تو وہاں ڈاں اینڈ ڈاں کمپنی لیمنٹ کے نام سے مرکٹنگ بیک کی دیکھنے سے کال نیپ کی جاسکتی ہے۔ اس طرح جیف صاحب کو زندگی بھر

”ضرور ستوائیں۔“..... عمران نے کہا تو پہنچ گھوں کی خاصیت کے بعد بھی سی گلک کی آواز ابھری اور اس کے ساتھ ہی ایک مرداد آواز سنائی دی۔

”زیر کی بول رہا ہوں چیف۔ کارستان سے۔“..... ایک مرداد آواز سنائی دی۔

”کیا پوزیشن ہے جہادی۔“..... ایک دوسری بھاری آواز سنائی دی اور پھر رکی نے لفظیں سے بات شروع کر دی۔ عمران اور اس کے ساتھی خاصیت میپ سنتے رہے۔ جب میپ ختم ہو گئی تو ایک بار پھر گلک کی آواز سنائی دی۔

”ہمیں مسٹر ہیکسٹر۔ کیا آپ لائیں پڑیں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”یہ مسٹر ہیکسٹر۔ آپ نے واقعی کام کیا ہے۔ آپ کو دو ڈاں معاوضہ ملے گا۔“..... عمران نے کہا۔

”اوے۔ بے حد شکری جواب۔ آپ واقعی قدر خداں ہیں۔“ ہیکسٹر نے اہمیت سرت بھرے لیچے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مسٹر ہیکسٹر۔ کیا آپ اس سپیشل اکر کے بارے میں معلومات مہیا کر سکتے ہیں۔“ اس کا معاوضہ آپ کو الگ ملے گا۔

”اسے کسی طرح بھی نیپ نہ کیا جاسکے بین اس موافقی سیارے میں موجود مشیری کو اگر مخصوص الات سے جنک کیا جائے تو وہاں ڈاں اینڈ ڈاں کمپنی لیمنٹ کے نام سے مرکٹنگ بیک کی دیکھنے سے کال نیپ کی جاسکتی ہے۔ اس طرح جیف صاحب کو زندگی بھر

معلوم نہیں ہو سکتا کہ اس کی کال میپ کرنی گئی ہے۔ سبھی کام بھاں ہو رہا ہے۔ یہ پھکسر اس کمپنی کا انجمنیر ہے جو اس موصلاتی سیارے کی مشینی کو کمزور کرتی ہے۔ اس طرح اس نے آسانی سے خون میپ کر دیا ہے۔ عمران نے کہا تو سب نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

• تو آپ نے اس طرح گھر اپنے ڈاں کے چیف کو۔ حیرت ہے کہ آپ کا ذہن کیسے اتنی باریکوں میں بٹھ جاتا ہے۔ میں سچتا رہتا کہ آپ ڈاں کے ہندو کوارٹر میں کسی آدمی کو گھیریں گے۔ کیونکہ شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

www.BooksPK.com

• وہ سرکاری بھنسی ہے وہاں تو پرندہ بھی پر نہیں بار سکتا۔

عمران نے کہا۔

• اب کیا کرنا ہے۔ جو بیان نے کہا۔
• کرنا کی ہے مشن کمپل کرنا ہے لیکن یہیں بہر حال ہر علاقوں سے محتاط رہنا ہو گا کیونکہ یہ لوگ کسی بھی وقت اپنالائخ عمل تبدیل کر سکتے ہیں اور ایسا نہ ہو کہ ہم مس روزی کو ہی جیک کرتے رہیں اور وہ لوگ کوئی اور کھیل شروع کر دیں۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

• تو پھر آپ نے کیا پلان بنایا ہے۔ صدر نے کہا۔

• فی الحال تو مس روزی کی تگرانی کرنی ہے۔ اس کے بعد جسی صورت حال ہو گی ویسے ہی کرایا جائے گا۔ بہر حال یہ بات ذہن میں

دیکھی چاہئے کہ ہمارا اصل نادگد کارکس پوائنٹ کا حصول ہے اس لئے ہمیں تمام ترجیح اس پوائنٹ پر ہی دیکھی چاہئے۔ اب بھاں سے جا کر ہم پیشل مارکیٹ سے زردو قایم ٹرا نسیز غریدہ میں گئے پھر کسی جگہ بیٹھ کر باقاعدہ پلاتانگ بننا کر کام کیا جائے گا۔ لیکن ابھی نہیں کیوںکہ ابھی تو وہ لوگ کار میان میں ہیں۔ اہمیں کار میان سے بارس نہیں اپنچھنے اور پھر بھری اسٹریٹ کے دریچے اتنا ڈیکھنے میں خاصاً وقت لگے گا اور اس کے ساتھ ساتھ ہم نے بھی آخری لمحے تک کال کا انتظار کرنا ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ آخری لمحات میں لاٹھ عمل تبدیل کر دیا جائے۔ عمران نے سنجیوں لمحے میں کہا تو سب نے سنجیوں سے انبات میں سر ٹا دیتے۔

فری اور گوریا گوام تھی کہ بندراگاہ سے بیکسی میں بیٹھ کر مضافات میں واقع ایک مکان پر بیٹھ گئے۔ یہ مکان ڈاس کا ایک پواستھ تھا اور اس کا تعلق فری سیکشن سے تھا۔ بیکسی کو واپس بیٹھ کر فری آگے بڑھا اور اس نے کال بیل کا بن پرس کر دیا۔ جلد لمحوں بعد چھوٹا پچھائیک سکلا اور ایک نوجوان باہر آگیا۔
”می صاحب۔۔۔ اس نے حیرت بھرے انداز میں فری اور گوریا کو دیکھتے ہوئے کہا۔
”میں فری ہوں جوئی اور یہ گوریا ہے۔۔۔ فری نے اپنے اصل لیچ اور آواز میں کہا تو نوجوان بے اختیار اچل یڑا کیوں نکل فری اور گوریا دو نوں یورپی سیک اپ میں تھے اور ان کے سیک اپ اس قدر مکمل تھے کہ جوئی کسی طرح بھی انہیں نہ بچان سکا۔
”اوہ۔۔۔ باس آپ۔۔۔ آئیے۔۔۔ جوئی نے سکراتے ہوئے کہا اور

ایک طرف ہٹ گیا۔
”آؤ گوریا۔۔۔ فری نے کہا اور پھر وہ اندر داخل ہو گیا۔ گوریا بھی سر بلاتی ہوئی اس کے پیچے اندر داخل ہوئی تھوئی نے اندر داخل ہو کر پچھائیک پہن کر دیا۔

”آؤ ہٹلے سیک اپ صاف کر لیں۔ پھر جیف سے بات کریں گے۔۔۔ فری نے کہا تو گوریا نے اشبات میں سر بلادیا۔ تموزی در بحدود دونوں اپنے اصل وجہوں میں مشکل روم میں موجود تھے۔ جوئی نے انہیں ان کی پسندیدہ شراب لا کر دے دی تھی۔

”میرا خیال ہے کہ اب میں جاؤں۔۔۔ اب کام تو کوئی باقی نہیں رہا۔۔۔ گوریا نے شراب کا گھونٹ پیتا ہوئے کہا۔۔۔
”ابھی کہاں کام ختم ہوا ہے۔۔۔ ابھی تو کار کس پواستھ جیف تھا نہیں ہچنانچہ اس نے ابھی تم نے ساختہ رہتا ہے۔۔۔ فری نے سکراتے ہوئے کہا۔

”اب کیا باقی رہ گیا ہے۔۔۔ ہم صحیح سلامت پا کیشیا سے مش مکمل کر کے جہاں بیٹھ گئے ہیں۔۔۔ اب تو صرف اسے ہنچانا ہی ہے۔۔۔ یہ کام تو چہارا جوئی بھی کر سکتا ہے۔۔۔ گوریا نے کہا تو فری کے اختیار نہیں پڑا۔۔۔ اس نے کوئی بواب دینے کی بجائے رسیر اتحادیا اور تیزی سے نہیں پرس کرنے شروع کر دیئے۔۔۔ گوریا خاموش یعنی شراب کے گھونٹ لیتی رہی۔۔۔ فری نے آخر میں لاڈڑ کا بنن بھی پرس کر دیا۔ دوسرا طرف سے گھنٹی بیٹھ کی آواز سنائی دیتی رہی اور پھر رسیر اتحادیا ادا۔۔۔ باس آپ۔۔۔ آئیے۔۔۔

ان کی واپسی تین روز بعد ہوئی ہے اس کے بعد انہیں یہ بیٹھ کیا جائے گا اور وہ اسے کسی یہادڑی کے سپرد کریں گے اس نے اس کی خلافت اسی طرح ہو سکتی ہے کہ اسے پیشل لا کر میں رکھ دیا جائے۔ میں نے روزی کو خصوصی ہدایات دے دی ہیں لیکن تم نے کہا ہے کہ تم نے میک اپ بھی صاف کر دیتے ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ تم میک اپ میں روزی سے ملو اور خصوصی کوڈ استعمال کر کے کام کر دے۔ جب تک کارکس پوانت لا کر میں یہ بیٹھ جائے ہمیں ہر لمحہ سے محاذ رہتا ہو گا اور یہ بھی سن لو کہ تم نے کارکس پوانت روزی کے حوالے نہیں کرتا بلکہ اس کے ساتھ جا کر اپنے سامنے اسے لا کر میں رکھتا ہے۔ اس کے بعد تم دونوں فارغ ہو جاؤ گے۔

www.babuji.com.pk

چیف نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔
”میں باس۔ دیکھی گوریا اس مشن میں بے حد بور ہوئی ہے کیونکہ اس مشن میں کسی بگد بھی پاکیشاں سکلت سروس سے نکراو نہیں ہوا اور گوریا کو اپنی صلاحیتیں ظاہر کرنے کا موقع ہی نہیں ملا۔“ ذری کی نے کہا تو دوسرا طرف سے چیف کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

”گوریا کو رسیدور دو۔“ چیف نے کہا تو ذری کی نے سکراتے ہوئے رسیدور گوریا کو دے دیا۔

”میں چیف۔ میں گوریا بول رہی ہوں۔“ گوریا نے کہا۔

”یہ ذری کی کا کہہ رہا ہے کہ تم بور ہوئی ہو حالانکہ میرا خیال ہے

یا۔

”لیں۔“

چیف کی خصوصی آواز سنائی دی۔

”ذری کی بول رہا ہوں چیف۔“ ذری کی نے اس بارہ پتہ اصل لمحے اور نام سے بات کرتے ہوئے کہا کیونکہ اب گوام میں اسے کال چیک ہونے کا کوئی خطرہ نہ رہا تھا اور اسے دیکھیں بھی معلوم تھا کہ ہیئت کو اورڑ کے فون کا خصوصی سُسٹم ہے اس نے وہاں سے تو دیکھی کال چیک نہیں ہو سکتی۔

”اوہ۔“ کہاں سے بول رہے ہو۔ چیف نے جو ٹک کر پوچھا۔

”گوام سے چیف۔“ میں اور گوریا بھی گوام بیٹھنے ہیں اور پھر ساحل سمندر سے سیدھے اپنے سیکش کے پیشل پوانت پر آئے ہیں اور ہبھاں ہم نے میک اپ ختم کئے اور اب میں آپ کو کال کر رہا ہوں۔“

”ذری کی نے جو اب دیا۔“ چیف نے پوچھا۔

”نو پاس۔ آل ازاوکے۔“ ذری کی نے جو اب دیا۔

”کارکس پوانت کی کیا پوزیشن ہے۔“ چیف نے پوچھا۔

”وہ میرے پاس محفوظ ہے چیف۔“ میں نے اس نے کال کیا ہے کہ کیا آپ کے سابقہ احکامات کے مطابق کام کرنا ہے یا کوئی بیالاخ مل اخیار کرنا ہے۔“ ذری کی نے کہا۔

”نہیں۔ اسے تم نے پیشل لا کر میں رکھوانا ہے۔ یہ وہاں محفوظ رہے گا۔“ دیکھی ڈیفنس سیکریٹری ساچب غیر ملکی دورے پر ہیں۔

اور عمران نے کہا۔
 "محبک ہے۔ ایسا ہی ہو گا۔ اور صدر نے کہا۔
 "خیال رکھنا انہیں کسی طرح بھی معمول سا لٹک نہیں پڑتا
 گئے ہیں۔ اور جو یا نے کہا۔
 "کیا تم روزی کی سیکریتی ہونے کے ناطے لا کر روم میں جاسکتی
 ہو۔ اور عمران نے کہا۔
 "آپ بے گل رہیں۔ اور دوسری طرف سے کہا گیا اور
 عمران نے اور اینڈ کال کہہ کر ٹرانسیز آف کیا اور سامنے میں رکھ
 دیا۔ وہ ہوتل کے اس کمرے میں اکیلا موجود تھا۔ صدر اور کپٹن
 ٹھیک کو اس نے جملے بیک کی پریو فن ٹگرانی کے لئے بھیجا تھا یہیں
 اب انہیں کال کر کے اس نے انہیں کوئی کمی کی ٹگرانی پر نکادیا تھا جبکہ
 جو یا اور تھوڑی روزی کی ٹگرانی پر مامور تھے۔ وہ خود اس وقت تک باہر
 نہیں آتا جاتا تھا جب تک کہ کار کس پوانت لا کر تک نہیں جاتا۔
 کیونکہ اس کے نقطہ نظر سے یہ وقت مشن کا فیصلہ کن وقت تھا اور
 نہیں جاہست تھا کہ معمولی سے کسی مسئلے کی وجہ سے محاطات اس کے
 پانچ سے تکل جائیں۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد زیر و فایو ٹرانسیز یہ
 کال آنا شروع ہو گئی تو اس نے ٹرانسیز اٹھایا اور اسے آن کر دیا۔
 ایک ہیلے۔ گرسی کا نگاہ۔ اور جو یا کی آواز سنائی دی۔
 "یہ۔ سائیکل بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے۔ اور عمران
 نے بدلتے ہوئے لمحے میں کہا۔ گو اسے معلوم تھا کہ زیر و فایو
 ٹرانسیز کی کال ہجیک نہیں، ہو سکتی یہیں پر بھی وہ محظاہ رہنا چاہتا
 تھا۔

"وہ دونوں روزی کے پاس تھوڑی درجھٹے رکھتے ہیں۔ انہوں نے
 خصوصی کوڈ دیہ رہا اور اپ وہ روزی کے ساتھ پہنچ لا کر روم میں
 چلے گئے ہیں۔ اور جو یا نے کہا۔

"کیا تم روزی کی سیکریتی ہونے کے ناطے لا کر روم میں جاسکتی
 ہو۔ اور عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں جملے بھی دو مرتبہ اس کے ساتھ دوسرے لوگوں کی
 اشیا۔ لے آگئی ہوں لیکن اس بادر روزی نے مجھے خصوصی طور پر بھاں
 رکھنے کا کہا ہے۔ اور جو یا نے کہا۔

"لا کر کے خلافی نمبر کی لست جہاری تھوڑی میں ہے یا روزی
 کی ذاتی تھوڑی میں ہے۔ اور عمران نے کہا۔

"میں نے چیک کیا ہے۔ وہ روزی کی ذاتی تھوڑی میں ہے۔
 اور جو یا نے ہواب دیا۔

"تو تم اس موقع سے فائدہ اٹھا کر روزی کے آفس سے وہ لست
 نکال کر اس میں پہنچ لا کر رواں صفحہ چیک کر کے اس میں ڈائس
 کے نام والے لا کر کے آگے جو نمبر ہوں وہ ذہن نشین کر لو۔ اس
 کے بعد جب روزی واپس آجائے اور وہ دونوں ملٹے جائیں تو تم تھوڑ
 سیست لا کر روم میں جاتا اور ان ہندسوں کو اس کر لا کر کھوں کر
 نکال کر روم میں جاتا اور اسے معلوم تھا کہ زیر و فایو
 نمبر لیٹے کر دیا اور پھر تھوڑی سیست سیدھے پا کیشیاں سفارت خانے
 پہنچ جانا۔ وہاں سینکڑ سیکریتی بھارت جعفری 3 موجود ہوں گے۔ تم

اس فترے کو تم کسی بھی طرح استعمال کر سکتے ہو۔ اس کے بعد روزی جہارے ساتھ جا کر لا کر کھلے گی اور پھر تم نے خود اس لا کر میں کار کس پواست رکھتا ہے۔ روزی جب لا کر لا کر دے تو تم نے روزی کو باہر بھیج کر اس لا کر کے بند ہونے اور کھلنے والے ہندسوں کو اللادھا ہے۔ میری بات بھوگئے ہو۔۔۔ چیف نے کہا۔

”میں چیف۔ آپ کا مطلب ہے کہ روزی بھی بعد میں اسے خود دے کھول سکے۔۔۔ فری کی نے کہا۔

”ہاں۔۔۔ مجھے جب کار کس پواست کی ضرورت ہو گی تو میں جہیں بھیج دوں گا۔۔۔ روزی کو بہر حال اس نے سمت آپ سے بے خبر رہنا چاہئے۔۔۔ چیف نے کہا۔

”ٹھیک ہے چیف۔۔۔ فری کی نے کہا۔

”لا کر بند کر کے تم نے اسی پواست پر واپس ہمچنانہ ہے اور پھر مجھے اطلاع دینی ہے۔۔۔ چیف نے کہا۔

”میں چیف۔۔۔ حکم کی تعمیل ہو گی۔۔۔ فری کی نے کہا اور دوسری طرف سے اوکے کے الفاظ سن کر اس نے رسیدور کھو دیا۔

کہ یہ مشن تم دنوں کا سب سے ناپ مشن کہلاتے گا۔ پاکیشیا سے اس طرح کار کس پواست لے آتا کہ پاکیشیا سکرت سروس بس بھائی دوڑتی رہ جاتے اس قدر تحریت انگریز ہے کہ خاید دیبا کی دوسری ہمچیاں اس پر یقین ہی نہ کریں اور پھر مجھے اطلاع مل چکی ہے کہ تم نے پاکیشیا کے مارگ ایزور ورٹ پر بے دریغ قتل و غارت کی ہے۔ اس طرح تو تم نے ہہتن کار کر دی اور سلامیتوں کا مظاہرہ کیا ہے۔۔۔ چیف نے کہا۔

”تمہنگ یو چیف۔۔۔ آپ واقعی درست کہ رہے ہیں۔۔۔ میں اصل میں سارا احاطہ یک طرف رہا ہے۔۔۔ اصل لطف تو اس وقت آتا ہے جب نکراوے کے بعد مشن مکمل کیا جائے۔۔۔ گوریانے جواب دیا۔۔۔ کسی اور مشن میں ویسا بھی ہو جائے گا۔۔۔ چیف نے کہا۔

”میں چیف۔۔۔ گوریانے کہا۔

”رسیدور فری کی کو دو۔۔۔ چیف نے کہا تو گوریانے رسیدور فری کی طرف بڑھا دیا۔۔۔ اس کے چہرے پر اب صرت کے تاثرات نہیاں تھے کیونکہ چیف نے اس کی تعریف کی تھی۔۔۔

”میں چیف۔۔۔ فری کی نے کہا۔

”میں نے خصوصی حالات کی بنابر روزی کے ساتھ خصوصی کوڈ ٹلے کئے ہیں تاکہ کسی قسم کے ٹلک و شہب کا شاہراہ ہی نہ رہے۔۔۔ تم نے روزی سے مل کر اسے کہنا ہے کہ یہیک مسلم نے فلاذیں یا میں ہے حد جاہی چاہو ہے۔۔۔ خیال رکھنا عرف بخوبی الفاظ کہنے ہیں۔۔۔

"اوہ۔ ویری گز۔ تم نے واقعی احتیاطی مختمندی سے کام کیا ہے۔
و سب سے ہرگز انعام ہے۔ اور..... عمران نے تحسین آئیجھے
کیا۔

"بس انفاق تھا کہ اس کی سیکرٹری سیری قدوامات کی تھی اور
بائی گارڈ کا قدوامات سور سے ملتا تھا۔ اور..... جو یا نے جواب
دیا۔

"اوے۔ اب میری بات سنو۔ فری کی اور گوریا دونوں بھائیوں
کے بیٹے اپنے بھائیوں نے اپنے ایک خصوصی پوانت سے ڈائیں کے چیف
کال کیا ہے اور چیف نے انہیں تھی ہدایات دی ہیں جن کے
طبق فری کی اور گوریا میک اپ میں روزی کے پاس بیکھیں گے اور
میں سے خصوصی کوڈ کے طور پر ایک خصوصی فقرہ کہیں گے۔ فقرہ
اُس ہے کہ بلیک سلام نے قلائلیغیا میں بے حد تباہی چادی ہے۔

میں فقرے کے بعد روزی ان کے ساتھ بیٹھ لا کر روم میں بیٹھنے کی
ور پر لا کر کھوئے گی تو فری کی کارکس پوانت اس میں رکھے گا۔
روزی بیٹھ لا کر بند کر دے گی اور باہر چل جائے گی تو فری کی
بیٹھ لا کر کے ہد سے اٹ دے گا۔ اس کے بعد فری کی اور گوریا
میں تین گھنٹے رہتے ہیں۔ اور..... جو یا نے جواب دیا۔

"تو پھر بھیں کارکس پوانت ان سے جعلی ہی لے لینا چاہئے۔
اور..... جو یا نے کہا۔

عمران نے رسیور کھا اور پھر جیب سے نر فائیو نیشنل سیز کال کر
اس نے اس پر فریکننسی ایڈ جسٹ کی اور رسیور کا بن آن کر دیا۔
"ہیلے ہیلے۔ مایکل کانگ۔ اور..... عمران نے تیز تیر لجھے میں
کہا۔

"اگر سی ایٹننگ یو۔ اور..... بعد ٹھوں بعد دوسرا طرف سے
جو یا کی آواز سنائی دی۔

"روزی کی کیا بوڑیش ہے۔..... عمران نے کہا۔
"وہ اپنے آفس میں کام کر رہی ہے اور ابھی اس کی جھٹی ہونے

"اُس کی ٹگرانی کی کیا بوڑیش ہے۔ اور..... عمران نے کہا۔

"میں نے روزی کی سیکرٹری کی بگ لے لی ہے اور سور بھیشت
بائی گارڈ بھائی موجود ہے۔ اور..... جو یا نے جواب دیا۔

- نہیں۔ تم نے کسی کام میں کوئی مداخلت نہیں کرنی۔ روزی جس طرح کرتی ہے اسے کرنے دو۔ جب یہ لوگ واپس ملے جائیں تو تم نے مجھے زر و فائس پر افسیر اطلاع دینی ہے۔ پھر میں جسی مزید بدایات دوں گا۔ اور..... عمران نے کہا۔

- تم کہاں موجود ہو۔ کیا تم ہمارے نہیں آؤ گے۔ اور..... جو یہ نے حیرت بھرے مجھے میں کہا۔

- نہیں۔ میں فی الحال سلسے نہیں آنا چاہتا کیونکہ مجھے یہ اطلاع بھی دی گئی ہے کہ ڈاس کو میرا قدوتامت بتا کر احکامات دیتے گئے ہیں کہ مجھے ہمارے گواہ میں تماش کیا جائے اس لئے جب تک کار کس پوانت پاٹھ نہیں آ جاتا میں سلسے نہیں آؤں گا ورنہ کار کس پوانت کے سلسلے میں وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ اس بیکٹ لا کر کے گرد بودی فوج کا پیرہ بھی لگایا جاسکتا ہے۔ اور..... عمران نے کہا۔

- تھیک ہے۔ میں اطلاع کر دوں گی۔ اور..... جو یہ نے کہا۔

- خیال رکھنا جسم کام کرتے چیک نہ کر لیا جائے۔ اور..... عمران نے کہا۔

- نہیں۔ میں اس وقت بھی واش روم میں کال اٹڑ کر رہی ہوں۔ اور..... جو یہ نے کہا۔

- اوکے۔ خام کام اہتمامی احتیاط سے کرنا ہے اور حیر کو بھی کمزول میں رکھا ہے۔ یہ وقت ہمارے لئے اہتمامی اہم ہے۔ اور.....

- عمران نے کہا۔

- میں سمجھتی ہوں۔ اور..... جو یہ نے کہا تو عمران نے اور لیٹ آں کہ کر ٹرانسپرٹ اف کر دیا اور پھر اس نے ایک بار پھر فریکنی ایڈجسٹ کی اور ہم آن کر دیا۔

- ہمیں ایڈجسٹ مائیکل کا لنگ۔ اور..... عمران نے کہا۔

- میں۔ مارٹل ایڈجسٹ یو۔ اور..... چند لمحوں بعد صدر کی اواز سنائی دی۔

- مارٹل تم اپنے ساتھیوں سمیت ناروں کا ہوتی کی کوئی نہیں اٹھائیں اے بلاک پر رکھنے جاؤ۔ یہ ذریکی کا خصوصی پروپریٹیتھے اور ازدیکی نے ہمارے لئے چیف کو کال کیا ہے۔ اس کال کا منٹی یہ کوئی نہیں ہے اور اس کے چیف نے اسے حکم دیا ہے کہ وہ کار کس پوانت پاٹھ فاکر میں رکھنے کے بعد انہیں اس پوانت پر واپس آکر کال ازیں۔ ہمارے ہیں بیکٹ میں خام اور۔۔۔ نہیں ہیں۔ ہم ہمارے کار کس پوانت حاصل کر لیتے کے بعد ان دونوں سے نہیں گئے کیونکہ انہوں نے پاکیشیاں میں ہے پناہ قتل و غارت کا مظاہرہ کیا ہے جس کی سزا انہیں دینا ضروری ہے۔ اور..... عمران نے کہا۔

- کیا میں اس کی واپسی پر کوئی نہیں کے اندر جاؤ یا کوئی اور حکم ہے۔ اور..... صدر نے کہا۔

- تم نے اس وقت بھک کوئی حرکت نہیں کرنی۔ جب تک یہ دونوں واپس دہکنی جائیں۔ اس کے بعد تم نے کوئی نہیں کے اندر ہے۔ ہوش کر دینے والی لکیں فائز کرنی ہے اور پھر مجھے اطلاع دینی ہے۔

"ہیلو ایلو۔ مارٹل کانگ۔ اور۔ دوسری طرف سے صدر کی آواز سنائی دی۔
 میں۔ مائیکل ایٹلنگ یو۔ اور۔ عمران نے کہا۔
 "وہ دونوں کار میں واپس آئے ہیں۔ ایک مقامی مرد اور ایک مقامی عورت۔ میں نے جھٹلے جینگ کی تھی۔ کوئی کے اندر ایک نوجوان موجود تھا اس نے میں نے اندر بے ہوش کر دیتے والی کس قاتر کی تھی۔ اب کیا کرتا ہے۔ اور۔ صدر نے کہا۔
 "انہیں واپس آئے کہنی رہ ہوتی ہے۔ اور۔ عمران نے کہا۔
 "ابھی دو تین منٹ ہوئے ہیں۔ اور۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔
 "وہ منٹ انتظار کرنے کے بعد اندر بے ہوش کر دیتے والی گیس فائر کر دیا تاکہ اس دران وہ اپنے چیف کو مشن مکمل کرنے کی اطلاع دے دیں اور وہ مطمئن ہو جائے۔ اس کے بعد تم دونوں نے اندر جا کر خیال رکھتا ہے کہ سرے دیا پہنچنے تک انہیں ہوش شد آئے۔ میں آئے سے جھٹلے جمیں اطلاع کر دیں گا۔ اور ایڈنzel۔
 "مران نے کہا اور ٹرانسیور اف کر کے اس نے اسے واپس بیزبرد کر دیا۔ اس کے پھرے پر قلعہ پر ٹھانی کے تاثرات موجود تھے کیونکہ اسے لپتے ساتھیوں کی صلاحیتوں کا بخوبی علم تھا۔ پھر تقریباً نیڑھ گھنٹے بعد ٹرانسیور سے نوں کی آواز سنائی دی تو عمران نے ٹرانسیور اٹھا کر اسے آن کر دیا۔

میں۔ مائیکل بول رہا ہوں۔ عمران نے بدلتے ہوئے لمحے

نے انہیں اپنا اصل نام اور پاکیشیا سکرٹ سروس کے بارے میں بتانا ہے۔ وہ اس کار کس پوائنٹ کو سفارتی بیگ میں ڈال کر پاکیشیا بھجوادیں گے۔ جب یہ بیگ میں ڈال دیا جائے اور بیگ لے کر سیکڑا بیکڑی ایئر پورٹ میلے جائیں تو تم نے مجھے کال کرتا ہے۔ بھر میں سیکڑا بیکڑی گا کہ تم نے کیاں پہنچا ہے۔ اور۔ عمران نے کہا۔
 "اور اگر محاذات اس طرح پیش کیں جس طرح تم نے بتایا ہے میرا مطلب ہے کہ کار کس پوائنٹ حاصل کرنے کے لئے میں تو پھر۔ اور۔ جو یا نے کہا۔
 "تو پھر محاذات کو تم نے خود سنبھالتا ہے۔ میرا مقصود صرف اتنا ہے کہ جب تک کار کس پوائنٹ اتنا ڈسے باہر نہ کل جائے اس وقت تک ڈسن کو اس کی اطلاع نہ مل سکے ورنہ وہ لوگ کسی سورت کار کس پوائنٹ کو باہر نہ جانے دیں گے۔ اور۔ عمران نے کہا۔
 "ٹھیک ہے۔ میں بھی گئی ہوں۔ تم بے ٹکر رہو۔ کام ہو جائے گا۔ اور ایڈنzel۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابط ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسیور اف کر کے اسے دوبارہ بیزبرد رکھ دیا۔ اس کے پھرے پر قلعہ پر ٹھانی کے تاثرات موجود تھے کیونکہ اسے لپتے ساتھیوں کی صلاحیتوں کا بخوبی علم تھا۔ پھر تقریباً نیڑھ گھنٹے بعد ٹرانسیور سے نوں کی آواز سنائی دی تو عمران نے ٹرانسیور اٹھا کر اسے آن کر دیا۔

میں کہا۔

"بیکا سڑ بول رہا ہوں مسٹر مائیکل۔ شرکی کی طرف سے چیف کو اطلاع دی گئی ہے کہ مشن مکمل ہو گیا ہے جس کے بعد چینیت نے ذرکی کو اس کی خدمات پر غریج چھین ادا کیا ہے اور انہیں اجازت دے دی ہے کہ وہ اب فارغ ہیں۔ اس کے بعد چیف نے کسی روزی کو کال کیا ہے اور اس سے مشن کے پارے میں پوچھا تو روزی نے اسے جواب دیا تو عمران کے پھرے پر لیکٹ گھرے اطمینان کے تاثرات اخراج آئے۔

"تجھیں کارکس پوانت حاصل کرنے میں کوئی پرابام تو میش نہیں آتی۔ اور..... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ روزی کے دامن آنے کے بعد میں نے چینیت کی خرابی کا بہانہ بنایا کہ اس سے بقیہ وقت کی چھپنی لی اور پھر میں پہنچن لا کر روم میں پہنچ گئی۔ نہر میں پہنچنے والے میں دیکھ چکی تھی۔ جو نک روزی کی سلکر نری بہان آتی باتی رہتی تھی اس نے کسی نے مجھ سے کچھ نہیں پوچھا۔ میں نے ہند سے الٹے گھما کر لا کر کھوا تو کارکس پوانت ایک خالی رنگ کے بڑے لفافے میں موجود تھا اور اس لا کر میں صرف میں ایک لفاف تھا۔ میں نے یہ لفاف تکال کر بیگ میں رکھا اور پھر لا کر کو دیکھی ہی بند کر کے ہندوں کو اتنا گھما کر بھٹے کی طرف سے کال کا انتظار تھا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ٹراں سسیرے کال آتا شروع ہو گئی تو عمران نے ٹراں سسیرے آن کر دیا۔

"ہمیں کافی۔ اور..... جو نیکی آواز سنائی دی۔

"میں سائیکل ایڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اور..... عمران نے کہا۔

"میں پاکیستانی سفارت خانے سے بول بڑی ہوں۔ کارکس پوانت سیکنڈ سلکر نری نے میرے سلسلے سفارتی بیگ میں رکھ کر اسے سیل کیا اور پھر وہ خود اسے لے کر ایئر پورٹ چلے گئے ہیں۔ ایک گھنٹے بعد یہ بیگ اناڑا سے باہر چاہا ہو گا۔ اور..... جو یادے ہو اب دیا تو عمران کے پھرے پر لیکٹ گھرے اطمینان کے تاثرات اخراج آئے۔

"تجھیں کارکس پوانت حاصل کرنے میں کوئی پرابام تو میش نہیں آتی۔ اور..... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ روزی کے دامن آنے کے بعد میں نے چینیت کی خرابی کا بہانہ بنایا کہ اس سے بقیہ وقت کی چھپنی لی اور پھر میں پہنچن لا کر روم میں پہنچ گئی۔ نہر میں پہنچنے والے میں دیکھ چکی تھی۔ جو نک روزی کی سلکر نری بہان آتی باتی رہتی تھی اس نے کسی نے مجھ سے کچھ نہیں پوچھا۔ میں نے ہند سے الٹے گھما کر لا کر کھوا تو کارکس پوانت ایک خالی رنگ کے بڑے لفافے میں موجود تھا اور اس لا کر میں صرف میں ایک لفاف تھا۔ میں نے یہ لفاف تکال کر بیگ میں رکھا اور پھر لا کر کو دیکھی ہی بند کر کے ہندوں کو اتنا گھما کر بھٹے کی طرف سے کال آتا شروع ہو گئی تو عمران نے ٹراں سسیرے آن کر دیا۔ اس دوران تصور بھی چھپنے لے کر بہان پہنچ گیا تھا۔ ہم دونوں گئی۔ اس دوران تصور بھی چھپنے لے کر بہان پہنچ گیا تھا۔ ہم دونوں

"آپ نے رابرٹ ہڈسن کے خواہ سے چونکہ کام دیا تھا اس نے یہ کہیے ہو سکتا تھا کہ آپ کا کام نہ کیا جائے اور اس کے علاوہ آپ معاوضہ دینے میں بھی بے حد فیض ہیں اس نے آئندہ بھی اگر کوئی خدمت ہو تو میں حاضر ہوں۔" دوسرا طرف سے کہا گیا۔

"ظاہر ہے آئندہ بھی آپ ہی ہماری اولین ترجمہ ہوں گے۔ تھینک پو۔" عمران نے کہا اور رسیور کھ دیا۔ آپ اسے شدت سے جو یا کی طرف سے کال کا انتظار تھا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ٹراں سسیرے کال آتا شروع ہو گئی تو عمران نے ٹراں سسیرے آن کر دیا۔

علیحدہ علیحدہ دہاں سے کافی فاصلے پر بیٹھ کر ایک چیزی کے ذریعے بیٹھے
میں مارکیٹ بیٹھ گئے اور پھر دہاں سے دوسری چیزی میں بیٹھ کر پاکشیانی
سفرت خانے بیٹھ گئے جہاں سیکھ سیکھ رہی ہمارے اختلاء میں تھے۔
تعارف کے بعد میں نے انہیں کارکس پواشت والا نقاہ دے دیا۔
انہوں نے اسے میرے سامنے بیگ میں رکھ کر بیگ کو سیل کر دیا
اور پھر وہ سفارت خانے کی گاڑی میں بیٹھ کر بیگ سیت اپر پورت
ملے گئے اور اب میں تمہیں باقاعدہ روم سے کال کر رہی ہوں۔
اور..... جویا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
”گلہ شو جو ہے۔ توور کہاں ہے۔ اور..... عمران نے حسین آئیز
لچے میں کہا۔

”وہ سہیں پاہر موجود ہے۔ اور..... جویا نے کہا۔
”تم اسے لے کر تارون کا لوفنی کی کوئی تبراخائیں اے بلاک
بیٹھ جاؤ۔ دہاں صفردار اور کیپشن ٹکلیں موجود ہیں اور فری کی اور گوریا
بھی دہاں موجود ہیں۔ میں بھی دہاں بیٹھ رہا ہوں۔ اس کے بعد آندہ کا
لاآخر عمل طے کریں گے۔ اور..... عمران نے کہا۔
”ٹھیک ہے۔ اور ایضاً..... دوسری طرف سے کہا گیا اور
عمران نے ٹرانسیور اپ کر کے اسے جیب میں ڈالا اور اٹھ کر کرے
کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اب بونکہ منش جسی طور پر
مکمل ہو چکا تھا اس نے اب اس کے ذہن میں کوئی خدش موجود نہ
تھا۔

”فری کی بول رہا ہوں چیف۔ سیکھل پواشت سے۔ فری کی
نے سرت بھرے سلچے میں کہا۔
”کیا پورت ہے۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔
”میں تارون کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ وہ دنوں ابھی بیگ
سے والیں لوئے تھے اور چلان کے مطابق کارکس پواشت سیکھل
لا کر میں محفوظ ہو چکا تھا اس نے اب اس کے بارے میں انہیں کوئی
تکرید تھی۔ فری کی نے سٹنک روم میں بیٹھ ہی رسیور اٹھایا اور تیزی
سے نمبر پر لسی کرنے شروع کر دیتے۔ آخر میں اس نے لاڈنگ کا بٹن
بھی پر لسی کر دیا۔
”میں..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے چیف کی آواز
سنائی دی۔
”فری کی بول رہا ہوں چیف۔ سیکھل پواشت سے۔ فری کی
”کیا پورت ہے۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

”جی بھی ان کی طرف سے خدیدے خطرہ لائق تھا۔ میں نے ڈاں کے تمام آدمیوں کو محروم کا قدر دعامت اور اس کی شخصی مزاحیہ یا توں اور حرکتوں کا بہا کر حکم دے دیا تھا کہ جو بھی مخلوق ادنی نظر آئے اسے گوئی مار دی جائے۔ انکو اتری بعد میں ہوتی رہے گی یہیں اب تک کسی طرف سے بھی کوئی پورٹ نہیں تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ ”لوگ بھاں ابھی نئھی ہی نہیں۔..... چیف نے جواب دیا۔

”پریاٹلی وہ اس پوانت کے بارے میں گھی چیز۔ وہ اب بحثہ ہو چکا ہے اس نے اب کمی پریاٹلی۔ اب وہ مہاں آئے تو ہم انہیں خود دیکھ لیں گے..... فریکی نے کہا۔

”ہاں۔ اب تو واقعی کوئی پریشانی نہیں ہے۔ اور کے اب تم دو توں فارغ ہو۔ بے شک ایک ہاں تک تعطیلات مناسکتے ہو۔“
”مگر سرکاری اخراجات پر۔۔۔ جیف نے کہا۔

بے حد غلکری چیف غلکری نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر دسری طرف سے رسیور رکھے جانے کی آواز سن کر اس نے رسیور کو دیوار پر لگایا۔

”چیف تو آج خصوصی مسودہ میں تھا ورنہ چیف اور اس طرح سرکاری طریقہ پر تعطیلات کی آفر انہوں سی بات ہے..... گوریا نے سکرتی ہوئے کیا۔

"ہاں۔ ہم نے کام ہی ایسا کیا ہے۔ بہر حال آداب میک اپ
ساف کر کے پھر بیٹھ کر پہنچ گرام بتاتے ہیں"..... ویرکی نے اٹھتے

وکری چیف۔ تمام معاملات بالکل اسی طرح کامل ہوتے ہیں جیسے آپ نے کہے تھے۔ کارکس پو اسٹ اب سپیشل لا کر میں مخدود ہے اور میں نے روزی کے باہر جانے کے بعد حدیثے بھی الٹ دیتے تھے اس لئے اب روزی تو کیا کوئی بھی اسے لا کر سے آپ کی مرادی کے بغیر نہیں تھا اور آپ کے حکم کے مطابق میں اور گوریا دو فوں سپیشل پو اسٹ پر بخوبی چکے ہیں۔ ذر کی نے سرت بھرے لیجے میں مشن کی فاصل پر پورت دیتے ہوئے کہا۔
گلڈ ٹوڑ کر کا۔ تم نے اور گوریا نے تھاں پلیں لیجن اندائز سی ۶

لہور پریا۔ مے اور پوری سے بامیں دینے اور ریس اپنے
اہمیتی خطرناک مش مکمل کیا ہے۔ تمہیں نہ صرف خصوصی
انعامات دیتے جائیں گے بلکہ تمہارے مددوں میں بھی عربی دی جائے
گی۔ تم دونوں شاید پوری دنیا کے واحد سکرت سکرت ہجت ہو جہوں کے
پاکیشی سکرت سروس اور خصوصی طور پر اس عمران کو واضح اور
بھرپور ٹکست دی ہے۔ میری طرف سے مبارک پاد قبول کر دے۔
چیف نے اہمیتی قسم آئیں جسے میں کہا۔

ہے صدر چیف۔ یہ سب پہلے اپنی پدراستی کے ترتیب
ہے۔ بہر حال ہمیں آپ کے چیف ہونے پر فخر ہے۔ یہ ہمارا کارنامہ
نہیں بلکہ آپ کا کارنامہ ہے۔ پاکیشیا سکرٹ سروس تو سر اگاب کے
بعد سامنے ہی تھیں آئی۔ اگر وہ سماں آتی تو اب تک کسی نہ کسی
انداز میں سامنے آجی ہوتی اور اب تو وہ لاکھ سر پلٹتی رہے وہ کچھ بھی
نہیں کر سکتی۔۔۔ فرمی نے کہا۔

۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ کس نے کیا ہے۔ ذر کی نے اجتنائی
حریت بھرے لمحے میں کہا۔ اسی لمحے گوریا بھی کراہتی ہوئی ہوش میں
آنے لگی۔

۔ یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ میں کہاں ہوں۔ کیا مطلب۔ ۔ گوریا
کے منزے سے رک کر افلاط لٹکے۔

۔ ہم سپیشل پوائنٹ کے تہذیب خانے میں ہیں گوریا اور ہمیں کسی
نے روشنی سے باندھ دیا ہے۔ ذر کی نے کہا۔
ادھ۔ گھر۔ یہ سب کیا ہے۔ کون اسما کر سکتا ہے۔ گوریا
نے پوری طرح ہوش میں آتے ہوئے کہا۔

۔ میرا خیال ہے کہ یہ کام پا کیشیا سکرت سروس کا ہو سکتا ہے۔
بہر حال اب ہم نے ان کرسیوں سے فوری نجات حاصل کرنی ہے۔
ذر کی نے کہا۔ یہن اس سے بچلے کہ وہ اس بارے میں عملی طور پر
کوئی کوشش کرتے تہذیب خانے کا دروازہ کھلاتو گوریا اور ذر کی دونوں
بچک کر دروازے کی طرف دیکھنے لگے۔ دروازے سے چار مقامی
مردوں اور ایک ستائی محورت اندر داخل ہوئے۔

۔ چہارا خیال درست ہے ذر کی۔ ہمارا تعلق پا کیشیا سکرت
سروس سے ہے۔ سب سے آگئے آنے والے نے سکراتے
ہوئے کہا۔

۔ کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم علی عمران ہو۔ ذر کی نے بچک
کر حریت بھرے لمحے میں کہا۔

ہوئے کہا اور گوریا بھی سر بلاقی ہوئی اٹھ کھوئی ہوئی یہن اس سے
بچلے کہ وہ سٹنگ روم کے دروازے کی طرف بڑھتے باہر سے سٹنگ
کی آوازیں اجبریں۔

۔ ارے یہ کسی آوازیں ہیں۔ ذر کی نے بچک کر کہا یہن
دوسرا سے لمحے اس کا ذین بیٹھت اس طرح گھمٹنے لگا جسے تیز رفتار مٹ
گھومتا ہے۔ اس کے کافنوں میں گوریا کے بچھے کی ہوئی سی آوازیں
دی اور پھر اس کا ذین اس کا ساقہ چھوڑ گیا۔ پھر جس طرح اندر چڑھے
میں روشنی کی کرن پچھتی ہے اس طرح اس کے تاریک پڑھے ہوئے
ڈین میں روشنی کی کرن پچھتی ہے اور پھر یہ روشنی تیزی سے پھیلنے پل گئی
اور ذر کی نے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساقہ ہی اس نے ہے اختیار
انجھنے کی کوشش کی یہن دوسرا سے لمحے اس کے ڈین کو درودست۔
لگا کیونکہ اس کا جسم حرکت نہ کر رہا تھا۔ اس نے تیزی سے اپنے آپ
کو دیکھا تو وہ بے اختیار بچک پڑا کیونکہ وہ ایک کریپی پر رسیوں سے
پندھا ہوا یعنی تھا۔ اس نے اور اور دیکھا تو وہ اس کے ڈین کو ایک
اور جھٹکا لگا۔ ساقہ والی کریپر گوریا بچھی ہوئی تھی اور اس کا جسم
بھی رسیوں سے باندھا گیا تھا اور وہ سپیشل پوائنٹ کے تہذیب خانے
میں موجود تھے۔ تہذیب خانہ خالی پڑا ہوا تھا۔ البتہ ملستے پانچ کریپیاں
اس انداز میں رکھی گئی تھیں جسے دہان کچھ لوگ بیٹھتے والے ہوں۔
ساقہ ہی بچھتی ہی چپائی سو جھوڈ تھی جس پر وہ فون رکھا ہوا تھا جو
سٹنگ روم میں موجود تھا۔

"ہاں۔ میرا نام علی عمران ایم ایکس سی۔ ذی ایس سی (اے کن) ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ وہیے جیسیں رسیاں کھولنے کی مزدوری نہیں ہے کیونکہ میں نے صرف تم سے جلد باسیں کرنی ہیں۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کری پر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ بھی خاموشی سے کر سیوں پر بیٹھ گئے تھے۔

"تم۔ تمہارا بھک کیسے بیٹھ گئے۔ فری کے نے کہا۔

"ہم تو وہاں بھک بھی بیٹھ چکے ہیں فری کی جہاں بھک شاید تم سوچ بھی نہ سکو۔ بہر حال میں چکٹے فون کروں۔ پھر تم سے مزید بات چیت ہو گی۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سائیڈ چائی پر بڑے ہوئے فون کا رسیور انخایا اور تیزی سے نہیں میں کرنے شروع کر دیتے۔ آخر میں اس نے لاڈاڑ کا بٹن بھی رسیں کر دیا۔ پاکیشیانی سفارت خاد۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نوافی آواز سنائی دی۔

"سینڈس سینکڑی بھارت جعفری سے بات کرائیں۔ میں علی عمران ایم ایکس سی۔ ذی ایس سی (اے کن) بول رہا ہوں۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ میں سرہ ہو لڑ کریں۔ دوسرا طرف سے کہا گیا۔

"بیٹھو۔ بھارت جعفری بول رہا ہوں جتاب۔ جلد ٹھوں بجھ ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"آپ ایم بورٹ سے کب دایں آئے مسٹر بھارت۔ عمران

نے کہا۔

"جباب۔ آپ کی پدالیں کے مقابق میں اس وقت بھک ایم بورٹ پر ہی رہا تھا جب بھک بیگ لوڑھنے کے بعد طیارہ فضا میں پرواز نہیں کر گیا۔ دوسری طرف سے موبدانہ بھی میں کہا گیا۔

"آپ طیارہ کہاں بیٹھ چکا ہو گا۔ عمران نے پوچھا۔

"سنگ ہوم بیٹھنے ہی والا ہو گا۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ ہمارے لئے ایک طیارہ سنگ ہوم کے لئے چادر ڈکرا دیں۔ ہم ایک گھنٹے بعد جہاں سے پرواز کرنا پڑتا ہے ہیں۔ عمران نے کہا۔

"میں سرہ ہو جائے گا۔ میں خود ہی ایم بورٹ جا کر مخصوصی طور پر یہ کام کرتا ہوں۔ سینڈس سینکڑی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تم بھک یو۔ آپ آپ سے ایم بورٹ پر ہی ملاقات ہو گی اور آپ کے بارے میں مخصوصی تعریف پورٹ بھی سرسلطان کو دی جائے گی۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"تم نے سن لیا فری اور گوریا۔ کارکس پو اسٹ سنگ ہوم بیٹھنے ہی والا ہو گا۔ عمران نے سکرتے ہوئے فری اور گوریا سے مخاطب ہو کر کہا تو فری اور گوریا دونوں بے اختیار ہوئے بیٹھے۔

"کیا کہر رہے ہو۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ فری کی

"یہ تو تم کیا کہہ رہے ہو..... ذرکی نے رک رک کر کہا۔
اب ستو۔ جب مس روزی والیں لپٹنے آفس میں بھی گئی اور تم

مہماں آئے تو پاکیشیا سکرت سروس کی ایک الجت لا کر روم میں
لپٹنے سے بھیل پوانت پر تکنیکی۔ تم نے مہماں سے اپنے چیف کو فون کیا
گئی۔ لا کر کھولا گئی اور کار کس پوانت بخاکی نفاٹے میں بعد تھا مہماں
سے تلاا گیا۔ لا کر دوبارہ بند کیا گیا اور پھر کار کس پوانت پاکیشیا نی
سخارات خانے میں ہنچا دیا گیا جہاں سینڈ سکرٹی نے اسے سخاراتی
بیگ میں بند کیا اور خود ایز پورٹ جا کر اسے طیارے پر لوڑ کرایا اور
ابھی تم نے خود سینڈ سکرٹی کی باتیں سن لی ہیں کہ اس کے سامنے
طیارے نے پرواز کی اور اب وہ طیارہ سنگ ہو گئی تھیں والا ہو گا جنک
پاکیشیا سکرت سروس مہماں جہاری مختصر تھی۔ جب تم نے اپنے
روزی کے واپس جانے کے بعد تم نے اس لا کر کے حقائقی لا ک
ہندسوں کو الٹ دیتا ہے تاکہ مس روزی بھی اسے نہ کھوں گے۔ پھر تم
کامیابی کی اطلاع دیتی ہے۔ جانپہ اسے ہی ہوا۔ تم دنوں سے
ایک گھنٹہ ہو گیا ہے اور اب تمیں ہوش میں لایا گیا ہے تاکہ تمیں
ہمہ والیں آئے اور تم نے مہماں سے چیف کو فون کر کے کامیابی کی
اطلاع دی اور چیف نے تمیں درودست فرج حسین اور مبارک باد
جیسے اس کا ذہن مادف سا ہو گیا ہو۔

"میر۔ میر۔ تم۔ ذرکی کے منہ سے باد ہو د کوشش
کے الغاث د تکل رہے تھے۔

لے چرہت بھرے لجھے میں کہا۔
میں جمیں تفصیل بتاتا ہوں۔ تم دنوں بدرگاہ سے مہماں
لپٹنے سے بھیل پوانت پر تکنیکی۔ تم نے مہماں سے اپنے چیف کو فون کیا
تھی۔ تو چیف نے جمیں سا بذ لاخ عمل کے مطابق مرکنتائیں بینک کی
ویسٹرن شاٹ میں واقع سکھیں لا کر روم کی اچادر میں مس روزی سے
بلٹن کے نئے کہا اور جمیں خصوصی کوہی بتایا جمیں کے مطابق تم
دنوں نے کہنا تھا کہ بلیک سارام نے فلاٹیں فیما میں بے حد جاہی بجا
دی ہے۔ اس کے بعد مس روزی جہارے ساتھ سکھیں لا کر روم
میں جاتی اور کار کس پوانت تم نے لا کر میں رکھتا ہے اور پھر مس
روزی کے واپس جانے کے بعد تم نے اس لا کر کے حقائقی لا ک
ہندسوں کو الٹ دیتا ہے تاکہ مس روزی بھی اسے نہ کھوں گے۔ پھر
تمیں کہا گیا کہ تم نے واپس اسی پوانت پر آتا ہے اور چیف کو
کامیابی کی اطلاع دیتی ہے۔ جانپہ اسے ہی ہوا۔ تم دنوں سے
روزی کے پاس گئے۔ تم نے وہ سب کچھ کیا ہو جمیں کہا گیا۔ پھر تم
مہماں والیں آئے اور تم نے مہماں سے چیف کو فون کر کے کامیابی کی
اطلاع دی اور چیف نے جمیں درودست فرج حسین اور مبارک باد
کے ذہن میں بیک وقت کی ایم ہم پھٹ پڑے ہوں۔

تم دونوں نے واقعی پاکیشی سکرت سروس کو ہلکت دی اور
بھائیوں کے بیٹے یعنی پاکیشی سکرت سروس آخری لمحات تک کام
کرتی ہے اس نے تم نے دیکھا کہ آف کار پاکیشی سکرت سروس
کا میاپ ہو گئی۔ مجھے امداد ہے ذریکی کہ تم ہے عذابین اور تیر
ہجہت ہو اور خاید ہم خاموشی سے والیں طلب جاتے یعنی تم دونوں
نے پاکیشیا کے بارگ ایئر پورٹ پر اندر حادثہ قاتل وقارت کی ہے
جو ناقابلِ محنتی جرم ہے اور اس جرم کی سزا موت ہے۔ یعنی
موت۔..... عمران کا بھرپور بیٹھ سرد ہو گیا۔
تم غلط کہہ رہے ہو۔ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ تم ہمیں اعصابی
طور پر خوفزدہ کرتا چاہتے ہو۔..... ذریکی نے بیٹھ پڑھنے کیا۔
اس کے ذہن میں واقعی بھی خیال آیا تھا کہ عمران یہ سب کچھ اس نے
کہہ رہا ہے تاکہ وہ اعصابی طور پر خوفزدہ ہو کر انہیں سب پچھا نہ
دیں۔
جو یہاں۔ اس گوریا کو گولی مار دو۔..... عمران نے ذریکی کے
ساتھ بھٹکی ہوئی عورت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
ذریکی دی اور پھر اس کا ذہن بیٹھ تاریک ہو گیا۔ اس کا سانس
رکنے لگا۔ اس نے سانس لینے کی کوشش کی تو اس کا سانس جیسے اس
کے لئے میں متعربن کر جنم ساگی تھا اور پھر تاریکی کی چادر اس کے
ذہن اور احساسات پر پھیلی چلی گئی۔

تم بزدل ہو۔ بندے ہو تو پر فائز کر رہے ہو۔ تم بزدل ہو۔
مجھے چمود دو اور پھر مجھے مار کر دکھاؤ۔..... ذریکی نے بیٹھتِ حق کے
بل پڑھنے کے لئے کہا۔

میرے پاس ٹھاٹ دیکھنے کا وقت نہیں ہے ذریکی اور وہی بھی
تم نے بارگ ایئر پورٹ پر پاکیشیا یون کو مجتمع دے کر نہیں مارا
تھا۔ چھپ کر ان پر فائز کھولا تھا۔..... عمران نے احتساب سروچھے میں
کہا۔

نہیں۔ نہیں۔ رک جاؤ۔ مجھے مت مارو۔ رک جاؤ۔..... ذریکی
کے منہ سے خود تھوڑا الفاظ نکل رہے تھے۔ اس کا ذہن واقعی ورزے کی
زد میں تھا۔ اسے ہر طرفِ موت کا دھوان سا پھیلا ہوا دکھاتی دیتے تھا۔

تو تیر۔ اسے آف کر دو۔..... عمران نے کہا تو اس سے بظہر کہ
ذریکی کچھ کہتا ایک بار پھر سلک سلک کی آوازوں کے ساتھ ہی ذریکی
کے پیسے میں گرم گرم سلاپنی کی اترنی چلی گئی۔ اسے اپنی بھی بیخ
ٹھانی دی اور پھر اس کا ذہن بیٹھ تاریک ہو گیا۔ اس کا سانس
رکنے لگا۔ اس نے سانس لینے کی کوشش کی تو اس کا سانس جیسے اس
کے لئے میں متعربن کر جنم ساگی تھا اور پھر تاریکی کی چادر اس کے
ذہن اور احساسات پر پھیلی چلی گئی۔

بیک کے سپھل لاکر سے نکل کر واپس پاکیشی مخفی چلا ہے اور
چہارے یہ دونوں ناپ المختت فری اور گوریا کی لاشیں ڈاں
سیکشن کے سپھل پوانت نارون کالونی والی کوئی خی کے تہہ خانے
میں موجود ہیں۔ دوسری طرف سے کہا گی تو گرام کے ذہن میں
بے اختیار و حماکے سے ہونے شروع ہو گئے۔

کیا۔ کیا کہ رہے ہو۔ یہ کیسے مکن ہے۔ اوه نہیں۔ تم غلط کہ
رہے ہو۔ اس ٹھکت نے چہار ادماغ خراب کر دیا ہے۔ گرام
نے خصے سے چھپے ہونے کہا۔

تم ایک سرکاری ہجھی کے چیف ہو گرام اور چیف کو
نمہنڑے دماغ اور نمہنڑے دل کا مالک ہوتا چاہتے۔ چہاری اطلاع
سے کہتے ہیتا دوں کہ تم نے روزی کے ذریعے کارکس پوانت کو
مرکشاں بیک کے سپھل لاکر میں رکھا کہ فری کے ذریعے اس
کے خلافی لاک کے نہر اتنا دینے تھے تاکہ چہاری مر منی کے بغیر
اسے کوئی بد کھول سکے نیکوںکے اناڑا کے ڈیپس سیکڑی غیر علی
دورے پر تھے اور تم ان کی والی پر انہیں یہ کارکس پوانت پیش
کرنا چاہتے تھے لیکن تم نے پاکیشی سیکت سروس کے بارے میں
غلط اندازہ لگایا تھا اور جہاں تھک فری اور گوریا کی موت کا تھانق ہے
تو ان دونوں نے پاکیشیا کے مارگ ایئر پورٹ پر اندر حادھ دنارنگ
کر کے ہیں باشکن پاکیشیا یوں کو بلاؤ کر دیا تھا اس نے ان کو
موت کی سزا دی گئی ہے اور اس پر عمل درآمد بھی کر دیا گیا ہے اور

ڈاں کا چیف گرام لپٹے آفس میں موجود تھا کہ پاس پڑے
ہوئے فون کی ٹھنڈی نج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیدر اٹھایا۔
میں گرام نے کہا۔

چیف آف ڈاں کو علی عمران ایم ایس سی۔ قی ایس سی
(اکسن) سلام پیش کرتا ہے اور سارک بادھتا ہے کہ ڈاں کے «
ناپ و ہجھتوں فری اور گوریا نے پاکیشی سیکت سروس کو واضح طور
پر ٹھکت دے کر کارکس پوانت حاصل کر دیا ہے۔ ایک ہجھتی
ہوئی سی آواز سنائی دی تو گرام نے اختیار اجمل پڑا۔

تم۔ تم کہاں سے بول رہے ہو۔ جیسیں میرا نبر کیسے میں
گیا۔ گرام نے اہمی جیرت بھرے لیچ میں کہا۔
میں ساگ ہوم سے بول رہا ہوں سسز گرام۔ میں نے جیسیں
یہ اطلاع دینے کے لئے کمال کیا ہے کہ کارکس پوانت مرکشاں

”لیں چیف“ دوسری طرف سے کہا گیا اور گراہم نے ایک بار پھر کہیل دبایا اور نون آنے پر ایک بار پھر تیزی سے نہر پر میں کرنے شروع کر دیئے۔

”روزی بول رہی ہوں“ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک لوانی آواز سنائی وی۔

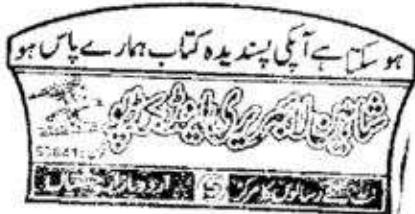
”چیف گر اہم بول رہا ہوں روزی۔ تم قرار پسیل لا کر روم میں
چاؤ اور پسیل لا کر کے خنا علی لاک کے نیز کو اندازیں کر کے لا کر
کھولو اور پھر داہیں آگر مجھے سیاٹا کہ کیا لا کر میں وہ خالی نغاڑ موجود ہے
جو دہاں رکھا گیا تھا یا نہیں..... گر اہم نے تیرے مجھے میں کہا۔
”چیف۔ وہ دہاں سے یکاں جا سکتا ہے..... روزی نے حیرت
مجھے مجھے میں کہا۔

ایک بات اور سن لو۔ اپنی حکومت کو بھی بتا دیتا کہ اگر اندازا حکومت یا جمہاری و مکنی نے دوبارہ پا کیشیا کارخ کیا تو پھر = جمہاری و مکنی کا ہی کو اور سلطنت رہے گا اور = جمہاری جان رہے گی۔ جمہارا خوش بھی فریک اور گوریا جسمہا ہو گا اور مکنی کے ساتھ ساتھ اندازا کا میں اپنی بھلی مگر بھی را کھ کا ذہیر بنا دیا جائے گا۔ کچھے۔ - گذ یا۔ دوسروی طرف سے احتیائی سرد لمحے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ٹھیک ہو گی لیکن گراہم پاٹھ میں رسیور پکڑے ہتھ بنا پختھ ہوا تھا۔ اس کے کافوں میں سینٹیس اسی نئی نگری تھیں۔

یہ سب کیسے ہو گیا۔ یہ کیسے ہو گیا۔ اودہ نہیں۔ سب تو ممکن ہی نہیں ہے۔ جلد گھون بعد گراہم نے الشعوری طور پر حلق کے بل جچھے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریل دبایا اور پھر تیزی سے نہیرہ میں کرنے شروع کر دیئے۔ لیکن دوسری طرف سے سلسل مخفی بحق رہی لیکن کسی نے رسول د اختیا۔ اودہ۔ اودہ۔ کیسے ہو ستا ہے کہ فریکی اور گھوریا اس طرح مارے جا سکیں۔ وہ تو اس طرح تھیں مر سکتے۔ اودہ نہیں۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ گراہم نے ایک بار پھر کریل دبائے ہوئے کہا اور ایک بار پھر اس نے تیزی سے نہیرہ میں کرنے شروع کر دیئے۔

گریل پرچ گر اس نے دنوں پا چوں سے اپنا سر تھام لیا۔
کاش میں بیٹھے ہی یہ سمجھ لیتا کہ پا کیلیسا سیکرت سروس کے
خلاف مشینے کا مطلب ناکامی ہی ہو گا۔ لہر کی بھی مارا گیا اور گھوریا
بھی اور باقاعدہ بھی کچھ نہیں آیا۔ کاش میں بیٹھے ہی یہ سب کچھ سوچ رہتا۔
کاش..... گراہم نے خود کلامی کے سے انداز میں بڑا تھے ہونے کیا
اور پھر اس کی بڑا ہستمزید بڑھتی چلی گئی۔ اس کی حالت ایسی تھی
جسے وہ ذات بھی بڑی بھلی کا چیف ہونے کی بجائے کوئی ایسا
جو ای ہو جو اپنی زندگی کی سب سے سمجھتی مسائیں بھی ہار چکا ہو۔

حتم شد



ہے۔ گراہم نے خود کلامی کے سے انداز میں بڑا تھے ہونے کیا۔ وہ
بے چینی کے عالم میں بار بار مٹیاں بھیج دھماکہ کے تھوڑی درود فون
کی گھنٹی نجاح اٹھی تو اس نے جھپٹ کر رسیور اٹھایا۔
لیں۔ چیف بول رہا ہوں۔ گراہم نے تیز لمحے میں کہا۔

چیف۔ ہیں، راہبر بول رہا ہوں۔ تھے خانے میں فری کی اور گھوریا
کی لاشیں بڑی ہوتی ہیں۔ ان کو کرسیوں پر کرسیوں سے پاندھائی تھا
اور پھر ان پر گویاں چلانی گئیں۔ وہ دنوں کرسیوں سیست فرش پر
گزرے ہوئے ہیں۔ ان کی موت کو تقریباً دو گھنٹے گز رکھے ہیں۔ راہبر
کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

ادہ۔ روزی ہیٹ۔ ان کی لاشوں کو ہینڈ کوارٹر بھنپتا۔ گراہم
نے رک رک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کرنیل پرانی
دیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی دربارہ نجاح اٹھی تو اس نے ہوتے سمجھتے
ہونے باقاعدہ حاکر دربارہ رسیور اٹھایا۔

لیں۔ چیف بول رہا ہوں۔ گراہم نے اس بار ذمیٹے سے
لنجے میں کہا۔

روزی بول رہی ہوں چیف۔ لا کر تو خالی پڑا ہوا ہے چیف۔
وہاں تو کچھ بھی نہیں ہے۔ دسری طرف سے روزی کی حیرت
بھری آواز سنائی دی۔

ادہ۔ روزی ہیٹ۔ اس کا مطلب ہے کہ سب کچھ ختم ہو گیا۔
گراہم نے بڑا تھے ہونے لنجے میں کہا اور رسیور کو ایک بار پھر